شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لله

لوب در سیر و شمایل حضرت محبوب سبحانی من توالیف عالم آگاه دل

منقبت دستگاه مولانا مولوی محمد باقر آگاه قدس سره المسمی

کتاب بملک الله تعالی مزاجی حاجی محمد روشن

وب القلوب

شهر ربیع الاول سنه ۱۲۸۱ هجری نبوی علی صاحبها افضل

و سلام باهتمام عاصی پر معاصی سید محمد مودود عفی عنه سیئاته

مطبع معدن فیض بحلیه طبع محلی گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے محمد باقر آگاہ شافعی قادری ویلوری توفیق دیو اُ
حق سبحانہ و تعالی کہتا ہی کہ مناقب حضرت محبوب سبحانی کے علی جد
الصلوۃ والسلام بے حساب ہین اس مناقب شریف کو علما اور اولیا چار قسم پر
ہین قسم اول یہہ ہی کہ وہ مناقب اقدس نسب کے کتابون ین لکھے
یعنی وہ کتابان کہ انمین ذکر اہل بیت کرام کا ہی علی جدہم و علیہ الصلوۃ والسلام
قسم ثانی یہہ ہی کہ وہ مناقب مقدس اسماء الرجال کے کتابان ین
ہین یعنی وہ کتابان کہ جن ین اکابر اولیا اور علما کا کہ اہل روایت و حدیث

رہی قسم تیسرا یہہ ہی کہ وہ مناقب اشرف کتب تواریخ وطبقات
بیا ہین لکھے ہین قسم چوتھا یہہ ہی کہ مناقب اس جناب انورکے علیحدہ
کرکے ہین یعنے خاص احوال اس جناب کے کتابان لکھے ہین ایسے مخصوص کتابان
بہت ہین اول انوار الناظر فی مناقب سید عبد القادر تصنیف شیخ ابو بکر
عبد اللہ بن نصر صدیقی شافعی کے قدس سرہ کہ مرید اس جناب اقدس کے تھے اور
دوسر کتاب روضۃ النواظر ونزہۃ الخواطر فی مناقب السید عبد القادر تصنیف
امام محمد بن سعید زنجانی شافعی کے قدس سرہ اور تیسری بہجۃ الاسرار ومعدن
الانوار تصنیف شیخ نور الدین علی شطنوفی شافعی کے قدس سرہ اور چوتھی خلاصۃ
المفاخر فی مناقب السید عبد القادر تصنیف امام عبد اللہ یافعی شافعی کے قدس سرہ
اور پانچوین روض الناظر فی مناقب السید عبد القادر تصنیف شیخ مجد الدین فیروز آبادی
شافعی قدس سرہ کے کہ مصنف قاموس کے ہین اور چھتی روض الزاہر فی مناقب
السید عبد القادر تصنیف حافظ قسطلانی شافعی کے قدس سرہ اور ساتوین عقد المفاخر
فی مناقب السید عبد القادر تصنیف سید عبد القادر عید روسی شافعی کے قدس سرہ ہیہ

سب کتابان عربی ہین اور سوا اُنکے اور کتابان بھی اُس جناب کے مناقب مین مرقوم
ہوے ہین لیکن اُن سب کتابون مین بہجۃ الاسرار نہایت دلکش و دلکشا اور طرب انگیز
اور جانفزا ہی الفاظ و معانی اُسکے جان فصاحت اور بلاغت اور مضامین دلنشین
اسکے لباب محبت و مودت ہین ہر حرف سے اسکے جوشش عشق کی ٹپکتی ہی اور رنگینی
اسکی وجد مین لاتی ہی غرض اسباب مین عجب نسخہ نفیس و نادر اور اول سے آخر تک لبریز
جواہر ہی اور بہت مبسوط و مطول اور بطور احادیث کی اسناد کے ساتھہ مدلل لکھا ہے
حق سبحانہ و تعالی اسکے مصنف کو تمام قادریہ کے طرف سے جزاے خیر دیوے اور فارسی کتابان
بھی اس مناقب قدسی مین بہت ہین جیسا ترجمہ خلاصۃ المفاخر کا کہ اسکے تکملہ بھی ہوتے
ہین اور نسایم اور تحفۃ القادریہ اور مناقب غوثیہ اور محبوب المعانی ای بھای ان
سب کتابون مین محبوب المعانی مبسوط و جامع ہی مصنف اسکے میر محمد صادق قادری اورنگابادی
قدس سرہ کہ حضرت کے جناب مین محو و فدا تھے تمام کتب کا خلاصہ اسمین لاے ہین اور سارے
سلسلونکی کتابونمین جہان ذکر حضرت محبوب والاقدام کا تھا سو اسمین نقل کئے ہین
ان کتابون سے اکثر اس غلام قادری کے مطالعہ مین آئے ہین لیکن محبوب المعانی بتمام و کمال

کرے جب جلوہ تیرا تکہ ظہورا — جبل ہیبت سے جل ہر مہ ہو پورا

پڑے موسی سریکا ہوش کہو تب — ہمین کس باغ کی مولی ہین یارب

وہلے مانند آن چوپان کہ نادان — ہوا تھا جہل سے تیرا ثنا خوان

اگرچہ ہین سب سمجھنے مین تیرے ہیچ — تری توصیف مین کہتے ہین کچھ کچھ

کرین ہم کیون ثنا تیری نہ دن رین — کہ ہی جی کو ہمیشہ اس سے سکھ چین

نہ کیون کر ہووے وہ نت یارجانی — کہ ہی بے شبہہ محبوب ربانی

ہی تیرا حمد دل کا روض ناضر — تیری تعریف ہی انوار ناظر

ثنا سے تیرے ہی سینے کو بہجت — ثنا سے تیرے ہی خاطر کو نزہت

ہی جانکا روضۂ زاہر ترا شکر — ہی دلکا تحفۂ نادر ترا شکر

ہی بحر زندگی کا در فاخر — خلاصہ دم کا ہی در سر وظاہر

ہی تیرا شکر ہر ذرے پہ واجب — نہ ہرگز ہون ادا اسکے مراتب

ہی سب پر فرض عین ای رب اعلا — خصوصاً ہم پہ ہی آن سب سے اگلا

کہ ہمکو امت خاتم کیا تون — بڑا فخر و شرف ہمکو دیا تون

کیا اتباع اس روح القدس کے — کہ رسل و انبیا امت ہیں اُسکے
دیا ہمکو کلام اپنا تو ایسا — کہ نین نتر سے کتابان بیچ ویسا
دیا تو ہمکو بعد اسکے برحمت — سب اُسکے آل و یاران سے محبت
عنایت کرکے ہمسکو یہہ تمامی — دیا تو ہمسکو ایسے کی غلامی
کہ سلک آل کا وہ واسطہ ہی — امامت اسے جسے نت رابطہ ہی
کیا تو جسکو محبوبان کا سلطان — کیا تو جسکو روح عالم جان
کیا تو اسکتین در ارض و افلاک — بلاشک شیخ جن و انس و املاک
دیا تو اسکو ایسی شان قدسی — ہی گردن اولیا کی جسکی کرسی
کیا یون قرب مین اسکو زبردست — کہ عالی منصبان وہان سب ہوے پست
دیا یون وصل مین اسکو تو مایہ — کہ نور اُسکا ہی اسکے جد کا سایہ
دیا ہی تو کرامات اسکو بیحد — دیا جون معجزات احمد کو بیحد
دیا سب اولیا اوپر اُسے راج — کیا جون انبیا اسکو سر تاج
کیا سب اصفیا کو اس سے کمتر — کیا نبیون کو جون اس سے بہتر

غرض وہ کچھہ دیا تو اسکو یارب — کہ نہین پایا اسے کوئی مقرب
کیا اس اوج رحمت کا اُسے سرور — کہ عالم حشر تک اس سے ہی پر نور
تو اُسکا فیض یون جلوے مین لایا — کہ لاکھون اولیا اس سے بنایا
ہی تیرا شکر یارب حد سے باہر — ادا کرنے مین اسکے ہم ہین قاصر
ہی تیرا حمد جون بے حد و غایت — ہی نعت مصطفی یون بے نہایت
ہی کیا طاقت قلم کی خس مین تیرے — کہ اسکی نعت کے دریا مین تیرے
ہی کیا یارا زبان نارسا مین — کہ بولے ایک سخن اسکے ثنا مین
جب اسکا نور چشم و پارۂ دل — کہ اسکے شخص کا ہی ظل کامل
ہوا ہی یون کمالون مین رسیدہ — کہ دیکھا نین کسیکا انکو دیدہ
تھکے ہین اولیا کے اسمین انظار — پڑے دیکھہ اسکو سب حیرت مین ایکبار
ہی یون محبوبیت مین اسکا پایا — کہ کوئی خواب مین اسکو نہ پایا
قسم دے حق اسے کھانا کھلایا — قسم دے حق اُسے کپڑے پنایا
کہا اسکو قسم دے کر تو کر بات — مین سنتا ہون تیری باتونکو خوشدہ صفات

جب اسکے عکس کا ہی رتبہ اسطور
ولے یہہ عکس یارب بو العجب ہے
نہ بول اسکو تو عکس سید کل
اسے سب اوپر لیا اوپر ہی شاہی
ہی اسکو او لیا مین شان نادر
نہین ہی مرتبون کو اُسکے کرتا کا
ولے سب اول و آخر کے ای یار
کئی ارباب و کشف و اہل عرفان
بھی اکثر اہل علم و فضل ای یار
کتابان اسمین ہین تعداد آنسے بہار
مصنف اسکا ہی از شہر شطنوف
تہا علم و فضل مین وہ بہت نامی
جناب غوث مین اور اسمین ای یار

مین نعت شخص بولون کیون تو کر غور
کہ اس مین شخص کے آثار سب ہے
کہ اسس جان جہان کا ہی تمثل
ولایت اُسکی ہی مہر تا جا ہی
سبہج مین اُسکے ہین الباب قاصر
ہی ہر ہر منتہی اسس پاس لڑکا
ہوے ہین وصف مین اسکے شکر بار
لکھے احوال مین اُسکے کتابان
لکھے اسکے مناقب کو بیان وار
نہین کوئی بہجۃ الاسرار کے سار
ہی نور الدین علی نام اسکا معروف
تہا کشف و معرفت مین بھی گرا
ہین بیشک واسطے دو تین او چار

ایضاً ۱۱۴

جلوہ اول ابتدا وعظ کے بیان مین جلوہ دوسرا کیفیت وعظ کے

۱۲۴

بیان مین جلوہ تیسرا بیچ بیان نفع پانے خلق کے اس وعظ شریف سے

۱۲۷

جلوہ چوتھا بیانمین تشریف لانے سید رسل اور انبیا اور ملایک کے بیچ

۱۳۴

مجلس وعظ حضرت کے صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم جلوہ پانچوان بیچ بیان

۱۳۶

خاموش ہونے سب اولیا کے وقت وعظ اس جناب کے جلوہ چھٹا بیچ

۱۴۵

بیان حالات نادرہ کے کہ وقت وعظ کے ظاہر ہوتے تھے جلوہ ساتوان بیچ

۱۵۵

بیان کلمات فخر و مباہات کے وصل ساتوان بیچ بیان قول قدمی ہذا علی رقبۃ

ایضاً

کل ولی اللہ اس وصل مین چھے جلوہ ہین جلوہ اول بیچ بیان اس قول شریف

۱۵۸

کے جلوہ دوسرا بیچ بیان گردن رکھنے اولیا کے کہ مجلس مین حاضر تھے

۱۶۵

جلوہ تیسرا بیچ بیان گردن رکھنے اولیا کے کہ مجلس سے اس جناب کے غایب تھے

۱۷۴ ۱۸۰

جلوہ چوتھا بیچ بیان حقیقت حال اس قول شریف کے جلوہ پانچوان بیچ

۱۸۵

بیان خبر دینے اولیا کے کہ یہ قول شریف امر الہی تعالیٰ سے تھا جلوہ چھٹا

بیچ بیان تعظیم کرنے اولیا کے اس جناب اقدس کی تین بعد صادر ہونے اس قول کے

وصل نوان شرف و فضیلت مین سلسلہ قادریہ کے اس وصل مین چار جلوہ ہین
ایضاً
جلوہ اول فضیلت مین اس سلسلہ شریف کے اقوال سے اس جناب اقدس کے
١٩٩
جلوہ دوسرا فضیلت مین اس سلسلے کے اقوال سے اکابر اولیا کے
٢٠٣
جلوہ تیسرا بیچ بیان ان روایت کے کہ اس سلسلے کے شرف پر دلالت کرتے
٢١٢
ہین جلوہ چوتھا بیچ بیان کے اس بیان کے ہی کہ توسل اس کے جناب اقدس کا
٢٢١
دو نو جہان مین فواید دیتا ہے وصل نوان بیچ بیان کرامات اس جناب کے
ایضاً
اس وصل مین گیارہ جلوہ ہین جلوہ اول بیچ بیان کثرت اور تواتر کرامات
٢٢٥
کے جلوہ دوسرا بیچ بیان اُن کرامتون کے کہ ذات اقدس سے علاقہ رکھتے
٢٢٨
ہین جلوہ تیسرا بیچ بیان اُن کرامتون کے کہ انوار و لبسایط سے علاقہ
٢٣٦
رکھتے ہین جلوہ چوتھا بیچ بیان ان کرامتون کے کہ کمک سے شریعت غرا کے
٢٥١
علاقہ رکھتے ہین جلوہ پانچوان بیچ بیان اُن کرامات کے کہ بخشش ظاہر
٢٧١
و باطن سے علاقہ رکھتے ہین جلوہ چھٹا بیچ بیان اُن کرامتون کے کہ حل
٢٧٦
مشکلات سے ظاہر و باطن کے علاقہ رکھتے ہین جلوہ ساتوان بیچ بیان

قبولیت سے اسکے اسکو دے جاہ ۔ کر اسکو ورد جان ہر دل آگاہ

رکھہ استغنا کا میرے سر اوپر تاج ۔ نکر یارب مجھے کسکا تو محتاج

مجھے دنیا سے دے یارب رہائی ۔ عنایت کر اپنی آشنائی

ہمی رکھہ ارباب دنیا سے مجھے دور ۔ مرا دل فیض سے کر اپنے معمور

ہمیشہ رکھہ مجھے تو عافیت ساتھہ ۔ لیجا مجھکو تو حسن عاقبت ساتھہ

شروع کرتا ہون ذکر غوث یہان سے ۔ اُسکو بھائی میرے گوش جان سے

وصل اول در بیان بشارت دادن اولیای عظام رضی اللہ عنہم از ظہور حضرت غوث الانام علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام و درین وصل دو جلوہ نورانی است جلوہ اول در ذکر بعضی بشارات کہ پیش از ولادت باسعادت آنجناب بثبوت رسیدہ

محمد بن مہلبید وہ شیخ زنجان ۔ کہ تھا بحر محیط علم و عرفان

لکھا روض النواظر بیچ اسنے ہات ۔ رکھہ اپنے جان و دل مین یاد یہہ بات

زمانے سے حسن کے ای مکرم ۔ بلاشک تا ظہور غوث اعظم

نہ بیٹھا کوئی ولی نور فر ۔ کبھی سجادۂ شیخی کے اوپر

مگر اُس شاہ کی بولا خبر وہ | کیا ہی اُس سے سبکو باخبر وہ
بشارت اُسکے آنے کی دیا ہی | بیان اُسکے مقامون کا کیا ہی
کرامات اُسکے بولا ہی بیان وار | نہیں اِس بات مین کچھہ ریب و تکرار
کہ جیون آنے سے اُسکے جدکے ای یار | دئے تھے انبیا آگے سے اخبار
ہی زنجانی ستی اِس مطلب اندر | قصیدہ یک طویل ای نیک محضر

بشارت دادن سرحلقۂ اولیاے عراق شیخ ابوبکر ابن ہرارہ رضی اللہ عنہ از

ظہور حضرت غوث ہر دوسرا علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام دین ابوبکر ہرارہ | کہ تھا فرد انیت کے گگن کا تارا
جو تھا محبوب حق سے سو برس پیش | خبر سبکو دیا یون وہ صفا کیش
کہا ملک عراق اندر جوان یک | عجم کے ملک سے آویگا بیشک
خدا کے پاس اسے عظمت بڑی ہی | بھی لوگو مین اسے حشمت بڑی ہی
ہی نام پاک اُسکا عبد قادر | مقام اُسکا ہی در بغداد فاخر
ہی اپنے وقت کا وہ فرد بیشک | کہینگا منبر اوپر وہ یکا یک

که ہیں اولیوں کی گردن پر مرا پاؤں — کرینگے سب اطاعت اسکی ہر ٹھاؤں
بھی فرمایا ہی وہ سبکو یہہ ارشاد — که ہیں اس ملک کے سب ہشت اوتاد
جنید و احمد و معروف و منصور — سری و سہل و بشر ای خوب مستور
ہی ہشتم بے تردد عبد قادر — کہے لوگ اسکو ای دانا ہر سر
یہہ ہشتم کون ہی اور کہاں ہی — کہا ملک عجم سے یک جوان ہی
ہی سید وہ امام جمع اوتاد — رہینگا آگے اندر شہر بغداد
ظہور اسکا ہی قرن پنجم اندر — ہی وہ صدیق اور افراد کا سر
ہی وہ قطب زمان و فخر عالم — ہی وہ اتا اکمل اصحاب خاتم

بشارت دادن سر دفتر اصفیا شیخ ابو محمد شنبکی خلیفہ اعظم شیخ ابو بکر ہوارا رضی اللہ عنہما از ظہور جناب محبوبیت مقام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

کہا ہی بو محمد شیخ شنبک — که اوج قرب کا تھا ماہ بیشک
سنا ہو کے شیخ سے اپنے یہی بار — ابو بکر ہوارا شیخ ابرار
که کرتا بہت ذکر غوث اعظم — مناقب اسکے کہتا تھا ہر دم

ہونیگا قرن پنجم مین وہ فاخر
کمال اسکا بہت کرتا تہا طاہر

تجاوز بین کیا ہر گز مراکبان
وہ سر ہے جو سنے اسکو مرے کان

کھلے میرے پہ قطبون کی مقامات
دیکھا بالانشین وہان اسکو خوشحالات

کھلے میرے پہ احوال اولیا کے
ہین دیکھا اسکو وہان بالا ہی سب سے

کھلے ہر ہر مقرب کے مراتب
ہین دیکھا اسکو دراعلی مناقب

کھلے میرے ابرار نیک کردار
سب اہل کشف کے اطوار و اسرار

اسے وہان سب سے بھی پایا مین اعلی
ظہور ایسا اُسسے دیوینگا مولا

کہ وہ قربت نہ پاوینگے بہ تحقیق
مگر یک دو مقرب اور صدیق

ہی اُن فردون سے بے شک وہ معظم
کہ ہوویں اسکے تابع جملہ عالم

ہی قول و فعل اس اکمل کا حجت
ہی اُنکی پیروی محض ہدایت

طفیل اُسکے بہت لوگان کو مولا
عطا فرماوینگا درجات اعلا

کرینگا حشر مین اس سے مباہات
خدا سب امتون کے کاملان پہ

بشارت دادن مقتدای مجمع حق آگاہ ابو احمد عبد اللہ ملقب بخجنی قدس اللہ

سرہ النفی از ظہور حضرت محبوب اعظم صلی اللہ علی جدہ و علیہ وسلم

کہا ہی شیخ ابو یعقوب یوسف
که تھا سر حلقۂ اہل تصوف

سنا ہین شیخ عبد اللہ سے یہہ بات
کہ میرا پیر تھا وہ کامل الذات

کہا میرے سے یکدن وہ معظم
کہ حق مجھہ پر کیا ہی کشف اسدم

کہ ہونگا عنقریب از فضل معبود
عجم کے سرزمین ہین ایک مولود

پڑا ہووینگا اُسکتین ظہور را
قبول اُسکو ہی عالم پاس پورا

کہینگا یہہ قدم میرا بلاشک
ہی سارے اولیا کا تاج تارک

ہین جتنے اولیا اُسوقت اندر
رکہینگے اُسکے نیچے آپنا سر

زمانہ اس سے پاوینگا کرامت
جو دیکھا اسکو پاوینگا ہدایت

روایت ایسے ہین تعداد سے بہار
ہی در کار انکتین لکھنے کو طومار

جلوۂ دوم در ذکر آن بشارات فیض آیات کہ در زمان طفلی و نوجوانی حضرت محبوب سبحانی علی جدہ و علیہ الصلوۃ والسلام النورانی بہ ثبوت رسیدہ بشارت اول از حضرت تاج العارفین ابو الوفا کردی رضی اللہ عنہ

کہا یون بو محمد عبد رحمان | کہ جب تھا نوجوان محبوب سبحان

مرے مرشد کے پاس آتا تھا اکثر | لقب جسکا ہی تاج العارفین کر

مبارک نام اسکا بو الوفا تھا | وہ اپنے وقت سبکا مقتدا تھا

جب اسکو دیکھتا تھا وہ معظم | شتابی اُٹھہ کھڑا رہتا تھا ہمدم

بہت کرتا تھا وہ اجلال اُسکا | کبھی کرتا تھا استقبال اُسکا

بھی کہتا سب کو وہ تاج اکابر | اُٹھو تم سب ولی اللہ کے خاطر

ہوی جب اس سے یہہ صورت کئی بار | مریدان اس سے پوچھے ای صفا کا

تو اب سب اولیا کا مقتدا ہی | یہہ لڑکے کے ادب کا وجہ کیا ہی

کہا ہوینگی اُسکو شان اعظم | وہ اپنے وقت کا ہی قطب اکرم

ہوینگے خاص او رعام اُسکے محتاج | اسے سب اولیا پر ہوینگا راج

ہین گویا دیکھتا ہون اُسکو یہہ یاد | کہ کہتا ہے علانیہ بہ بغداد

ہی سب ولیون کے گردن پر مرا پا | کہ اس کہنے منے با صدق و ہمتا

تمامی خلق مین جتنے ہین اکمل | رہینگے گردن اوسکے پانو تل

جو پاوے تم سے وہ عہد مبارک ‏ — ‏ کرے خاک اسکی اپنا تاج تارک

کرے اپنے پہ لازم اسکی خدمت ‏ — ‏ کہ خدمت اسکی ہی محض سعادت

بھی فرمایا وہ سب کو وقت دیگر ‏ — ‏ مین دیکھا ہون دو کامل اسکے سر پر

اسیر اپنا کئے عالم کو یکسر ‏ — ‏ ز مشرق تا بمغرب بحر تا بر

بھی بولا شاہ سے ایکدن وہ خوش ادب ‏ — ‏ ولایت کا تمہارے وقت ہی اب

قریب ہی یہہ کہ ہووینگا وقت تیرا ‏ — ‏ ظہورا ہووینگا تیرا اکھنیرا

بلاشک ہر ولی کا مرغ دمساز ‏ — ‏ نت اسکے وقت مین کرتا ہی آواز

پیچھے ہوتا ہی خاموشی سے ہمسر ‏ — ‏ مگر مرغا ترا ای نور اسفر

کرینگا تا قیامت خوب آواز ‏ — ‏ ہی دایم یعنے تیرے فیض کا ساز

کہا پھر شاہ سے وہ فرد اکبر ‏ — ‏ مبارک اپنی داڑھی کو پکڑ کر

جب آوینگا ترا وقت خداداد ‏ — ‏ تو اس بوڈھے کو تب البتہ کر یاد

حکایات اسکی محبوب خدا سات ‏ — ‏ بہت ہین پن کہا مین مجمل اسدہات

بشارت دوم از حلقۂ اصفیا شیخ عقیل منبجی رضی اللہ عنہ

کہا ہی شیخ موسی ابن ماہین	کہ تھا سر حلقۂ ارباب تمکین
کہا ایک شخص نے اپنے شوق جی سے	امام دین عقیل منبجی سے
کہ وقت قطب سے دیوے وہ پتا	جواب اسکو دیا یون شیخ والا
کہ وہ اسوقت مکے مین نہان ہی	بہت ولیونکو نین اس سے نشان ہی
ہی نزدیک اب کہ ظاہر ہوینگا یہان	عجم سے یک جوان سیدای جان
کرینگا خلق کو در شہر بغداد	طرف حق کے ہدایت اور ارشاد
کرامات اسکے جابین خاص او رعام	ہی قطب وقت وہ ای نیک فرجام
کہینگا یہہ قدم میرا مبارک	ہی یکسر اولیا کا تاج تارک
تمامی اولیا خوف و ادب سے	رکھینگے گردن اسکی پاون نیچے
اگر ہوتا مین اسکے وقت اندر	تو رکھتا اسکے نیچے اپنا سر
جوکوی جانیگا سچ اسکے کرامات	اسے دیوینگا مولا نفع خوشدحالات

بشارت سیوم از مقرب باری شیخ علی بن وہب سنجاری رضی اللہ عنہ

کہے ہین قیس اور بوبکر نامی	کہ دو نو اولیا مین تھے گرامی

ہمارے شیخ کی خدمت مین تھے ہم
علی ابن وہب وہ فرد عالم

تب آئی یک فقیرون کی جماعت
کہا ان سا تہہ وہ کان کرامت

کہان سے آئے تم بولے عجم سے
کہا تم ہین عجم سے کس بلد کے

کہے جیلان کے ہین شہر سے ہم
کہا تب اُن سے یون وہ شیخ اکرم

تمھارے شہر کے یک مرد سے رب
منور کردیا عالم کتین سب

ہوینگا عنقریب اُسکا ظہورا
خدا سے ہوینگا قرب اُسکو پورا

ہی نام پاک اُسکا عبد قادر
ظہور اُسکا عراق اندر ہی ظاہر

کرینگا بے تردد وہ بہ بغداد
علانیہ سبہو کتین یہہ ارشاد

کہ میرا پاون یہہ از لطف د اور
ہی سارے اولیا کے گردن اوپر

سب اُسکے پاون تل ابرار قدسی
کرینگے گردنون کو اپنی کرسی

کرینگے فضل پر سب اُسکے اقرار
رہینگے اُسپہ جان و دل سے بلہار

بشارت چہارم از امام اہل القیاس شیخ حماد دباس رضی اللہ عنہ

امام سہروردی عبد قادر
شہاب الدین کا عم و شیخ فاخر

کہا یکروز تھا مین پیر کے پاس
تھا جسکا نام خوش حماد دباس

تھا اسوقت مین کوئی اسکا ممتاز
تھا سارے اصفیا کے بیچ ممتاز

رئیس اولیا در نوجوانی
تھا محبوبیت مین جسکا ثانی

پہنچا یکروز آ جبھہ پیر کے پاس
گیا وہ جب کہا حماد دباس

کہ ہی اس نوجوان کتنین قدم یک
بلند ہوینگا اپنے وقت بیشک

چڑیگا گردن اوپر اولیا کے
ہوینگا تاج سر پر اصفیا کے

کہینگا یون بحکم رب اکبر
ہی میرا پا دل و دیدۂ اولیا اوپر

رہینگے جتنے ہین دنیا مین اکمل
سب اپنی گردن اُسکے پاؤن تل

بجی فرمایا ہی یون وہ شیخ انور
جناب غوث کے تعریف اندر

مین دیکھا ہون عیان ہووینگا اگ بہک
کہ فوق عرش سے تحت الثری لگ

علم اسکے ولایت کا کہڑا ہی
جہا نمین ولولہ اُسکا پڑا ہی

جو ہین ملکوت اعلی کے نقیبان
ہوے ہین سر بسر اسکے ثنا خوان

نقب صد نقبت کا اسکو دیکر
سر اتے ہین اُسے ہفت آسمان پر

حکایات اسکے با محبوب سبحان	بہت ہین پن کہا ہین مختصر یہان

بشارت پنجم از مقرب باہر النور شیخ منصور بطایحی رضی اللہ عنہ

دلیل سالکان عالم نور	سراج اہل تمکین شیخ منصور
تھا جسکا سید احمد ای نیکوکار	مرید و بھانجا بے ریب و تکرار
کہے ہین اکمل اصحاب اسکے اکثر	کہ یکدن در حضور شیخ انور
کیا کوی ذکر محبوب خدا کا	وہ سرور دان دنو مین نوجوان تھا
کہا تب سبکتین شیخ یگانہ	کہ آوینگا شتابی یک زمانہ
کہ اسمین ہووینگی سب اسکے محتاج	اسے سب عارفان پر ہوینگا راج
جب اس دنیا سی وہ محبوب فاخر	طرف عقبی کے ہوینگا مسافر
خدا اور مصطفے کن وہ مبارک	احب اولیا ہووینگا بیشک
جو کوی پاوینگا تمسی اس زمان کو	پچھانے اسکی قدر و عظم و شانکو
کرے جون چاہئے تعظیم اسکی	بجالاوے بہت تکریم اسکی

بشارت ششم از مقتدای اہل راز شیخ عزاز بطایحی رضی اللہ عنہ

نظام اصفیا کی ہای بدر النور — تھا جسکا نام عزازی یا کہ شہور

تھے بیحد جسکے احوال و مقامات — تھے بیحد جسکے اوصاف و کرامات

کہا یاروں سے یکدن وہ مقرب — کہ آیا شہر مین بغداد کے اب

عجم سے یک جوانِ خوب فاخر — ہی سید نام اسکا عبد قادر

منور ہووینگے اس سے مقامات — ہویدا ہووینگے اُس سے کرامات

ہوینگا حال کے اوپر وہ غالب — محبت مین ہی وہ عالی مناقب

جہان اور سبہین جو ہین فضل والے — کرینگا انکو حق اُسکے حوالے

رہینگا بہت مدت لگ وہ اکرم — بغیرِ شبہہ ہوکر قطب عالم

تھی تمکین مین بہت راسخ قدم او — کہ پایا ہی یہہ رتبہ درِ قدم او

ید بیضا ہی اُسکو در حقایق — ازل مین وہ ہوا ممتاز و سابق

اُسے ہی یک زبان در حضرت حق — کہ نین پایا اُسے کوی فرد مطلق

ہوا ہی لیسے رتبون کا وہ والی — کہ یکسر اولیا پر ہین وہ عالی

بشارت ہفتم از قطب ربانی ابو یعقوب یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ

ابو یعقوب یوسف شیخ ہمدان | کہ تھا سرحلقۂ سب نقشبندان
ہوا جب وارد بغداد ای یار | گیا ملنے کو اُسکے غوث ابرار
وہ دیکھا شه کو جب جلدی اُٹھا ہے | بہت تکریم سے اسکو ملا ہے
کہا تب حضرت محبوب سے یون | تو نین ارشاد کرتا خلق کو کیون
کہا شه اسکو مین ہون اعجمی زاد | کرون بغدادیان کو کیونکر ارشاد
کہا محبوب سے یون شیخ دین تب | پڑا فقه و اصول و نحو تو سب
پڑا بہی تو بہت سے علم دیکر | گیا قرآن کی تو تفسیر از بر
تو کر لو کون کو ارشاد ای معظم | کہ مین تیرے منے پاتا ہون اسلم
ذرا سا ایک ریشہ ای منور | کہ ہووینگا درخت بارآور

بشارت ہاشتم از ولی مقربے مشہور بہ غوث بود رضی اللہ عنہ

کہا یون شیخ عبداللہ رکھ یاد | کہ آیا مین جوانی مین بہ بغداد
طلب کرنے کے تئین علم مصفا | اتھا ہمراہ میرے ابن سقا
نظامیہ مین ہم کرتے تھے تحصیل | بہی ہم جاتے تھے ولیون پاس سے قبل

ولی تھا ایک تب در شہر بغداد | کہ کہتے تھے اسے سب غوث افراد
بھی کہتے تھے کہ جب چاہتا ہی وہ سور | عیان ہوتا ہی جو چاہتا ہی مستور
گئے ہم دیکھنے کو اسکے باہم | چلا ہم ساتھ بھی محبوب عالم
اٹھا تب نوجوان محبوب مولا | میرے سے ابن سقا رہ مین بولا
کرونگا مین سوال اس غوث سے یک | کہ نا جانے جواب اسکا وہ بیشک
کہا مین اس سے پوچھونگا کچھہ جبا | کرونگا مین نظر کہتا ہی وہ کیا
کہا محبوب حق اُن دونوں کے تین | معاذ اللہ نہ پوچھوں اس سے کچھہ مین
رہونگا اس کنے ہو گوش شنید بات | مین دیکھوں اُسکی تا رویت برکات
کہا راوی گئے اُس پاس جب ہم | نتھا منزل مین اپنے وہ معظم
رہے ہم ایک ساعت منتظر وہان | یکایک اسکو بیٹھا پاس اس آن
پس اُس دم وہ جلال حق کا سایا | غضب سے ابن سقا کو نجھایا
کہا تب اسکو ویلک ابن سقا | تو مجھہ سے پوچھتا تھا مسئلہ ایسا
کہ مین اسکے جواب نادر ہوں انجان | وہ مسئلہ یہہ جواب اسکا ہی یہہ جان

مین بیشک دیکھتا ہون ای بد اطوار — بھڑکتی ہی ترے مین کفر کی نار

تجھے وہ غوث تجھہ سے یون کہا ہی — کہ تو یک مسلہ مجھہ سے پوچھتا ہی

کرے یا تو نظر کہتا ہون کیا مین — وہ مسلہ یہہ جواب اسکا ہی بوجھ سکتے ہین

مین پاتا ہون تجھے رکھیا دار ہوش — کہ دنیا بیچ دو یا ہی تو تا گوش

تجھے اس حال کے وہ غوث والا — طرف محبوب سبحانی کے تو دیکھا

کیا نزدیک اپنے اسکتن تب — کیا تکریم اسکی بہت خوشنود تب

کہا بعد اسکے شاہ اولیا کو — رکھا راضی خدا اور مصطفی کو

ادب کرنے سے میرے ای معظم — مین تیری شان کو پاتا ہون اعظم

مین تجھکو بے تردد دیکھتا ہون — کہ جب بغداد مین کرسی اوپر تون

کریگا بر ملا عالم کو ارشاد — بھی یون بولیگا از فضل خداداد

کہ یہہ میرا قدم از فضل داور — ہی حق کے ہر ولی کی گردن اوپر

مین بیشک دیکھتا ہون سب مکمل — رکھین مین گردنان تیرے قدم تل

یہہ فرما کر ہوا وہ غوث غایب — نہ آیا پھر نظر وہ ذو المناقب

کہا راوی کہا جون غوث والا | ہوا محبوب کا دون رتبہ بالا
ہوی قرب و کرامت اسکی اظہر | کئے اجماع خاص و عام اس پر
کہا کرسی پہ چڑھ ہی یہہ میرا پاؤن | سبھی اکمل کے گردن پہ بہر ٹھاؤن
ہو ابن سقا ہو فارغ تحصیل | ہوا ہر علم مین مشہور بے قیل
ہوا فضل و ہنر مین وہ سبھون پر | بھی ہوتا بحث مین وہ سب اوپرور
رسائی اور بلاغت اسکو بھی بہت | وجاہت اور فصاحت اسکو بھی بہت
خلیفے کا ہوا تھا وہ مقرب | تھا اسکے پاس اسکو جاہ و منصب
خلیفہ ایلچی کر اسکو اپنا | نصاریٰ کے ملک پاس اسکو بھیجا
وہ جب اس بادشہ کے پاس آیا | بہت توقیر اور اعزاز پایا
وہ قسیسان کو سب اپنے بلا کر | کرایا بحث اس سے ای برادر
ہوا وہ بحث مین ان سب اوپرور | ہوا اس پاس رتبہ اسکا اکبر
وہ دیکھا دختر اسکی اسکے درمیان | ہوا مفتون اسکا از دل و جان
کہا اس بادشہ سے آپ اس دھات | کہ دیوے بیاہ کر اسکو اس بہات

وہ لایا عذر اسلام اسکا درپیش ۔ فرنگی ہو گیا آخر وہ بدکیش

گیا جب دین و ایمان اسکا برباد ۔ کلام غوث کو وہ تب کیا یاد

بھی راوی بولتا ہے یون ولے مین ۔ گیا کی سال پیچھے شام کتین

جبھی سلطان نور الدین بلاکر ۔ دیا تولیت اوقاف یکسر

کیا مین عذر و حیلے بہت پر وہ ۔ رکھا یہہ بوجھ مجھہ گردن اپر وہ

کہا تھا جسطرح وہ غوث نامی ۔ لپیٹی مجھکو دنیا ای گرامی

وصل دوم دربیان نسب آن سید عجم و عرب و دیگر احوال آن عالی مقام علی جدہ و علیہ الصلوۃ والسلام و درین وصل پنج جلوہ است جلوہ اول در ذکر نسب آبای پدری غوث الانام علی جدہ و علیہ و علیہم السلام

دو نو جانب سے وہ سالار ابرار ۔ پہنچتا ہے نبی اللہ کو ای یار

کسیکو یہہ نسب ہرگز ملا نین ۔ تو دیکھہ انساب کے طومار کتین

ہے نور اولین کا قرۃ العین ۔ ہے اسکا وارث کامل طرفین

نبی کے باغ کا او تازہ پھل ہے ۔ علی کے گھر کا شمع بے مثل ہے

گل خندان ہی زہرا کے چمن کا
سرو جان و ہیکل اسکے من کا

خلاصہ حضرت سبطین کا ہی
دُر بے قیمت اُس سبطین کا ہی

حسن داد احسین اسکا ہی نانا
تو ہو تفصیل سے اب اسکے دانا

جلا ہے گوہر قدس و طہارت
صفا ہے منظر فضل و کرامت

ولایت کے بدن کا نازنین جان
امامت کے گلگن کا ماہ تابان

تھا موسی جسکا نام باسعادت
ابو صالح تھی جسکی خاص کنیت

ہی والد غوث حق کا ای برادر
مناقب جسکے ہین لکھنے سے برتر

ابو عبد اللہ کا بیٹا وہ سالار
وہ ہی فرزند یحیی زاہد ای یار

وہ تھہ سید محمد کا پسر ہی
وہ داؤد مجید کا پسر ہی

وہ سید موسی ثانی کا فرزند
وہ عبد اللہ ثانی کا ہی دلبند

وہ موسی الجون کا بیٹا ہی ای یار
کرامات و کمال اسکے ہین بسیار

وہ عبد اللہ کا بیٹا نول ہی
لقب اسکا شاہ کا محض و مجل ہی

وہ بیٹا ہی امام دین حسن کا
لقب جسکا ہی شبہہ مثنا

وہ ہی فرزند خاص سبط اکبر
امام کل حسن جان پیمبر

وہ بیٹا ہے علی مرتضے کا
کہ ہے وہ عین ذات مصطفے کا

جلوۂ دوم در ذکر معانی القاب این اسماء عظام و بیان تتمہ از اوصاف این ائمہ کرام علے جدہم وعلیہم الصلوۃ والسلام

ہی معنای مثنای نیکو کار
لغت مین دوسرا بی ریب و تکرار

جب اوس سرور بشکل و سیرت و نام
تھا ثانی حسن ای فرخ انجام

لقب یہہ اسکو لایق بی سخن ہے
بل وہ سالار دین مین حسن ہے

امامت کی فلک کا سور ہی وہ
محیط اصطفا کا پور ہی وہ

جو ہووے ختم مرسل کا نواسا
علی اور فاطمہ کا ہووے پوتا

حسن ہے مجتبا کا ہو کلیجا
حسین مقتدا کا ہو بھتیجا

لکھے کیا کوی فضایل اسکے یار
مناقب اسکے ہین بیتعداد بسیار

امام دو جہان شاہ شہیدان
کہ تھا اوج عبا کا بدر تابان

دیا تھا اسکو اپنی پاک دختر
ہی جسکا فاطمہ نام ای برادر

بشکل و نام و خلق وہ نور پیوند — بہت تھے اپنے دادے کے مانند
لقب اسواسطے اسکا ہی صغری — اور اسکے جدۂ والا کا کبری
وہ رہتا تھا خوش اس خاتون کے سات — ہمیشہ خانۂ زہرا مین دن رات
ہیں بیحد اسکے اوصاف و کمالات — حدیثون مین ہی اس سے کی روایات
جو اسماء الرجال اندر کتب ہین — ہی جو احوال آل اندر کتب ہین
لکھے ہین انمین یکسر ای شناسا — کہ مرد اسکا حسن ابن حسن تھا
جو شیعہ کی کتب ہین معتبر تر — بھی انمین اسطرح سے ہی محرر
لکھا ہی دکھنی روضے مین کہ سرور — دیا کر بیاہ قاسم کو یہہ دختر
یہہ لکھنا اسکا سرتا پا غلط ہی — نہ ہرگز کوئی غلط اسکے نمط ہی
عجب ہین اسکے ناظم سے یہہ بہتان — کہ ہی اس قوم مین بہتانکا طوفان
سن اب تفسیر مخض ای یار مخلص — کہ ہی معنی لغت مین اسکے خالص
نسب جب اسکا تھا خالص از اغیار — ہوا ہی یہہ لقب اسکو سزاوار
کہ ماں اسکی تھی بنت شاہ شہدا — تھا باپ اسکا پسر حضرت حسن کا

بھی اس خاطر لقب اسکا مجل ہی | کہ معنی اسکی بزرگ بے وجل ہی
ہین بہت اسکے مناقب اور مقامات | ہین بہت اسکے فضایل اور کرامات
بنی ہاشم کا وہ صاحب نشان تھا | جلال و جاہ و اسکا بے کران تھا
جمال مصطفی کا تہا وہ مظہر | بہت تھا اس سے مانند ای برادر
تھا اس قران کا وہ آیۃ النور | تھی اسکی شکل سے شکل اسکی معمور
اگر اسوقت ہوتا کوی سرفراز | نبی اللہ کی رویت سے ممتاز
حسن اور ابن سیرین پاس کر | بیان کرتا تھا یہہ خواب ای برادر
تو کہتے اسکو اس سرور کا دیدار | تو کسکے شکل سے دیکھا ہی ای یار
اگر کہتا کہ دیکھا ہین وہ جھلکار | بعینہ شکل عبد اللہ کی سار
تو کہتے اسکو بیشک ای مصفا | نبی کو صورت اصلی سے دیکھا
وگر کہتا کہ اسکا روے انور | بجہایا اور ہی صورت کے اندر
تو وہ اس خواب کی کرتے تھے تعبیر | بحسب حال اسکی یوج ای میر
تو اب جونکا ای دوست معنا | لغت کے بیچ ہے کالا و اجلا

دونوکو جون کہتے ہینگے ای یار
ولے کالے مین مستعمل ہی بسیار

تھا موسی بھی تردد سا نولا جب
ہوا ہی اس لقب سے وہ ملقب

امامت مین آسے شان ولی ہے
ولایت اسکی سب او پہ جلی ہے

کرامات اسکی ہین لکھنے سے افزون
گل خورشید مین ہین کچھ لکھا ہون

اور اسکی مان ہے بنت ابو عبید
تہی سب اوصاف خوبی مین حمیدہ

فصاحت اور بلاغت مین تھی کامل
تھی تقوی و فراست مین بھی کامل

پدر اسکا قبیلون مین تھا بہتر
تھی اسکو شان و شوکت ای برادر

جنہی ہے حضرت موسی کہتین جب
تھی یکبست سال کی بے شبہہ تب

لقب یحیی کا زاہد اس بدل تھا
کہ وصف زہد مین وہ بی بدل تھا

بھی محبوب خدا کے دیگر اجداد
تھے سب ممتاز از فضل خداداد

نسب مین جسطرح تھے سب سے ممتاز
حسب مین اسطرح تھے وہ سرافراز

فضایل انکے ہین بیحد و غایت
مناقب کو نہین انکے نہایت

نسب کے جب تو دیکھینگا دفاتر
ترے پر ہوینگا فضل انکا ظاہر

تھا محبوب خدا کو یک برادر ‏ تھا سید محمد اسکا نام انور
ہوا تھا صاحب علم و فضائل ‏ نتھا تقوی مین اسکا کوی مقابل
کیا ہی نوجوانی مین وہ رحلت ‏ خدا سے اسپہ ہو رضوان رحمت
پھوپی اس شاہ کی ام محمد ‏ تھا جسکا عایشہ نام مجمد
تھی بے ریب و گمان کامل ولیہ ‏ تھے اسکتین کرامات جلیہ
روایت ہی ہوا تھا قحط السما ‏ تمامی ملک جیلان بیچ یکبار
ہوا تھا آسمان سے بند پانی ‏ ہوئے تھے سب پریشان از گرانی
گئے اس شہر کے سارے اکابر ‏ نماز و دعوت استسقا کے خاطر
ولیکن نہین پڑا ایک بوند پانی ‏ پڑے حیرت مین سب انجان گرانی
تب آئے سب اکابر وہان بے قیل ‏ طرف ام محمد کے بہ تعجیل
وہ خاتون سے کئے ہین التجا او ‏ کہ باران کے لئے مانگے دعا او
وہ خاتون گھر سے آئی صحن مین تب ‏ اور اپنی ہاتھ سے جھاڑی انگن سب
کہے بعد اسکے ای خلاق اکبر ‏ مین جھاڑی تو چھڑک اب اسکے اوپر

دعا کرتی تھی یون وہ باکرامت — لگی بارش برسنے کو بشدت
گویا مشکون کے منہہ کہولے ہین یکسر — وہ آئے بھیکتے سب اپنے گھر
ہوی تھی عمر اس خاتون کی بسیار — ہوے آخر وہ جیلان بیچ ای یار
رضا مندی حق سے ہوکے معمور — اچھو ہنت قبر اسکے نور در نور

جلوہ سیوم در بیان اجداد مادری انحضرت علی جدہ وعلیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام

تہی محبوب خدا کی مادر پاک — فروغ نور بدر اوج لولاک
تھی بحر اصطفا کے در مکنون — تھی باغ ارتضا کے سرو موزون
تہی قرآن شرف کی آیۃ النور — تہی تفسیر حسب کے رمز مستور
ولایت تھی عالی منقبت او — کرامت مین تھی والا منزلت او
مقام صدق مین تھی پاک دم او — تھی راہ قرب مین ثابت قدم او
مبارک نانون اسکا فاطمہ ہے — ہی جسکی نور مین خورشید جون فے
ہی ام الخیر اس خاتون کی کنیت — عیان ہوی اس سے کیسی خیر و برکت
کہ ایسی غوث اعظم کو جنی وہ — کہ سارا اولیا کا ہے دہنی وہ

امت جبار کے اسکا لقب ہے
یہہ القاب و شرف دو سرکو کب ہے

ہی جبار اسم پاک رب اکبر
کنیز ہی معنی امت ای برادر

تھا باپ اسکا ابو عبد اللہ ای سور
ہوا تھا صومعی سے جگ مین مشہور

اقامت اسکی تھی در صومعہ جان
کہ ہی یک قریہ وہ نزدیک جیلان

وہ سارے زاہدان کا پیشوا تھا
تمامی عارفان کا مقتدا تھا

ولے جب زہد مین تھا بہت نامی
لقب زاہد ہی اسکا ای گرامی

تھا بیشک وہ چراغ ال اطہار
زاولاد امام جعفر ای یار

جب آتا تھا غضب مین وہ معلا
حق اسکے واسطے لیتا تھا بدلا

جب وہ چاہتا تہا کرنیکو کوی کام
تو آسان اسکو کرتا رب علام

بھی تھا وہ مستجاب الدعوت ای یار
تھے بہت اسکے نوافل اوراذکار

وہ کرتا تھا بلا حد پاس انفاس
بھی حال و وقت کا کرتا بہت پاس

یہی کرتا تھا سبھون کو وہ صفا کار
امور غیب سے آگا ای یار

عیان ہوتے تھے وہ اخبار یکیک
کہا تھا جس طرح وہ فرد بیشک

جبھی قافلہ یک اپنے نکو فال — تجارت کو چلا لیکر بہت مال
وہ پہنچا جب بصحرائے سمرقند — کئے رہزن سواران راہ کو بند
مریدان شیخ کے تھے اسمین بسیار — پکارے پیر کو ہو سخت لاچار
گیا اسوقت وہان وہ قرب ناکوس — لگا کہنے کہ ہین سبوح وقدوس
کیا تب یون ندا وہ اہل احسان — کہ ای خیل خدا ہو و پریشان
یہ سنتے ہی وہ گھوڑے منتشر ہو — لگے ہین بھاگنے اوسان کو کھو
سواران تھامتے تھے انکو ہر چند — ولیکن ہو گئے تھے سب وہی بند
گئے لے انکو در کوہ و بیابان — نہ پھر یکجا ہوئے لشکر اُس آن
مریدان اسکے کہتے ہین کہ ہم سب — گئے تھے دیکھنے کو شیخ کے تب
نہ پائے کچھ ہم اُسکے مطلق آثار — پھر آئے جانب جیلان ہو ناچار
کئے ہم سبکو اس حالت سے آگاہ — لگے وہ بولنے ہم سے کہ واللہ
گیا نہ وہ شیخ عالم ہمسے باہر — کرامات اسکے ہین بہت ایسے دگر

جلوۂ چہارم دربیان ولادت باسعادت حضرت محبوبیت منقبت وبعض

احوال و کرامات آنحضرت رضی اللہ عنہ و ارضاہ کہ در صغر سن بظہور آمدہ

وہ سرور کا تولد ہے بجیلان — بسال چار صد او ستر ای جان
ہی دوسری یک روایت مین یکہتر — نہین باہم خلاف اُن دو کے اندر
کیا کوی اعتبار کسر کوی ہین — یہہ تاریخون مینے واقع ہی ہر کین
ہی تاریخ تولد اسکی عاشق — ہی یہہ تاریخ اس سرور کیے لایق
کہ تھا وہ عاشق رب ابتدا مین — ہوا محبوب اُسکا انتہا مین
بلاد چند ہین ای یار جیلان — قریب ملک طبرستان با یران
بھی اسکو بولتے ہین کیل و کیلان — بھی کہتے ہین اسے جیل ای سخندان
کہا ہی شیخ عبد اللہ عیسے — کیا جب غوث کو قیوم پیدا
کیا ہے اصفیا کو تب وہ مخلوق — کہ ہوویں ہمنشین بزم معشوق
رکہین غوث دو عالم سے وہ صحبت — بھی لیویں اس سے فیض و خیر و برکت
سخن اس پاک باطن کا ہی بر جا — کہ تھے ولیان ہشت اسوقت ہر جا
نہ کوی وقت اُنکے اولیا سے تھے — نہ کوی محفل مین سنتے اصفیا تھے

اسے یہہ مرتبہ ہونا عجب کیا ‌ ‌ ‌ کہ تھا طفلی مین وہ محبوب والا

روایت ہے کہ ام الخیر اکرم ‌ ‌ ‌ کہ ہے وہ مادر غوث مکرم

سبہون سے بولتے تھے اس بیان کو ‌ ‌ ‌ جنہی مین جب سے اس جان جہان کو

نہ پیتا تھا کبہی رمضان مین دود ‌ ‌ ‌ صبح سے شام لگ از فضل معبود

رہتا اس ماہ مین روزے سے ہر روز ‌ ‌ ‌ نہ پیتا دود نکو وہ دل افروز

پڑا ایک بار شک در ماہ رمضان ‌ ‌ ‌ نہ ہوی تحقیق ہرگز اسکی اس آن

ہو جیلان کے سارے اکابر ‌ ‌ ‌ تب ام الخیر کے خدمت مین حاضر

پوچھے اس امر مین جا تون سے اگر ‌ ‌ ‌ کہے تب انسے یون وہ نور افر

پسر میرا کہ ہے جھہ جی سے اگلا ‌ ‌ ‌ پیا نین آج کے دن دود اصلا

ہوا تحقیق آخر کو کہ وہ دن ‌ ‌ ‌ اتہا رمضان کا ای صاف باطن

ہوی تہی ان دنو مشہور یہہ بات ‌ ‌ ‌ کہ لڑکا یک ہوا ہی نزد سادات

نہین رمضان مین پیتا ہی وہ شیر ‌ ‌ ‌ حکایت یا ای تہی یہہ بہت تشہیر

کہا ہی سبکو سید عبد وہاب ‌ ‌ ‌ کہ تھا فرزند غوث پاک دریاب

گیا میں جب سفر در ملک ایران — سنا میں بہت اہل علم و عرفان

تھے کرتے سب روایت از بزرگان — کہ محبوب خدا در ماہ رمضان

نہیں پیتا تھا ہرگز دن میں دود — کہ تھا وہ از ازل محبوب معبود

کہا فرد مکمل عبد رزاق — کہ ہی فرزند خاص غوث آفاق

کہا کوی اسطرح محبوب رب سون — تو کب سمجھا کہ میں حق کا ولی ہوں

کہا تھی دس برس کی سن میری جب — میں اپنے گھر سے جاتا تھا بمکتب

بجھاتا تھا ملایک کو میں ہمدم — کہ چلتے ہیں میرے چوگرد باہم

پہنچتا تھا طرف مکتب کے میں جب — تو کہتے وہاں کے لڑکون کو ملک تب

کہ سرکو تم سب ای اطفال حاضر — جگا دیو ولی اللہ کے خاطر

گذر ہم پر گیا یک مرد یک روز — سنا کہنا ملایک کا وہ فیروز

کہا اُن میں سے یک کو وہ مکرم — کہ ہینگا کون یہہ طفل معظم

کہا وہ عنقریب اس طفل کی شان — بڑی ہوینگی بہت از فضل یزدان

عطا پاوینگا ہر دم وہ خدا سے — نہ منع اسکو کرینگا حق عطا سے

اسے ہوینگی ممکن مین تری تمنا ‌ ‌ ہونگا حق سے وہ محبوب یک آن

اسے ہووےگا رب سے قرب اعظم ‌ ‌ او پاویگا ترقی اسمین ہردم

کہا محبوب حق بعد چہل سال ‌ ‌ مجہے ظاہر ہوا اس مرد کا حال

اٹھا اسوقت کے ابدال سے او ‌ ‌ یہی یون بولا ہے اپنے حال سے او

مین جب طفلی مینے چاہتا تہا یہہ بات ‌ ‌ کہ کہیلون جا کے کچہہ اطفال کے سات

تو سنتا یہہ ندا از غیب بے شک ‌ ‌ کہ آمیرے طرف تو ای مبارک

یہہ سنکر بہاگ ہو گہبرا مین ‌ ‌ یہی مانکے گود مین پڑتا تہا جا ان

ابہی لگ وہ صدا اس ساعت اندر ‌ ‌ مین سنتا ہون صدا اس خلوت اندر

جلوۂ پنجم در بیان توجہ غوث افراد از جیلان بجانب دار السلام بغداد علی جدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کہا ہے یون محمد ابن قاید ‌ ‌ کہ ہی شیخ کے مریدان مین وہ ماجد

تہا مین یکروز شاہ اولیا پاس ‌ ‌ کہا یک شخص اُسے ای سید الناس

بتا کسن شی پہ پایا کام تیرا ‌ ‌ کہ یون نامی ہوا ہے نام تیرا

کہا محبوب اسکو صدق اوپر ‌ ‌ کہا نہیں جہوٹ مین کوی وقت اندر

نہ اسمین ہین کہ تھا مین مکتب اندر
ہمیشہ رہتی سے تھا مین ہمسر

گیا صحرا کتین مین گھر سے ایکروز
تہا عرفی کا وہ روز دل افروز

پڑا ایک بیل ناگر کا نظر وہان
مین دوڑا اسکے پیچھے یکدم اس آن

وہ منہہ میرے طرف اپنا پھر آیا
لے میرا نون یون مجھکو سنایا

نہ تجھکو اس لئے پیدا کیا حق
نہ حکم اس کام کا تجھکو دیا حق

پھر آیا وہان ستی گھبرا کے گھر مین
چڑا اسوقت گھر کے بام پر مین

مین دیکھا خوب اس اوقات اندر
کھڑے ہین لوگ سب عرفات اندر

سمجھا یا جس گھڑی مین یہہ سمایا
شتابی سے اپنے مادر پاس آیا

کہا مین اسکو تب ای باکرامت
نہین الطاف کو تیرے نہایت

مجھے دے بخش مولا کو بشفقت
بہی دے بغداد جانے کی اجازت

کرون تا علم کی تحصیل وہان مین
ملون تا صالحان سے ہر زمان مین

طلب اس باتکا پوچھی وہ خاتون
کہا مین اس سے جو گذرا تہا مضمون

وہ سنکر بات یہہ رونے لگی زار
بچے لائی ہے وہ ہشتاد دینار

یہی تھا اس لئے اسوقت حاضر　　رکھی آدہی وہ میرے بہائی خاطر
رکھی تب نصف دیکر کو وہ سیکر　　بغل کے نیچے میرے دلق اندر
تھا ایک جا گاکہ سارے اہل جیلان　　وداع احباب کو کرتی تہی جا وہان
وہ جاگے لگ مجھی پہنچانے آئی　　تہی مشکل بہت سے میری جدائی
کہی رو رو مجھے ای قرۃ العین　　ہی تیرے سے ہمیشہ مجھکو سکہ چین
جدائی تیری ہے میرے پہ بہاری　　ہی زخم اس درد کا میرے پہ کاری
ولیکن جب خدا کا تو لیا نام　　رضا دی ہاین تجھے ای فرخ انجام
خدا کے واسطے کرتی ہون رخصت　　نہ دیکھون گی تجھے پہر تا قیامت
بہت مجھہ سے لئی تب عہد و پیمان　　کہ مین صادق رہون ہر حال و ہر آن
ہمیشہ صدق سے ہمدم رہون مین　　بجز سچ نا کبھی ہرگز کہون مین
یہہ کہکر ہوی روانہ سوے جیلان　　چلا مین جانب بغداد اس آن
چلا یک قافلہ چہوتا مجھے تب　　گئے ہمدان کے پہلا تہ ہم جب
یکایک رہزنان کے سات اسوار　　کئے اس قافلے پہ تاخت ای یار

لئے اس کاروان کا مال یکسر — کیا انسے گذر یک شخص مجھ پر
کہا بول ای فقیر اب کیا تجھ ہی پاس — کہا مین ہین چہل دینار مجھ پاس
کہا وہ ہین کہان بولا مین اس سے — ہین ہیر دلق مین نیچے بغل کے
وہ سمجھا مجھ سے سن اسباب کے تین — کہ کرتا ہون مسخرا اس سیتی مین
گیا وہ چہوڑ کر جب مجھکو بے دیر — سوار دیگر آیا مجھ کنے پھیر
وہ پوچھا مجھ سے جون پوچھا تہا اول — مین بولا اس سے جون بولا تھا اول
گیا وہ بھی مجھی تب چہوڑ اس دہات — کہے سردار سے جا دونو یہ بات
کہا لاؤ اسی مجھ پاس اس دم — مجھے لے گئی او نزدیک مقدم
وہ سب یک ٹیکری پر بیٹھ بے بیم — وہ سب اموال کو کرتے تھے تقسیم
گیا سردار کے نزدیک مین جب — کہا کیا ہی تیرے نزدیک بول اب
کہا مین ہین چہل دینار مجھ پاس — کہا ہین کان کہا مین کر نہ وسواس
ہین ہیر دلق مین نیچے بغل کے — سئے ہین انکو مان یہ سخن مجھ سے
کہا تا دلق کیتین چیر ڈالین — اور اس سے جلد اس زر کو نکالین

بجا لائے کیا جون حکم سردار | نکالے دلق سے چالیس دینار
کہا میری ستی تب یون وہ سردار | کیا تو کس لئی اس ربہ اقرار
کہا مین وقت رخصت کی میری مان | لئی ہی راستی پر مجھہ سی پیمان
کرون کیون عہد مین اسکی خیانت | لگا رونے وہ سنکر یہہ حکایت
کہا تو مجھہ سے مان عہد اوپر | ہی ثابت اس طرح ای خوب منظر
مین توڑا ہون خدا کا عہد کئی بار | کیا توبہ میرے کن تب وہ سردار
لگے تب اس سے لوگ آسکے سراسر | ہمارا رہزنی مین تھا تو رہبر
ہی توبہ مین ہمارا اب تو رہبر | کئے توبہ وہ سب مجھہ پاس آکر
لئے تھے قافلے سے جو کچھہ اموال | دئے سبکو بلا اسوقت فی الحال
کہا محبوب ہینگی یہہ جماعت | کہ اول پائی جنہی مجھہ سے ہدایت

وصل سیوم در بیان تحصیل علم و صحبت علما کرام و مشایخ عظام و مجاہدہ و ریاضت غوث الانام علی جدہ علیہ الصلوۃ والسلام درین وصل چہا جلوہ ست جلوہ اول در تحصیل علم

گیا شاہ دو عالم جب بہ بغداد | اٹھارا سال کا تھا خوب رکھہ یاد

ہوا بغداد اس سے مطلع النور | گھر ان سکے ہوی سب بیت معمور

ہوے اسکے منازل بے کم و بیش | منازل سے فلک کے یک قدم پیش

پڑا جب منہہ کا اُسکے وہان تجلا | اندہیرا ہو گیا اُسکا اجالا

مچی وہان اس بہار فیض کی دہوم | کہ ہوگی سرو و گلبن خار و زقوم

ہوے دشت اسکے سب وادی ایمن | تھا نخل طور سے معمور ہر بن

ہوا ہر باغ گلسر تیر تجلی | پڑی ظلمات کے خرمن مین تجلی

لگی ہر کوہ کیستین آتش طور | زمانہ اُسکا کہتا تھا انا النور

طنبورا اپنی زبان کر شوق سے وا | لگی تھی عشق کا گانے بدھاوا

نیستان زیر و بم سی ہر طرب ساز | اٹھای نفخ صور حشر کا ساز

بھرا اوے یمن سے وہا نکا بارا | عبیر جان فزا وہان کا دُھلارا

ہوے چشمی وہان کے شیر شکر | ہوے لشکر وہان کے لعل و گوہر

در و دیوار وہان کے ہو طرب خیز | ہوے تھے الیٰ الست سے لبریز

دف خورشید مہ سے لے کر زمانہ | لگا گانے مسرت کا شہانہ

ہوا ہر روز وہانکا عید بیشک / ہوی ہر شب شب قدر مبارک

غرض وہ جب وہان تشریف لایا / لگا دینے کو قدرت کا سمایا

تھی علم دین کی جب تحصیل واجب / کہ ہی او اصل ہر فضل و مناقب

سب انوار و مکاشف کا سبب ہی / سب اسرار و معارف کا سبب ہے

ہی وصل قرب حق کا نردبان او / غرض ہی لب ہر سر و عیان او

کمر تحصیل پر باندہا اسکے محبوب / کیا تھا اسکو دن رین اپنا مطلوب

اول قران کو باسا تو قرآت / کیا ہی ضبط وہ تجوید کے سات

پڑا اصل و فروع و فقہ جد سے / رین دن کے امام مجتہد سے

ہی اول بو سعید آن فرد اکمل / بھی دیگر ابو الوفا شیخ مکمل

ابو الخطاب و بویعلی و قرّا / سوای انکے بھی کئے اعلام علما

بہت حفاظ سے صحبت رکہا ہی / حدیث مصطفی انسے سنا ہے

عدد ان پیشوایان کا ہی بسیار / شمار انکا ہی بہجہ بیچ [illegible] یار

کیا اسطرح ضبط متن استاد / کہ اس فنمین ہوا ہی وہ جگ کا استاد

پڑہا علم ادب وہ سید الناس　　ابو زکریا یحیی بن علی پاس

وہ ہوکر سب علوم دین مین طاق　　ہوا جون چاہیئے مشہور آفاق

جہلک

روایت یون کئے ہین تکمیل　　کہ محبوب خدا ہنگام تحصیل

چلا تہا شیخ دین حماد کی سات　　ادا کرنے نماز جمعہ خوشند ہات

گئے جب پل کے اوپر سب یہہ امجاد　　دہکیلا غوث کو پانی مین حماد

وہ جبہ صوف پہنا تہا تب　　بشدت موسم سرما تہا تب

کہا محبوب بسم اللہ کہکر　　کہ ہی یہہ غسل جمعہ کا مقرر

تہے اسکے ہاتہہ مین کتبک اجزا　　تن پاک اسکا بہیگا ہی سراپا

ولیکن ہاتہہ اپنا وہ اٹہاکر　　اس اجزا کو بچایا ہی سراسر

گئے چہوڑ اسکو وہان شیخ او یاران　　وہ پایا ٹہنڈ سے رنج فراوان

نچوڑ اس جبہ کو بیٹہین کو سالار　　چلے پیچہے انہوں کے جلد ای یار

مریدان شیخ دین حماد کی سب　　لگی کرنے حقارت اسکی تب تب

غضب سے انکو فرمایا سنو تم | کچھہ اسکی باب مین بولو تکلو تم
ہین سکو امتحان خاطر ڈھکیلا | ہوسے تا تم پہ شان اسکی ہویدا
وہ ہی تسکین مین یک کوہ محکم | کہ ہرگز دل ملا تا نین ہے یکدم
غرض بعد اسکے گذری سالہا جب | گیا شونیزیہ کو وہ مقرب
کری تا وہانکی قبرون کی زیارت | عطا انکو کری تا فیض و برکت
کھڑا تھا دیر لگ وہ سید الناس | بہ نزد مشہد حماد دباس
اور اسکے چہرہ پر نور اوپر | نمایان تھا تکدر ای برادر
پھر آئی وہانسے بعد دیر پیارے | بہت مسرور ہوکر غوث ابرار
کوئی اسکا وجہ اس سرور سے پوچھا | جواب اسکو دیا محبوب والا
ہین دیکھا شیخ دین حماد کو اب | ہی اسکے تن مین یک خلعت مذہب
بھی ہی یاقوت کا تاج اسکے سرپر | کڑے سونیکے اسکے ہاتھہ اندر
ہی سب کچھہ اسکتین شان وتجمل | پہ سیدھا ہاتھہ اسکا شل ہی بیکل
ہین پوچھا وجہ اسکا تب وہ بولا | تجھے پانی مین سن مین ڈھکیلا

وہ گستاخی سیتی پہرتا تہا ہی تسل
لگی بات اسکی میرے دلکو اوکل

لگا کرنے دعا مین ہو کو بیکل
کہ ہووے تا تہہ اسکا مثل اول

اتھاسے پہنچ زار اہل مقامات
سبب اپنے قبر و نمین تا تہہ اپنے مجہہ سبقت

کیا مولا دعا میری اجابت
ہوا تا تہہ اسکا جون اول نقوت

کیا وہ دست بوسی مجہہ سیتی اسدم
ہوا مین اس لئے مسرور خورم

پڑی ہے یہہ حکایت جب سے افواہ
ہوا ہر کوئی اس قصے سیتی آگاہ

مریدان شیخ دین کے جمع ہوے سب
گئے درگاہ مین محبوب کے تب

کرین تا ہا نہ پس وہ اس سخن سے
ولے کچہہ کہہ سکا ہین کوی لسے

کہا ان سے امام اولیا تب
کرو دو شخص کو تم اختیار اب

کرین تا پیر سے دریافت یہہ راز
ہوے اسبات سیتی سارے دمساز

گئی اجماع سب ان دو کے اندر
کہ تہی وہ شیخ کے یاران مین بہتر

اول تہا ماجد شیخ یوسف
کہ تہا سر حلقۂ اہل تصرف

ہی دوسرا ابو محمد عبد رحمان
کہ تہا سر دفتر ارباب عرفان

کئے بعد اسکے سب وہ عرض خدمت   دئے حضرت کو ہم یکہفتہ مہلت
کہا شہ انکو یہاں سے تم اٹھو مت   نہو وے تمپہ جب لگ کشف حالت
ہوا تب وہ شہ عالی مناقب   مراقب اور وہ بھی سب مراقب
یکایک مدرسے کے بہار اسیے یار   ہوا شور و پکارا جد ستی بچار
دیکھے نکلا ہی ننگے پاؤن یوسف   شتاب آتا ہی وہ صاحب تصرف
کہا جا مدرسے مین رب متعال   دکھایا شیخ دین حماد کا حال
بھی فرمایا مجھے اس طرح مولا   کہ جلدی مدرسے مین غوث کے جا
ہوے ہین جو مشایخ وہاں فراہم   تو بول ان سب کے تین جلدی سے اسلم
بخبر محبوب کی تم راستیت جانو   سخن کو اسکے جان و دل سے مانو
کیا یہین لگ تمام یہہ وہ منور   بہر حجرے سے آیا شیخ دیگر
کہا وہ بھی سبھون سے مثل اول   لگے تب سب مشایخ ہو کے بیکل
لگے کرنے کو استغفار یکسر   کئے شہ سے طلب عفو اپنا ادر

جلوهٔ دوم دربیان تدریس و فتای افادت علوم بی انتہا که از جناب

غوث الانام علی جده وعلیه الصلوة والسلام بظہور آمده

کیا جب سب علوم دین فراہم
لگا کرنے افادت انکو ہردم

ہوا وہ مدرسہ اُسکے محول
کہ تھا وہاں بوسعید استاد اکمل

اسیے سب اپنے سر نو پھر بنائے
اور اول سے دو چند اسکو بڑھائے

کئے خرچ اغنیا وہاں مال خوشدلی تمام
کئے فقرا وہاں کام اپنے ہات

ہوا پورا بنا وہ ایسے بر اور
بسال پانصد اٹھاویس اندر ۵۲۸

وہ بیٹھا اسمیں تب با زینت و زین
برائے درس اور فتوی بلا بین

ہوئے جمع اسکی خدمت میں وہاں جا
بہت علما و فقہا اور صلحا

تھے جتنے طالب و سالک شغف سے
لگے آنے وہاں چار و طرف سے

پڑا اس مدرسے کا غل بعالم
ہوا وہ قبلۂ حاجات اُس دم

نذور آنے لگے وہاں بے نہایت
لئے فیض اس سے سب بے حد و غایت

کیا [illegible] اب فیض درس کو وا
لگا دینے کے تئیں تعلیم و فتوی

لگا کرنے بیان وہ ہادی دین
بعلم اصلی و فرعی براہین

لگادینے وہ سرور عارفین کا | بعقل و نقل داد احکام دین کا

بقول و فعل وہ محبوب باری | کیا جون چاہیئے نت حقکو یاری

کیا ایسے کتابان کو وہ املا | کہ ہی وہ ظاہر و باطن مین یکتا

تھے جتنے مسجد و محراب و منبر | ہوئے اُسکے ثنا سے سب معطر

جہان لگ تھے مجامع اور صوامع | ہوئے اسکے ثنا مین نور لامع

سخن اسکا پڑا افواہ اندر | ہوا نام اسکا ورد ہفت کشور

بہار اس خلق سے لے تر زبانی | کئے سب خلق مین جا گل فشانی

نسیم او عطر سے لے ایک مہکار | دماغون کو کیا ہی مست و سرشار

اور اسکے فضل کے اخبار والا | ہوئے آفاق کے گردن مین مالا

پہنسے اسکے محبت مین سب اخیار | گہتے اُسکے نظارے مین سب انظار

ریاض قدس کے جتنے تھے بلبل | مچلے اسکی باغ مدح مین غلغل

لقب اسکا رکھا کوی ذوالبیانین | خطاب اسکو کیا کوی ذوالحسانین

کہا کوی اسکو وہ برہان کا حاکم | کہا کوی اسکو وہ حجت کا ناظم

نظام دو طریق اسکو کہا کوی — امام دو فریق اسکو کہا کوئی

فروغ دو چراغ اسکو کہا کوی — دو نور کا سراغ اسکو کہا کوئی

شریف از دو طرف کوی اسکو بولا — کریم از دو شرف کوی اسکو بولا

کہا محبوب سبحانی اسے کوی — کہا ہی قطب ربانی اسے کوی

کہا کوی اسکو شیخ الکل بلا مین — پکارا کوی سب اسے یا غوث ثقلین

منار دین کو ہوی اس سے بلندی — شریعت پای اس سے ارجمندی

ہوئے ہی قدر سنت اس سے عالی — ہوی بدعت کو اس سے پاے مالی

جلایا از سر نو دین کو او — محی الدین لقب اسکا ہی سمجھو

جو اہل علم و عرفان تھے باآفاق — کئے ہین فضل اوپر اسکے اطباق

لئے اہل حقیقت اس سے ہر سر — پڑے اصحاب ظاہر اس سے کاہر

لواقح مین کہا ہے شیخ شعران — کہ روز آخری لگ غوث دوران

ہمیشہ سبکو دیتا تھا بتکرار — بلاشک درس بیدار علم ای یار

اور کہتے تھے جہتا سن پاس حرن را — ز شرق و غرب بحر و بر سوالات

جواب انکا وہ لکھتا دیکھتے ہی — تامل اسمین نہین کرتا ذرا بھی

سب علماء عراق ای صاحب حب — یہہ جلدی دیکھہ کرتے تھے تعجب

پڑاتا تھا دو نو وقت ای برادر — حدیث و فقہ و تفسیر مطہر

بھی نحو و اختلاف سب مذاہب — اصول فقہ کو بھی ای مصاحب

بھی کرتا درس قرآن با قرآات — نماز ظہر بعد از یاد رکھہ بات

تھا فتوی اس امام دین کا بیشک — دو مذہب کے اوپر اس ای مبارک

امام شافعی و ابن حنبل — لکھے ہین یون کتابان مین مفصل

کہا یون ابن قدامہ نے ای یار — بھی دوسرے بہت اہل علم و ہرار

کہ جو کوی غوث کی خدمتمین آتا — جو چہتا علم اس درگہ سے پاتا

ہوتا دوسرے کا پھر وہ محتاج — کہ علمون مین دیا تھا اسکو جو تاج

جو ہوتا اسکے نے مشغول در علم — وہ ہوتا فایق اقران بہر علم

ندیکھے علم مین ہم کوی اس سا — تھے سب اعلام دین اس کے جیسا

روایت

کہے ہیں یون کیہا تی و براز | کہ تھے دو نون ہوا قرب کے باز

ہمارے شیخ سے کوی آ کو پوچہا | محی الدین جیسے زیبا لقب تہا

محی الدین تیرا روشن لقب ہے | ہی تجہکو کیب بتیہا و کس سب ہے

کہا جمعہ کے دن بعد سفر مین | چلا پا برہنہ بغداد کے تئین

مین گذرا راہ مین اسدم بیک مرد | کہ تن تہا اسکا لاغر اور منہہ زرد

کیا مجہکو سلام وہ لے مرا ناون | جواب اسکو دیا مین جلد اس تہانون

کہا بعد اسکے میرے پاس آ اب | کرم سے آپنے مجہکو اٹھا اب

گیا اس پاس اور اسکو اٹھایا | تن اسکا یک بیک بڑہنے مین آیا

ہوا صاف اسکا رنگ او شکل ہوی خوب | کیا مین خوف دیکہہ اسکا یہہ اسلوب

کہا پہچانتا یا نہین مجہے تون | کہا تجہکو نہ ہرگز جانتا ہون

کہا بیشک مین تیرے جد کا ہون دین | ہوا تہا یون نحیف و زار و غمگین

گلیا تہا تن مرا جون تو اٹہایا | مجہے قیوم تیرے سے جلایا

تو ہی سرور بلا شک محی دین ہے | امام زمرۂ کشف و یقین ہے

کہا سرور دین نے اسکو چہوڑ کر وہان
گیا ہون مسجد جامع کو اس آن

ملا ایک شخص رہ بین اور وہ بازین
رکہا نزدیک میرے لا کے نعلین

کہا و زبدۂ اہل یقین تب
مجہے یا سیدی یا محی دین تب

نماز جمعہ ہوی جب لوگ درجال
لگے مجہہ پاس آنے جلد کر چال

وے میرے ہاتہہ کتین بوسہ وہ سب
لگے کہنے محی الدین مجہے تب

کبہی کوی وقت بین بین آگے اسکے
پکارا نین گیا تہا اس لقب سے

بہی اس سرور کے اول اے گرامی
نپایا اس لقب کو کوی نامی

وہ جب جون چاہئے دین کو جلایا
مبارک یہہ لقب تب اسنے پایا

روایت

روایت یون کیا ہی عبد رزاق
کہی وہ ابن غوث الجملہ آفاق

کہ آیا تہا عجم سیتی سوال ایک
طرف بغداد کے ایکبار اے نیک

جواب اسکا دیا نین کوی ہرگز
تھے علماے عراقین اس سے عاجز

تہی اس مسئلے کی یون شکل اے گرامی
کہ کیا لکہتے ہین یہان علماء نامی

کہا یکدم کہا سوگند یہہ بات | کہ وہ حقکی کرے اسدم عبادات
کہ کوئی نا شریک اسکا اچھے تب | وہ طاعت ہیچ نا در دن نہ در شب
نہ ایسی گر کرے وہ طاعت حق | تو نزدیک اسکی ہے بے شبہہ مطلق
کرے حقکی عبادت سے وہ کیا کار | کہ آوے اس قسم کے بوج سے بہار
یہہ مسئلہ جب میرے والد کن آیا | شتاب اسپر لکھا وہ قرب پایا
کہ آوے شخص وہ سکے منے اب | مطاف اسکے لئے خالی کرین سب
طواف اسمین کرے وہ ہوکے تنہا | وہ ہووے اس قسم سے تا مبرا

روایت

کہا یون شیخ علی ہیتی نے ای یار | کہ مین محبوب سبحان ساتہہ یکبار
زیارت کو گیا احمد سکے خوشند مات | بہی تھا شیخ بقا اسوقت ہم سات
مین دیکھا تب امام جمع اخیار | نکل آیا ہی اپنے قبر سے بہار
گلے محبوب سبحان کو لگایا | بہی اسکو ایک خلعت وہ پنہایا
کہا وہ بعد ازین یا غوث فاخر | کہ مین یا سیدی یا عبد قادر

ہون در علم شریعت اور حقیقت	ترا محتاج ای شاہ طریقت
بھی علم حال و فعل حال اندر	ترا محتاج ہون ای نور افسر

روایت

کہا حافظ ابو العباس فاخر	لقب تھا بند بیچے جسکا ظاہر
کہ ہین اور ابن جوزی ملکو یکروز	گئے نزدیک شہ از بخت فیروز
پڑہا اسوقت قاری ایک آیت	کیا تفسیر اُسکی شہ ہدایت
کیا اول بیان ایک وجہ سالار	کہا مین ابن جوزی ساتھہ ای یار
تو اسکو جانتا ہی وہ کہا ہان	کیا تب وجہ دیگر کا وہ تبیان
کہا تا پورے گیارا وجہ سالار	مین کہتا تھا اُسے ہر بار ای یار
تو اسکو جانتا وہ بولتا ہان	کہا بعد اسکے وہ سلطان دوران
اس آیت کی بیان مین وجہ دیگر	کہا ہمرہ سے مین اُسوقت اندر
تو اسکو جانتا ہی وہ کہا نین	نہ دیکھا نا سنا اس وجہ کیتین

غرض وہ خازن اسرار قرآن | کیا ہی تب بیان چالیس جہان

کہا ہر وجہ کو اسناد کے سات | دلایل سے کیا ہی اسکو اثبات

تہا کرچہ وہ بڑا علامہ ای جان | ہوا تہا علم مین سرور کے حیران

کہا بعد اسکے قطب عالم جان | ہمین اب چہوڑتے ہین قال اس آن

رجوع کرتے ہین ہم اب جانب حال | بڑا کلے کو تب وہ صاحب حال

ہوا مجلس مین شور حشر برپا | کیا چاک ابن جوزی جبہ اپنا

روایت

روایت یون کیا ہی بو محمد | ہوا مشہور جب محبوب بیحد

ہوے ہین سو فقیہ اس وقت یکتہا | کئے اس بات اوپر سب وہ اتہا

کہ پوچہین اس سے جاکر سو مسایل | کہ اسکے تین جواب انکا ہو مشکل

وہ یون کر کر مقرر اپنے من مین | گئے اس شاہ دین کے انجمن مین

کہا ادی وہ بیٹہے اکے جسندم | جہکایا سر کو اپنے شاہ عالم

یکایک نور کا شعلہ بڑہا سا | مبارک صدر سے سرور کے نکلیا

وہ انسو شخص کے سینہ پہ گذرا
بچھایا اسکو چاہا جسکو مولا

کیا نین وہ گذر کوی عالم اوپر
مگر اسدم ہوا مبہوت و مضطر

بچھے وہ سارے ہو کر بہت ناشاد
کئے ہو سر پیٹنے شور و فریاد

کہے اپنی گریبان چاک یکسر
ہو بیکل پاؤن پہ اسکے رکھے سر

ہوا مجلس مین ایسا شور و فریاد
کہے تو زلزلہ پایا ہے بغداد

وہ سرور اپنے پاس انکو بلایا
گلے سے اپنے ہر ہر کو لگایا

کہا ہر ہر سے تب مسئلے کوی قیل
جواب اسکا دیا ہر وجہ تفصیل

کہا اوی گئے جب ہار وہ سب
کہا مین کیا تھی یہہ حالت کہو اب

کہے پاس اسکے آبیٹھے ہین جب ہم
گئے گم آپنے علمون کو تب ہم

گیا پو سب ہمارا علم برباد
نہین ہمکو رہا یک حرف بہی یاد

جب اپنے سینے سے ہمکو لگایا
گیا تھا سو ہمارا علم آیا

جو مسئلے ہم رکھے تھے دلکے اندر
کہا اُن سب کتین یک وہ سرور

جواب ان مسئلے کے ایسے ہمکو بولا
کہ ہم دیکھے نہین تھے انکو بھلا

جلوہ سیوم در بیان صحبت داشتن غوث انام با مشایخ عظام علی جدہ علیہ الصلوۃ والسلام

کیا ہی وہ امام کامل الذات	بہت افراد و قطبوں سے ملاقات
رہا صحبت مین تاج العارفین کے	تھے جسکے خوشہ چین شاہان تعین کے
خصوصا اس امام وقت کے پاس	لقب تھا جس کتین حماد دباس
وہ پہنا خرقۂ اہل طریقت	ز دست مخرمی قطب الحقیقت
ولیکن در حقیقت وہ معظم	لیا باطن مین فیض از روح اعظم
ہیاں جسکے خوشہ چین رسل و ملک سب	ہی جسکے نور سے ارض و فلک سب
ابو الارواح و اہل ارض و افلاک	کہ جسکے سر اوپر ہے تاج لولاک
امام اول و آخر محمد	نظام باطن و ظاہر محمد
تھا وہ اس نور اول کا اویسی	کہو ہی کس ولی کی شان ایسی

جھلک

کہا اسو سنئے وہ جان جانان	کیا نین تربیت کوی مجھکو یک آن
بغیر جد مقدس کے سوائے	کہ جس سے ہر دو عالم راہ پائے

ذوسراج پہلک

بھی پوچھا شاہ نے یون اک عوش — کہ تیرا پیر ہی کس راہ مین کون
کہا تب اسکو وہ کونین کا میر — ہی بیشک بوسعید اول مرا پیر
ولے مین تیرتا ہون اب بصفوت — بدریاے نبوت ہور فتوت
مین ان دو بحر سے پیتا ہون آب — بھی کرتا ہو پیاسونکو مین سیراب
ہی تاج انبیا بحر نبوت — ہی شاہ اولیا بحر فتوت

جلوۂ چہارم در ریاضت و مجاہدات آن ہمام علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام

لکھون مین کسطرح اسکی ریاضت — بیان کرنا اسے کسکو ہی طاقت
کہین ہین بوسعود و بھی حریمی — کہ تھی دونون کو حضرت کی ندیمی
امام اولیا لطف و کرم سے — حکایت یون کیا ایک روز ہمسے
کہ ہین پچیس سال اندر بدایت — کیا دشت عراق اندر سیاحت
نہ کچھہ پہچانتا تھا خلق کو مین — کہ مردم جانتے تھے کچھہ مرے تین
رجال الغیب و جنون کے جماعات — مرے نزدیک آتے تھے اکثر اوقات

دکہاتا تہا انکو راہ حق مین
پڑہاتا تہا عشق کا انکو سبق یار

کبھی میرے ابتدا مین خضر آگا
ہوا میرا رفیق و یار و ہمراہ

نہ دیکھا تہا کبھی مین اسکو اول
کیا میرے سے یون شرط اوکمل

مین ہوتا ہون رفیق اس شرط کے سات
کہ نا ہووے تو مخالف دن ہو یا رات

رضا مندی پہ میرے دل دہر تو
خلاف مرضی میری نا کرے تو

یہہ بولا اور بٹھایا مجھکو یک جا
گیا تب وہان سے وہ فرہولے

مین بیٹھا اس مکان مین تا بسالہا
پہر یک سال آتا تہا وہ خوش فال

کبھی مجھکو بولتا تہا یون او اسم
مین آیے لگ تو یہان بیٹھا ہی تم

کبھی دنیا او شہوات اسکی یکسر
میرے پاس آتی تھی صورت پکڑکر

ولے محفوظ رکہتا مجھکو داور
نظر کرنے ستی ان خواہشون پر

کبھی آتے تھے شیاطین اور خناس
ڈرانے صورتان سے بہت مجھ پاس

میرے سے جنگ آکرتے تھے وہ سب
مجھے دیتا تہا حق انپر ظفر تب

کبھی میل النفس لیکر شکل ظاہر
بہت ہوتا تہا میرے پاس حاضر

کبھی کرتا تھا زاری بے نہایت — کبھی کرتا تھا پیکار و خصومت

مجھے دیتا تھا اسپر فتح و نصرت — ولیکن حق تعالی از عنایت

کبھی اپنے ابتدا کے حال مین مین — شروع کرتا تھا جب کوئی شغل کہین

تو کرتا التزام اسکا مین پورا — نہ ہرگز چھوڑتا اسکو ادھورا

کھنڈران تھے جو در کرخ و مداین — ہوا مدت تلک مین انہین ساکن

بہت کرتا تھا مین وہان ریاضت — بہت سہتا تہا مین وہان رنج و محنت

غذا میرا تھا ایک سال لگ ہان — پڑی ہوی چیز جو ملتی تہی اس آن

کبھی یک سال ذکر ای حق کے جوپا — نہ کھایا نا پیا کچھہ اور نہ سویا

کبھی مین ایکبار در ایوان کسرا — کیا خواب ایک شب در فصل سرما

ہوا مین محتلم پس غسل کر کر — گیا سو اس گھڑی مین بار دیگر

ہوا پھر محتلم مین دوسرے بار — کیا مین غسل سو یا پھر ای یار

غرض چالیس بار اس شب مین ای یار — ہوا ہون محتلم بے ریب و تکرار

ہوے پر محتلم کچھہ دیر نا کر — مین نہاتا نہر مین جلدی سے جا کر

نہ آوے نیند تا اسوقت اندر — مین چرتا تھا کبھی ایوان کے اوپر
کیا ہون بہت جنگل مین بسیرا — اتھا بردیکا پتا قوت میرا
کبھی میرے واسطے ایک مرد ہر سال — لباس صوف لاتا تہا در ان حال
ہزارون شغل مین اپنا کیا رو — کہ دنیا سے تمھارے ہوون یکسو
ہوا تھا سب سے یون بیگانہ مین تب — کہ مجھکو گنگ و مجنون بولتے سب
کبھی چلتا تھا مین اس حالت کے اندر — برہنہ پانون بنت کانٹون کے اوپر
نہ کوئی شئی مجھکو ڈالی ہول اندر — کبھی غالب ہوا مین نفس مجھہ پر
نہ ہرگز کوئی دم دنیا کی لذت — دل و دیدے مین میرے پائی عزت
کہا اوی سے کہے ہم تجھہ صغر مین — نہ پاے جا کبھی تیرے نظر مین
کہا ہے یون سنے میری بھی دنیا — نہین پائی میرے دل مین کبھی جا

روایت

کہا یون شیخ عارف نے محمد — حریفین کا بلد ہے جسکا مولد
کہا میرے سے یون محبوب سبحان — کہ مین رہتا تھا اسدن در بیابان

کبھی بغداد مین آتا تھا مین
کسی سے انس کچھہ پاتا تھا مین

شیاطین صف بصف مجھہ پاس آکے
بُری اشکال سے مجھہ کو ڈراتے

سوار آتے تھے اُنسے اور پیادہ
ہتیار اُن پاس تھے حد سے زیادہ

میرے لیے جنگ آکر تے تھے وہ سب
بھی شعلے آگ کے وہ پھینکتے تب

مین اپنے دلمین ایسا زور پاتا
کہ اسکا نین یہان کہنے مین آتا

بھی سنتا ایک تخاطب سے مین پیر
کہ اُٹھہ انکے طرف ای عبدقادر

رکھے ہین تجھکو ہم ثابت بقوت
دئیے ہم تجھکو دایم فتح و نصرت

مین کرتا تھا اُون پہ حملہ جون باگ
وہ جاتے سیدھے ہو ڈاوین طرف بھاگ

کبھی آتا تھا اُن سے ایک شیطان
میرے نزدیک ہو کہتا تھا اُس آن

تو جلدی یہان ستی اُٹھہ جا والا
کرونگا ساتھہ تیرے ایسا ایسا

طپانچہ ایک اُسے مین تب لگاتا
وہ شیطان چھوڑ اوسان بھاگ جاتا

پچھے لاحول مین پڑہتا تھا تب
وہ پھیر سہاٹ کھنے جاتا تھا جل سب

بھی آیا ایک مرا تب ایک بدخو
کہ تھا وہ بہت بدرو اور بدبو

کہا ابلیس ہون مین ای معظم ۔ تیری خدمت لئے آیا ہون اسلام
کہ تو عاجز کیا ہی سبی تا مل ۔ تجھے اور میرے سب لشکر کو بالکل
کہا مین جا نہین مانا وہ بد طور ۔ تب آیا غیب سے ایک ہاتھہ فی الفور
لگایا اسکے سر پر ایک چھکر ۔ وہ ملعون تب زمین اندر گیا گر
پھر آیا پاس میرے دوسرے بار ۔ لے اپنے ہاتھہ مین یک شعلۂ نار
لگا کرنے کو میرے سے جدل تب ۔ پس آیا یک سوار اسپ اشہب
کیا تھا اپنا منہہ برقع مین پنہان ۔ دیا وہ مجھکو یک شمشیر بران
گیا ابلیس تب پچھہ پاؤن ہٹ کر ۔ پچھے دیکھا مین اسکو بار دیگر
میرے سے ہٹ کر وہ دور ایکجا ۔ بہت روتا تھا اور بلبلاتا
اُڑاتا تھا بھی وہ خاک اپنے سر پر ۔ تڑپتا تہا بہت اوس بد سیر کر
بھی کہتا تھا مجھے ای عبد قادر ۔ ہوا ہون تجھہ سے نومید و خاسر
کہا دوڑا ای لعین مین باخبر ہون ۔ تیرے مکرون سے دایم پر حذر ہون
کہا وہ مجھہ یہ مشکل تر ہی یہہ بات ۔ گیا کرتا ہوا افسوس و ہیہات

پیچھے ظاہر ہوے ہین گرد میرے — کمند ہو ر دام ہو جالی گھیرے

کہا مین کیا ہی یہہ بولی ندا غیب — کہ ہی دنیا کے جالی یہہ بلا ریب

ہوا مین کاٹنے مین انکے شاغل — گئے سب کٹ وہ دریک سال کامل

ہوے ہین بعد ازین مجھہ پر نمودار — مرے چاروطرف اسباب بسیار

کہا مین کیا ہی یہہ بولے پھر از غیب — کہ ہین یہہ خلق کے اسباب بے ریب

لگا مین کاٹنے ان سبکو درحال — گئے کٹ سربسر وہ سب بیکسال

ہوا ہی بعد ازین مکشوف مجھہ پر — مرے باطن کا سب احوال مضمر

مین دیکہا اپنے دلکے اندر اُس آن — خلائق بہت سے پیدا و پنہان

کہا مین کیا ہی یہہ بولے یہ میرے ساتہہ — ہین تیرے اختیارات و ارادات

ہوا مین کاٹنے مین انکے مشغول — ہوا ایک سال مین حاصل یہہ مامول

ہوا ان سب ستی خالص مرا دل — رہا نین انسے ہرگز اسمین یک تل

ہوا اس حال کے بعد از نمایان — مرے پر نفس کا احوال پنہان

مین دیکہا جب تامل سے بجہا کر — ابھی باقی ہین امراض اسکے یکسر

ابھی ہی مند شیطان اسکا سر کفن — بھڑکتی ہی ہوا کی اسکی آتش

ہوا ہین دفع کرنیکو یہہ آفات — برس لک مشتعل دن ہووی یا رات

سگے بیماریان سب اسکے اس آن — ہوا مر گئی ہوا شیطان مسلمان

ہوے سب کام للہ اور فی اللہ — نہین باقی رہی کچھہ غیر کو راہ

اُٹھا جب وہ جد ہین اکر مین اُسدم — رہے تھے پیچھے میرے ہر دو عالم

ولے ان حالتون کے ساتھہ بھی مین — ابھی پہنچا نتہا مطلوب کے تئین

گئے تب جذب مجھکو بے تامل — سوے مطلوب از باب توکل

مین دیکھا اژدہام اس باب اندر — گیا چہوڑ اسکو باب شکر اوپر

تا اس سے جاؤن مین نزدیک مطلوب — وہان بھی بھیڑ تھی پہلیکی اسلوب

گیا مین چھوڑ اسے بر باب التسلیم — چلون مطلوب کن تا اس سے بیبیم

وہان بھی مین بہت سی بھیڑ پایا — غنا کے در اُپر اسوقت آیا

کہ تا اس باب سے مین ہووی داخل — طرف مطلوب کے ہو جاؤن واصل

وہ دروازے بہی مین بہیڑ پایا — سوے باب شہود اسوقت آیا

چلون مین جس سے تا مطلوب کے ڈہیر | وہان بھی بھیر کو تھی بہت تکثیر

گیا چھوٹ اسکو باب قرب کن مین | وہان بھی بہت پایا بہتر کے تئین

گیا چھوٹ اسکو باب فقر کے پاس | تہا وہان بھیر کا یک ذرہ وسواس

ہوا اس باب سے مین جلد داخل | جو چھوٹا تہا ہوئے سب مجھکو حاصل

کھلا میرے پہ اس سے کنج اعظم | ملا ہی مجھکو وہان عز معظم

غنا سے سرمدی مجھکو دیا حق | ہی بخشا مجھکو آزادی مطلق

ہوئے وہان محو سب میرے بقایا | نہ صفتونکا رہا باقی سمایا

ہوا ظاہر وجود خاص دیگر | بیان اسکا سخن سے ہووے کیونکر

روایت

کہا ہی شیخ ابوالقاسم عمر یون | دیا محبوب حق مجھکو خبر یون

مجھے در ابتدا احوال فاخر | سیاحت مین بہت ہوتے تھے ظاہر

ولیکن سینہ مین ہوتا تھا غالب | بھی ہوتا اسمین مین اپنے سے عجایب

نکل جاتا تھا جب وہ حال پرنور | مین پاتا آپ کو در منزل دور

وہ منزل ہے کہ تہا مین ہمین اول — بھی آیا تھا تجھے یک حال اجمل
تہا تب ویرانہ بغداد مین مین — لیا تھا گھیر یک ساعت میرے تین
کھلا میرے سے جب وہ حال انور — مین پایا آپ کو در ملک ششتر
ہی بغداد اس سے بارہ روز کی راہ — پڑا تہا فکر مین مین تب کہ ناگاہ
کہی ایک زن مجھے اسوقت ای نیک — تو کرتا کیا عجب اس حال کو دیک
کہ ہی تو منبع اسرار نادر — ہی تیرا نام سید عبد قادر

روایت

بھی فرمایا ہی یون وہ فاخر الحال — کہ اپنے ابتدا مین تا چہل سال
وضو سینتی عشا کی ہر سحر مین — ادا کرتا نماز صبح کتین
بھی پندرا سال تک بعد عشا این — شروع کرتا تھا قرآن کے تین
رکہہ اپنے ہاتہہ کو اس میخ اوپر — کہ گاڑے تھے اسے دیوار اندر
تمامی شب مین پڑتا تھا مین قران — جب آتے تئے صبح کرتا ختم فرقان
بھی رہتا تھا کھڑا ایک پاؤن پر مین — کرے تا نیند نا حیران میرے تین

چڑا تھا ایک سیڑی اوپر میں یکشب
کہا ہی یک نفس میرا یوں مجھے تب

کہ سوتا کاشتکے تو ایک ساعت
تو ساری رات کرتا پھر عبادت

بھی جا یک پرخطر جاگے کے اندر
کھڑا میں اپنے ایک پاؤں اوپر

کیا اس حال میں میں ختم قرآن
کیا نین من ذری سستی بہی اُس آن

بھی رہتا تہا تب از شوق دل افروز
میں بھوکا تین دن سیتی تا چہل روز

نہ پایا ان دنوں میں کوی شی میں
کہ تالوں اپنی اس سے بھوک تیں میں

بھی نیند آتی اتھی صورت پکڑ کر
میں اسکو تالتا کر شور اُسپر

بھی دنیا او رلذات اسکے یکسر
میرے نزدیک آتی شکل لے کر

کبھی آتی تھی لیکر خوب صورت
کبھی آتی بنا کر زشت صورت

میں اُن پر مارتا تہا تک اسدم
وہ جاتے بھاگ کر سارے ہو بیدم

تھا ایک برج کہن دور از عمارت
کیا میں اسمیں گیارہ سال اقامت

میرے رہنے ستی مدت تلک وہان
اسے برج عجم کہتے تھے لوکان

غرض اس برج کے اندر میں یکبار
کیا یوں عہد با قیوم دادار

که ناکھاؤن مین جب لگ نا کھلاؤ ۔ بھی پانیون مین جب لگ نا پلاؤن

گئی چالیس دن مین کچھہ نه کھایا ۔ پچھے اسوقت کے یک شخص آیا

طعام و نان کو لایا تھا او ۔ رکھہ اسکو پاس میرے پھر گیا او

تھی مجھکو بھوک کی اسوقت شدت ۔ مین چاہا کھاؤن وہ کھانا بسرعت

کہا تب اپنے دل مین مین اسدم تات ۔ مین کیون توڑون کیا جو عہد حق سات

سنا مین اپنے باطن سے یکایک ۔ ہذا الجوع کا اسدم بلاشک

ولے فضل خدا میرے پہ تھا جب ۔ ہوا مین اسسے مین کچھہ کہا بڑا تب

یکایک بو سعید قرب مظہر ۔ گذر مجھہ پر کیا اسوقت اندر

سن اس آواز کو بولا وہ فاخر ۔ ہی کیا یہہ صورت ای شیخ عبد قادر

کہا مین نفس کی ہینگی یہہ فریاد ۔ ولیکن روح قرب حق سے ہی شاد

کہا تب مجھہ سے آ بابس ازج دیر ۔ یہہ فرمائے گیا تشریف وہ پیر

کہا دلمین مین نا جاؤنگا چلا ۔ مگر ہووے مجھے جب حکم مولا

ابو العباس خضر اسوقت آکر ۔ کہا اس پاس جا اسوقت اندر

کیا اس پاس مین تب دیر نا کر — کھڑا تھا منتظر میرا وہ بردر
کہا میرے سے جب وہ مجھکو تنہا — تھا میرا کہا بس تجھکو آیا
کہ تجھکو خضر بولا ہی کہ جا اب — گیا لیکر مجھے وہ گھر منے تب
تھا کھانیکا وہان سفرہ مہیا — وہ بیٹھا اسپہ ہور مجھکو بٹھایا
پس اپنے ہاتہہ سے مجھکو کھلایا — بھی خرقہ بعد ازان مجھکو پنہایا

روایت

لواقح مین لکھا ہی شیخ شعران — کہ فرمایا ہی یون محبوب سبحان
ہوے وارد بدایت مین کئی بار — میرے پر ایسے احوال گران بار
کہ مین اس حال مین بیہوش ہوتا — خودی اور بیخودی کو اپنی کھوتا
نہ دستا تہا اثر کچھہ دم کا یک پل — نہ حرکت کا نظر آتا تھا ہل چل
یقین کرتے تھے سب دیکھہ حالت — کہ مین بیشک کیا دنیا سے رحلت
لیجا کر مجھکو تب سب نہاتے تھے یکسر — نہلانے واسطے تختے کے اوپر
بھی سب تجہیز کا کرتے تھے سامان — اس اثنا مین کرم سے اپنے رحمان

مہرے مین جان کو کرتا نمودار — یہہ صورت مجھیہ گذری ہی بہت بار

روایت

بھی فرمایا سیاحت مین تھا مین — سنا ہون غیب سیتی یہہ ندا جب

تجھے مین بے گمان ای عبد قادر — کیا ہون برگزیدہ اپنے خاطر

یہہ آوازون کو سنتے تھے مرے کان — نہ قایل اسکا دسنا مجھکو اس آن

بھی جب کرتا مین سونیکا ارادہ — تو سنتا یہہ ندا بے کم زیادہ

تجھے بے شبہہ ہم ای عبد قادر — نہین پیدا کیے سونے کے خاطر

کئے پیدا تجھے تھا جب تو لاشی — نہو تو ہم سے غافل اب کہ شی ہی

روایت

روایت یون کیا ہی بو المفاخر — کہ میرے سے کہا شاہ اکابر

گیا تھا حج کو مین از شہر بغداد — حوالی بیچ لے تجرید کا زاد

گیا ہون اس منار پاس مین جب — کہ کہتے ہین جسے ام القرون سب

عدی ابن مسافر سے ملا وہان — تھا وہ بھی نوجوان بے شبہہ اس آن

کہا یہ سے ای سالار فاخر — طرف کس سمت کے تو ہی مسافر
کہا جاتا ہون مکے کی طرف مین — کہا چاہتا ہی تو ہمراہ کے تین
کہا مین اسکو ہون بشرط تجرید — کہا وہ مین بھی نکلا ہون بہ تفرید
چلے اسطرح کر کر بات ہم جب — ملی یک زن حبشن کی راہ مین تب
اتھی برقع مین اور تھی بہت لاغر — کھڑی ہی روبرو میرے وہ آکر
لگی تب دیکھنے مجھکو نجھا او — کہی بعد اسکے مجھکو کر ندا او
کہ بول اب مجھہ سے ہی کون ایسی جوان — کہا مین تب عجم کے ملک سے ہون
کہی ڈالا مجھے تو در تعب اب — کہا بول اس تعب کا کیا سبب اب
کہی ملک حبش من تھی مین اسدم — مین دیکھی یک بیک قیوم عالم
کہا ہی یک تجلی تیرے دل پر — بھی بخشتا ہی تجھے دادار داور
ایس کے قرب سے یک فیض ایسا — کہ نین بخشتا ہی ہرگز کسکو ویسا
ہوا اسواسطے بہہ شوق مجھکو — کہ دیکھون اس گھڑی بلین آکے تجھکو
کہی بعد اسکے ہمسے وہ حق آگاہ — رہون گی مین تمھارے آج ہمراہ

کرونگی آج مین ہم ساتہہ افطار
ہمین دوسرے طرف چلنے اتہے راہ
کہ ہوا سے یک طبق نازل ہوا ہے
اتہا چہے روٹیان سے وہ طبق پور
کہے الحمد للہ آج علام
ہمیشہ بہیجتا تہا مجہکو دونان
ملے ہر ہر کو دو دو روٹیان تب
پس آئے تین کوزے آسمان سے
تہا شیرین اور لذید ایسا وہ پانی
ہوے بعد اسکے وہ عالی مناقب
اور آسے بعد ازان ملکے کتین ہم
عدی ابن مسافر کے اپر تب
اسنے اسوقت یون پیخود ہوا ہے

لگے تب یکطرف چلنے وہ چوسار
عشا کے وقت دیکہے ہم کہ ناگاہ
ہمارے روبرو آکر دہرا ہے
بہی سرکہ اور ترکاری سے معمور
کیا ہی میرے مہمانون کا اکرام
کیا آج اسطرح سے فضل واحسان
تناول ہم کئے وہ نعمت رب
کر آب اسکا نہین تہا اس جہکن سے
کہ نہین اس جل مین اسکے یک نشانی
ہمارے پاس سے اس شبکو غایب
لگے کرنے طواف کعبہ جسدم
تجلی یک کیا انوار کی تب
کہ کہتے تہے اُسے مردم ہوا ہے

یکایک وہ زن فرخندہ مقدم ۔۔۔ سر اوپر اٹھری ہی اسکی اسدم

بھی کہتی تھی او مولا کے مقرب ۔۔۔ جلاوے تجھکو جو مارا تجھے اب

فسبحان الذی فی کل آنٍ ۔۔۔ یلوح بجلاله فی کل شان

ہی عظمت اسکی اندازے سے باہر ۔۔۔ تجلی ذات کی اسکی ہی باہر

تھہر سکتے نہین ہین اسمین عالم ۔۔۔ مگر تائید ہووے اسکی جسدم

بھی صفتونکو ظہورا سکے ہو جس آن ۔۔۔ نہ تگ سکتے ہین ہرگز یکدم اکوان

مگر وہ جب کرے انکو اعانت ۔۔۔ رکھے ثابت انکو از عنایت

تجلیات کو اسکے ہی بہہ شان ۔۔۔ کہ عقلونکو کئے ہین محو و حیران

بھی سبحات جلال اسکے سراسر ۔۔۔ کئی ارواح کو بے پا و بے سر

کہا شہ نے بعد ازین قیوم عالم ۔۔۔ تجلی یک کیا میرے پہ اعظم

سنا مین یک خطاب اپنے باطن آن ۔۔۔ کہ بولا ہی بہت اسرار پنہان

کہا آخر مجھے ای عبد قادر ۔۔۔ تو چھوڑ البتہ اب تجرید ظاہر

تو لے تفرید کو توحید کے اب ۔۔۔ تو لے تجرید کو تفرید کے اب

دکھا وینگے ہم از محض مواہب — تجھے ایات سے اپنے عجایب
ملامت تو مراد اپنے کو کوی دم — اراد ے سے ہمارے ای مکرم
ہمارے رو برو تیرا قدم تب — ہوینگا بہت ثابت ای مودب
کبھی ہر گز دیکھہ مت جملہ عالم — ہمارے غیر کو تصریف یکدم
کہ تا ہوویگا ان نت ای مکرم — ہمارا دیکھنا تجھکو مسلم
تو جا بیٹھہ اب برائے نفع عالم — کہ ہین تحقیق ہم کو ای معظم
بہت سے بندگان خاص پنہان — کہ پہنچاوینگے ہم ان سبکو ایمان
تیرے ہاتھوں سے اپنے قرب کے پاس — نہین اس حرف مین یک ذرہ وسواس
کبھی مہر سے تب شہ زن جو تھی فرد — نہین مین جانتی ہون ای جوانمرد
ہی تیری جاہ کی کیا دہوم اس روز — کیا کس شان سے حق تجھکو فیروز
بلاشک تیرے سر پر ای معلا — کئے ہین نور کا یک خیمہ برپا
ملایک سب یہان سے تا سموات — ہین تیرے آس پاس اوحد الذات
تجھے ہین اولیا کی آنکھہ یکسر — تیرے عالی مقامان تجھا کر

دراز اُنکے ہوئے ہیں بہت امال	کہ پاویں وہ مقامات اور احوال
گئی وہ بل کر اسباب کے تین	نہ دیکھا پھر اُسے ہرگز کبھی مین

روایت

کہا یوں شیخ طلحہ بن مظفر	کہ میرے سے کہا محبوب اکبر
بدایت مین رہا بغداد اندر	ہوا نہیں بیس من وہاں کچھہ میسر
مین اس دم شہر کتیں چھوڑ نکلا	سو ویرانہ ایوان کسرا
سترکس بھی وہاں مین اولیا دیکھا ہون	کہ قوت پاک کو ڈھونڈتے تھے یکسیر
کہا مین دور ہی یہہ از مروت	کہ مین یہان رہکے دیوں انکو زحمت
پھر آیا جانب بغداد اُس آن	ملا وہاں ایک مرد از اہل جیلان
کہا وہ مجھکو دے یک پارۂ زر	کہ بھیجی ہی یہہ تجھکو تیری مادر
رکھہ اپنے واسطے کچھہ اُس سی مین	گیا باقی کو لے ایوان کے تین
کیا تقسیم مین اُس زر کو یکسر	شتاب اُس آن ان سب ستر ولیان پر
کہی وہ تجھکو یہہ سونا ملا کان	کہا بھیجے اُسے مجھکو مری مان

نہین دیکھا مناسب مین کہ یہہ زر — کرون مین بن تمہارے خرچ یکسر
پس آیا جانب بغداد مین پھیر — خریدیا نان رکھا سو زر سے بے دیر
شتابی سے فقیرون کو بلایا — اونکے ساتہہ مل کھانیکو کھایا
وہ ٹکرے سے رہا نہین کچہہ میرے سات — ہو خالی ہاتہہ گذراتا ہون وہ رات

روایت

بہی فرمایا ہی وہ سالار اکمل — سیاحت مین تہا مین در ایک جنگل
تہی مجہکو تشنگی سے دل گرانی — کیا چہرکاو کچہہ اسوقت پانی
کھلا میرے اوپر تب یک ترا نور — زمین و آسمان اس سے ہوے پور
نکل اس نور سے یک خوب صورت — کہ حسن اسکا تہا بیحد و نہایت
کہا تجہہ پر سلام ای عبد قادر — مین ہون تیرا خدا ہر سر ظاہر
مباح تجہہ پر کیا مین سب حرام — قبولونگا مین تیرے سارے کامان
کہا مین دور ہو ای زشت ملعون — کہ تجہکو خوب ترمین جانتا ہون
اندہیرا ہوگیا وہ یک نور یکسر — ہوا آیا وہان سے یک بدشکل ابتر

کہا پیر ایسے وہ ابلیس ہون مین ۔ دغا دینے کو آیا تھا تیرے تین

دیا حق تجھکو علم و فہم ایسا ۔ کہ سمجھا مکر میرا تھا وہ جیسا

تو میرے ہاتھہ سے پایا نجات اب ۔ نہ تجھپر کچھہ چلینگا میرا کہات اب

کہا شہ تجھہ سے ہین نت پر حذر ہون ۔ تیرے اس مکر سے بھی باخبر ہون

ہین ستہر سالکان کو اندرین راہ ۔ ڈبایا ہون کر ایسے مکر در چاہ

کہے لوگ ای امام اہل تقدیس ۔ تو کیون بوجھا کہ وہ ہی تو ابلیس

کہا محبوب سبحانی وہ ابتر ۔ کیا جب امر منہیات اوپر

مین سمجھا ہی یہہ شیطان کا تماشا ۔ کہ ان اللہ لا یامر بفحشا

کہے عبد الکریم و شیخ شعران ۔ کہ تھے کنجور علم و کشف و عرفان

کہ محبوب خدا کرتا تھا اس آن ۔ بنور عرش اعظم سیر و جولان

دیکھایا اسکو تب نو اپنا شیطان ۔ بشکل نور عرشی ای سخن دان

ولے وہ قطب انفس اور آفاق ۔ اتھا کشف حقایق بیچ جب طاق

بھی تھا حقکا عنایت اسپہ وافر ۔ پچھانا اسکا ایسا مکر نادر

وصل چہارم دربیان شمایل شریفه واخلاق لطیفه وعادات منیفه ودرین وصل سه جلوه ہست جلوۂ اول در شمایل شریفه آن ہمام علی جده وعلیه الصلوة والسلام

بیان کرتا ہون اب صورت کا اسکے | که ہی دیوانه دل مورت کا اسکے
که بیشک شکل ہین محبوب جانی | حبیب الله کا ہی نقش ثانی
وہ بدر دلکشا تہی جہلکتا او | وہ عطر جانفزا اگا ہی مہکتا او
ہی اس گلزار کا سرو خرامان | اس آئینه کا ہی عکس نمایان
ہی اس نجم منیر حسن کا نور | ہی اس بحر محیط عشق کا پور
کہے ہیں ابن قدامه اور احمد | که تہے وہ گنج علم وعشق سرمد
ہمارا قرب والا شیخ والا | ہی جس سے دین ودنیا میں اجالا
تہا بیشک اسمر اللون ای مہذب | گہینوالا رنگ کہتے ہین جسے سب
تہا قد اسکا میانه ای معلا | اتہا جسم مبارک اسکا دبلا
تہا سینه اسکا چوڑا ای مکرم | بہوان باریک ہو پیوسته باہم
بہی اسکے ریش اقدس یاد رکہه بات | اتہی چوڑی و کچہه طول کے ساتہ

بلند آواز تھا وہ شاہ ابرار — وجاہت اسکی تھی کہنے سیتی باہر
بڑی تھی اسکی قدر و شان و عظمت — تھا علم و فضل اسکا بے نہایت
بھی آئے ہین روایات ای برادر — کہ مکھی بیٹھتی نہین تھی اسپر
کہا کوی اُس سیتی ای غوث اعظم — نہین دیکھے کبھی مکھی کتین ہم
کہ بیٹھے ہو وہ تیرے بدن پہ — سبب کیا اُسکا ای روح مصور
کہا ہی یہہ وجود جد فاخر — نہین ہی کچھہ وجود عبد قادر
بھی پوچھا بار دیگر کوی یہی بات — جواب اسکو دیا سالار سادات
ہمین تیرے ساتھہ کیا مکھی کو نسبت — کہ ہے مجھہ پاس آنے کیا ہی قدرت
نہ دنیا کا ہی جیجھہ میرے اس پاس — نہ شہد آخرت ہی کچھہ میرے پاس

جلوۂ دویم در بیان اخلاق شریفہ غوث الانام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

کہا شیخ معمر بو المظفر — نہین دیکھے میرے آنکھہ ای برادر
مثال سرور اقطاب و افراد — کہ مثل اسکا زمانیکو نہین یاد
تھا بیشک خلق مین وہ احسن الخلق — تھا حفظ دوستی مین امین الخلق

تھا بے شبہہ کرم مین اکرم الناس ملا شک لطف مین تھا ارحم الناس
تھا تحقیق صدر مین سب سے زیادہ علو قدر مین سب سے زیادہ
تھا پاس عہد مین بھی سب سے اعلا بھی علم و فضل مین تھا سب سے اگلا
وہ با این عظمت و شان معلا وہ با این فخر و قدر و جاہ والا
کھڑے رہتا تھا ہر طفل کے پاس بھی کرتا تھا وہ بڈھی کا بہت پاس
ہمیشہ بیٹھتا تھا با ضعیفان بہت کرتا تواضع با فقیران
تھے دنیا کے جو اعیان و اکابر اٹھا نین ہی کبھی وہ انکے خاطر
گیا نین ہے کبھی وہ سید الناس کبھی میر و وزیر و شاہ کے پاس

روایت

کیا خضر حسینی یون روایت کیا تیرا برس مین شہ کی خدمت
نہ دیکھا مین کبھی اس سے مثل کو کہ تعظیم وہ دیا اہل دول کو
گیا نین کوئی میر و شاہ کے گھر بھی کھا انکا کھایا نین وہ بشر
بچھانے پر انو کے جا لیسہ یک پل سمجھتا تھا عقوبت ہی معجل

خلیفہ اور وزیر آئے جب اس پاس	تو جاتا گھر میں وہ اکرم الناس
نہ اٹھتا تا پئے تعظیم خاطر	وہ اپنے پیر آتا گھر سے باہر
کلام سخت سے وہ جان قدرت	بہت کرتا تھا انکو نصیحت
ادب سے بیٹھتے تھے وہ سراسر	کبھی بوسہ دیتے اُسکے ہاتھہ اوپر
کبھی جب لکھتا تھا رقعہ وہ مبارک	خلیفہ کو تو یوں لکھتا تھا بیشک
کہ فرماتا ہی سید عبد قادر	تجھے اس کام یا اسکام خاطر
ہی اسکا امر تیرے پر روان تر	اطاعت اسکی ہی واجب ترے پر
ہی وہ تیرے پر از رب عوالم	بغیر شبہہ حجت اور حاکم
خلیفہ جب وہ رقعہ دیکھتا تھا	تو بوسہ دے اسے اسطرح کہتا
ہی بیشک راست قول شیخ عالم	بھی لاتا تھا بجا وہ امر دردم

روایت

عمر بولا عجائب سے تھے وہ آفات	ہمیں رہتے تھے جسمیں شاہ دین با
تھے وہ اوقات گویا خواب یکسر	بنائے انگلیاں اس سے جتنے پر

تھے خوش بیحد و غایت اسکے اخلاق — تھے اوصاف اسکے سب خوبی مینے طاق

تھی ہمت اسکی عالی اور سخی ھات — نہ دیکھا مین جہان مین کوی اسکا سات

وضع خاصا تھا کرتا تھا جلیسی — ہو اہل علم کی کرتا انیسی

نکرتا ہمنشین اسکا گمان یون — کہ ہو وے کوی اسپاس آپنے یون

بہت یاران پہ اپنے لطف دیہرتا — اور انکی دوستی کو حفظ کرتا

اور انکے گھر کے باتین پوچھتا تھا — بدلیسی انکی انکھین موچھتا تھا

نہ آتا تھا نظر کوی ان ستی کر — تو اسکو پوچھتا تھا جہد کرکر

جو کوی کہتا تھا اسکے پاس سوگند — تو باور اسکو کرتا ای خردمند

روایت

کوی نزدیک شیخ بو الحسن آ — صفات حضرت محبوب پوچھا

کہا پر نور تھے بہت اسکی طلعت — بھی رہتا تھا ہمیشہ با بشاشت

تھے اخلاق اسکے طیب اور فاخر — تھے اوصاف اسکے کامل اور وافر

دل اسکا تھا بڑا اور نرم طینت — تہی بہت اسکی حیا و مہر و شفقت

تھا ستّر برس وہ شاہ با نام	بھی کرتا ہمنشین کا بہت اکرام
جب اسکو دیکھتا کوئی مغموم	تو فی الفور اسکا غم ہوتا تھا معدوم
بہن اپنی عمر مین ہرگز نہ دیکھا	فصاحت اور نزاہت بیچ اس سا

روایت

کہا یوں شیخ محی الدین والا	جو ہی محبوب حق کا پر لوا
کہ تھا بیشک ہمارا شیخ ہر آن	سریع الدمع یعنے بہت گریان
بہت تھا اُس مینے خوف اور خشیت	بھی تھا بہت اسمین اجلال اور ہیبت
کریم اسکے تھے اخلاق اور عادت	بہت پاکیزہ تہی اسکی طبیعت
نہین تھی فحش کو اس پاس کچھ راہ	اتھا نزدیک تر سب سے بہ اللہ
سنتے جب کوئی حد و حق کا پروا	غضب مین بہت آتا تہا وہ مولا
کبھی غصہ نکرتا اپنے خاطر	نہوتا اپنا کوئی وقت حاضر
کبھی سایل کتبین کرتا تھا رد	نہو ویے کچھہ تو دے جامہ اسے تد
تھی توفیق صمدنت اسکو رہبر	تھی تائید احمدیت اسکو یاور

تھا علم اسکو بلا شبہہ مہذب
تھا قرب اسکو بغیر شک مودب

حضور حق تھا اسکا کنج اعظم
تھا عرفان اسکا دایم حرز ہمدم

شہود رب سفیر اسکا تھا دن رات
تھا اب حق سمیر اسکا تہا دن رات

ندیم اسکا تھا بیشک انس با حق
نسیم اسکا تھا ہر دم بسط مطلق

تھا صدق اسکا نشا او فتح مایہ
تھا مبنی علم پر نیت اسکا پایہ

تھا ذکر اسکا وزیر خاص مسمآ
تھی فکر اسکی انیس و محرم راز

تھا کشف اسکا غذای جان و تن بت
تھا ذوق اسکا وہ من موہن نت

تھا ظاہر اسکا اداب شریعت
تھا باطن اسکا اسرار حقیقت

روایت

ابو عمر صریفینی واحد
کہ تھے آینہ دار وصل سرمد

کہے ہیں یون ہمارا شیخ ذی شان
محی الدین بہت ہوتا تھا گریان

بھی فرماتا تھا یون جان جانان
تجھے کیون ہدیہ بھیجون یارب یہان

کہ برہان سے ہوا تحقیق معلوم
کہ سب تیرے ہیں ملک ای رب قیوم

کبھی پڑھتا تھا یہہ بیت وہ تباہ | تو ہو معنی سے اسکے خوب آگاہ
اگر تقوی نہووے تو فصاحت | نہ دیوے نفع کچھہ ای باسعادت
جو تقوی مین ہوا ہی نام آور | زبان عجمی سے کیا اسے ڈر

روایت

کہا خضر حسینی مین تھا حاضر | کہ سرور پاس آیا ایک تاجر
کیا عرض ای امام ہر مقرب | ہوا ہی جمع میرے پاس مال اب
تو فرما اہل استحقاق کتنین | کرون تا قسمت ان پر یہہ زر مین
کیا ارشاد اسے شاہ اسن سبق کو | تو دے نا مستحق ہو یا مستحق کو
دیوے تا تجھکو وہ شہی حق تعالی | کہ رکھتا ہی تو استحقاق اسکا
بھی بخشے تجھکوان چیزون کتنین حق | کہ نین اہلیت انکی تجھکو مطلق
بھی دیکھا وہ امام اسن باطن | فقیر دل شکستہ ایک ایکدن
کہا اسکو تو ہی کیون دل شکستہ | کیا تب عرض وہ ہو دست بستہ
گیا تھا مین کنارہ رود اوپر | کہا ملاح کو اسوقت اندر

بجهے تو اس کنارے پر لجا چهوڑ — لیا میرے سیتی وہ اپنا منهہ موڑ
لے آیا کوی اسدم نذر سالار — همینی ایک اسمین تیس دینار
وہ مسکین کو کہا یہہ زر لجا تو — دے اس ملاح کو نذی سے جا تو
بهی بول اس ناخدای سنگدل کو — نکر دکوی فقیر تنگ دل کو
نکال اپنے بدن سے پیرہن تب — وہ مسکین کو دیا شاہ زمن تب
دے اس درویش کو کوئی پیس دینار — لیا ہی اس سے اس جبی کوای یار

روایت

کیا ہی یون روایت شیخ براز — جو تها شاہ کا مرید خاص وہمراز
کہ اپنے مدرسے کے بیچ یک روز — وضو کرتا تها وہ شاہ دل افروز
کئی یک چڑیہ اس پر بول اسدم — نجهایا اس طرف شاہ معظم
پڑے وہ چڑیہ جل اسوقت مرکر — کیا پوری وضو کو اپنے سرور
اٹها اس بول کا دهوا و تقرب — دیا وہ جبہ اشرف مجهے تب
بهی پہرایا کہ تا بیچ اسکتیں پین — وہ بیبیے یون اہل فقرکتین

کیا بعد اسکے یون ارشاد مولا | کہ ہی یہہ صدقہ اس حج کا بدلا

روایت

کہا اسطرح سید عبد رزاق | ہوا مشہور جب سے شاہ آفاق
کیا نین حج مگر یک بار ای یار | اتھا مین اس گھڑی ہمراہ سالار
ہور آتے وقت جاتے وقت خوشنود | اتھی دو اسکے ناقہ کی برکات
ہوے ہین داخل آکے حلے مین جب ہم | کیا یون حکم ہمکو وہ معظم
ڈہونڈو میرے لئے گھر تم ایک ایسا | کہ نا ہووے کوی گھر افقر ایسا
بہت کر جست و جو اس شہر مین ہم | کئے ہم سنت یک ویرانہ اسدم
تھی اسمین ایک بودی اور ایک بودہا | تھے کتیک انکو بچے ای مصفا
منگا والد مرا اُس سے اجازت | کہ تا یک شب کرے اسمین اقامت
دئے خوشوقت ہوکر وہ اجازت | رہا لے سبکو وہان وہ باکرامت
تھے جتنے عمدہ وہان سب آے اُس آن | مشایخ اور علما اور اعیان
کئے خدمت مین اسکے عرض یکسر | کہ اترے منزلون مین اپنے آکر

ہہین مانا ہی وہ اس عرض کو تب ۔ پس اہل حلہ چھوٹے اور بڑے سب
نیاز و نذر و بیحد لیکے آئے ۔ زر و سیم و لباس و چارپایے
بھی لائے تھے بہت سے وہ مراکب ۔ سواری واسطے از ہر جوانب
کہا سب ہمرہان کو شاہ والا ۔ ہین حصہ اپنا گھر والون کو بخشتا
جو تھے ہمراہ سرور کے کہے تب ۔ ہمین بھی اپنے حصونکو دیئے سب
پس وہ اموال سب او باکرامت ۔ کیا اس گھر کے لوگانکو عنایت
کیا ہی صبح ہوتے کوچ سالار ۔ کہا راوی کہ مدت بعد یکبار
کیا ہون شہر حلہ پر گذر مین ۔ پہنچا یا وہان وہ مرد بیکتین
ہوا تھا مال بیحد کا دھنی او ۔ تھا یکسر اہل حلہ سے غنی او
کہا میرے لیے تب او پیر اسد ہات ۔ کہ ہین اس رات کے سارے یہہ برکات

جلوہ سیوم در بیان عادات و آداب جناب محبوبیت مآب رضی اللہ عنہ و ارضاہ

کہا ہے محمد اے برادر ۔ کہ لاتا زر اگر کوئی نزد سرور
تو کہتا اسکو سجادے کے رکھ تل ۔ نہ چھیتا اسکو ہرگز وہ مکمل

پہرتا تھا لباس علما کا ای یار　　بھی چادر اوڑتا تھا وہ تیمار

بھی ہوتا تھا سوار او خچر اوپر　　لے چلتے غاشیہ سات اسکے اکثر

سخن کرتا تھا اونچی کرسی اوپر　　بلند آواز تھا وہ نور افسر

سخن کرتا تھا جسند ہم او سالار　　تو سب ہوتے اتھے خاموش یکبار

بھی کرتا امر وہ کوی کام جب　　بجا لاتے اتھے فی الفور اسے سب

او اسکو دیکھتا کوی سنگدل جب　　تو جلدی نرم دل ہوتا تھا وہ تب

اُسے کر دیکھتا تو ن ای مکرم　　تو بیشک دیکھتا تو جملہ عالم

بھی جب مسجد کو جاتا جمعہ کے دن　　تو سب بازار کے اشخاص اپس جھن

گھر سے نکلتے اتھے اگر بازار　　بجھاتے حسن کا اسکا جھلکار

مبارک منہہ کو اسکے دیکھتے سب　　وسیلہ اسکو کر منگتے دعا تب

تھی اس سرور کی شہرت او وجاہت　　بغیر شبہہ بیحد و نہایت

بروز جمعہ یکبار ای حق آگاہ　　وہ چھینکا اور کہا الحمد للہ

اُسے سب یرحمک اللہ کہے تب　　بھی پڑھنا بکس ای مودب

گرجنے کو لگی ہے مسجد ادم — تھا وہ آواز بیحد اور پیہم
خلیفہ سن اسے حیران ہوا ہے — کہا حضار سے یہہ شور کیا ہے
کہ چھینکا ہی شاہ نور قیسر — جواب اسکا دیئے ہیں لوک یکسر

روایت

لوائح مین کہا محبوب والا — بروز جمعہ جب مسجد کو جاتا
سب اہل سوق کی غفلت بجھا کر — بھر آتی اشک سے انکھہ اسکی اکثر
تصرف اسکا یون ہوتا تھا اُس آن — کہ اہل سوق بند لینے دوکانان
جھلک مین اسکے دیکھہ انوار مطلق — سبھی ہوتے اتھے مشغول با حق

روایت

کہا ہی بوالحسن ابن محمد — کہ ہیبت غوث اعظم کی تھی بیحد
طرف کوی شخص کے جب وہ بجھایا — تو وہ وحشت مین پڑکر کانپتا تھا
کبھی جب آبیٹھتا مجلس مین سرور — رہتے گرد اسکے ایسی قوم انور
کہ گویا شیر ہین وہ در مہابت — وہ سب کرتے تھے جلد اسکی اطاعت

کہا ہی بو محمد ابن اخضر | کہ تھی شاہ کا مرید او پاک منظر
مین سرما پہ گیا سرور کے نزدیک | تھا اسپر ایک جبہ بہت باریک
نکلتی تھی وہ سرور سے بہت خوشبو | بھی دیکھا اسکتین کرتا اتھا کوی

روایت

روایت ہی کہ سالار اکابر | پھرا تا تھا لباس خوب و فاخر
کہا ہی اسطرح بو الفضل بزاز | کہ یکدن خادم شاہ سرافراز
میرے نزدیک آیا اور یہہ بولا | مجھے مطلوب ہی ایک ایسا کپڑا
کہ ہووے ایک ہاتھہ اسکا بدینار | نہین ہی کم زیادہ اس سے درکار
کہا مین ہے یہہ کپڑا کسکے خاطر | کہا وہ بہر حضرت عبد قادر
کہا مین اپنے دلمین وہ نچھوڑا | خلیفے کے لئے بہی کوی کپڑا
گذرتی ہی یہہ خطرہ دلکے اوپر | چبی یک میخ میری پاون اندر
کئے تھے بہت میرے تین وہ بیکل | مین دیکھا موت کا اس غمسے چل چل
بہت لوگ اسکو چاہے لاوین باہر | ہوے کر زور وحیلے عاجز آخر

کہا اسوقت مین مجھکو اٹھاو | شتاب اس شئے کی خدمتمین لیجاؤ

مجھے لیگئے ہین ہاتھون پر اٹھا لے | اور اس سرور کے آگے لا کے ڈالے

کہا میرے لیے ای بوالفضل کیونکر | کیا تو دلمنے انکار مجھپر

قسم معبود کی ہی مین یہہ کپڑا | نہین پہنا ہون جب تک وہ نہ بولا

قسم ہی تجھکو میری عبدقادر | تو پہر ایسا لباس خوب و فاخر

کہ یک دینار کا ہو اسکا یک تار | ہی بس تو خوب ای بوالفضل یہہ بات

کفن ہی یہہ لباس خوب و اجمل | کفن میت کا ہوتا ہی سو مجمل

یہہ کپڑے میرے جو ہین خوب و مرغوب | نہین بعد الف ہوتے کسو سے خوب

مجھے وہ بادشاہ نور افسر | پہرایا ہاتھ سے میرے پاؤن اوپر

گئی وہ ہیبت اور درد فی الفور | نہین معلوم کیون تھے اس طور

مجھے معلوم نہین واللہ یہہ بات | لگا چلنے کو مین اسوقت خوش ذات

کہا سن ذرکہ مجھپر اسکا انکار | لیا تھا بے تردد شکل سیار

وصل پنجم در بیان طریق نادر امام اکابر و ثبات او و تجلیات باہر و استقامت

اور در واردات مشکل و امتحانات مایل و درین فصل دو جلوه است جلوهٔ
اول در ذکر طریق ان هادی الانام علی جده و علیه الصلوة و السلام

کہا کوی قطب عالم شیخ علی سے | طریق غوث سے ہمکو خبر دے
کہا تسلیم نت اسکا قدم تھا | بھی اپنے حول و قوت سے تبرا
طریق اسکے اتھے تجرید توحید | تھے اسکے راہ نت توحید تفرید
بھی رہنا نت عبودیت میں دایم | اتھا اس وصف پر اسرار اسکا قایم
عبودیت تھی اسکی بہت خالص | ہوے تھے تفرقے سے وہ نخالص
شہود اسکا تھا جمع الجمع رات دن | لزوم اسکو اتھا نت شرع کے سنات
کہا کوی با عدی ابن مسافر | کہ تھا او بیکران فخر اکابر
خبر دے ہمکو ای شیخ زمان اب | طریقت غوث اعظم کی ہی کس ڈھب
کہا اسکے طریق نادر ای یار | اتھے راضی ہو رہنا تحت اقدار
تھے اسمیں اسکے جان و دل موافق | تھا باطن اسکا ظاہر سے مرافق
تھا یعنے جان و دل سر و علن سبات | بتقدیر خدا ثابت وہ خوشند ہات

صفات نفس سے تھا وہ بہت دور — تھا اوصاف حمیدہ سے او معمور

ز قرب و بعد و از نفع و ضرر ب — ہوا تھا وو بیشک وہ مقرب

کہا شیخ معظم ابن بطوا — منار سالکان عالم ہو

طریق خاص محبوب مکمل — تھے بیشک اتحاد نفس با دل

بھی قول و فعل کتیں ایک کرنا — سدا تسلیم پر خاطر کو دھرنا

ہر خطرہ بہر لحظہ بہر دم — بہر وارد بہر حال ای مکرم

عمل کرنا کتاب و سنت اوپر — ہمیشہ رہنا انکے حکم اندر

رہنا سب حالمین ثابت مع اللہ — تو ہوا ای بہا ای ان بھید و نسبہ اکا

کہا ہی بو سعید قیلوی یوں — کہ تھا روشن درون قطب سبحانیوں

تھا قوت غوث کا ای یار آگاہ — مع اللہ اور فی اللہ او باللہ

تھے جتنے اولیا اندر اکابر — ہوئے قوت سے اسکے سارے قاصر

تمسک وہ کیا ایسے چلن پر — کہ نیں ہے قطع کا ہرگز اُسے ڈر

ہوا ہی اس رتبہ سے و اکرم — تمام اولیا اوپر مقدم

ہے اسواسطے قیوم اکبر — کیا برپا مقام خاص اندر
کیا ایسی وہ تحقیق اور تدقیق — کہ نین ویسی کیا ہی کوی صدیق
کہا عبد الرحیم اور گنج اسرار — گیا مین غوث کی خدمت مین یکبار
مین دیکھا اسکا ایسا حال نادر — فراغ دل اور اسکا سر باہر
کہ مجھکو وہ کیا مبہوت و حیران — پھر آیا اپنے بستی کو اسی آن
کہا مین اپنے ماموں سے اسکے بعد — امام اہل تمکین سید احمد
مجھے بولا وہ ای فرزند ہی کون — کہ پہنچے غوث کو در قوت و عون
ہی قایم جس مقام اوپر او محبوب — بھی پہنچا ہی جہان وہ حق کا مطلوب
نہین طاقت کسیکو ای مبارک — کہ پہنچے اس مقام انکو بلا شک
کہا ہی بو الحسن فرد معظم — کہ تھا فرنت کے بلکہ سے وہ اکرم
بہت جوشش ستی یکمر دیکھتین — بجھاتا اگر تو غوث فرد دیکھتین
تو کرتا تب یقین ای باسعادت — جو ہی اس شبہ کا قوت در طریقت
تمامی اصفیا کے قوتوں پر — ہی وہ نین شبہ کچھہ اسبات اندر

سداد و الزام و جہد اندر
رویہ اسکا تھا توحید مطلق
تھا یہہ وصف محبوب معظم
نظر سے اسکے غایب تھے سب اکوان
بصیرت اسکی تھی اسطرح آگاہ
نہ سیر مین اسکے کچھہ اغیار کو بار
تھا پیچھے اسکے سب ملکوت اعظم
کہا ہی شیخ ابو الفتح مکو نعال
یہہ ملاقات مین وضو سے وہ عشا کے
بھی رہتا باوضو وہ بھی فوت
عشا کے بعد وہ جاتا بخلوت
اور اس خلوت سے نہین آتا تھا وہ
خلیفہ اسکے ملنے کو کئی بار

تھا کوی اس سے قوت مین برابر
بوصف و حکم و حال ای طالب حق
کہ دل اسکا تھا فارغ از دو عالم
شہود حق تھا دمساز اسکا ہر آن
کہ وہم و شک کو نہین تھی کچھہ وہان راہ
نہ دل مین اسکے ہستی کا پندار
تھا اسکے پاؤن نیچے ملک افخم
کہ مین خدمت کیا سرور کی چل سال
نماز صبح کو پڑتا تھا سن لے
بھی جب کرتا وضو پڑتا دو رکعت
نہ کوی جاتا وہان نزدیک حضرت
مگر نزد طلوع صبح ای یار
بشب آیا ہی اور پایا نہین بار

رہا ہوں اسکی خدمت بیچ کئی رات
میں دیکھا ہوں ہمیشہ اسکو خوش ذات

پہر کر کچھہ نماز اوّل شب
خدا کا ذکر کرنا ثلث لگ تب

ہور ان اسما کو پڑہتا تھا وہ فایق
محیط و رب و فعال اور خالق

بدن اسکا کبھی ہوتا تھا لاغر
کبھی ہوتا اتھا وہ بہت اکبر

کبھی کرتا ہوا ایں لوں وہ پرواز
کہ مجھہ انکھوں سے ہوتا غیب وہ باز

پیچھے اسکے نماز اندر رہا ہو
کلام حق کتیں پڑہتا اتھا او

یہاں لگ اسکو پڑتا وہ منور
کہ جاتا تھا گذر کر ثلث دیگر

بہت تطویل کرنا سجدہ اندر
لگاتا خوب منہہ اپنا زمین پر

پس اسکے بعد ہوتا تھا مراقب
طلوع فجر لگ وہ یا مناقب

اور اس حالتیں وہ محبوب باری
دعا کرتا اتھا بہت اور زاری

تب اسکو گھیر لیتے ایسے انوار
کہ دیکھہ اسکو نہیں سکتے تھے ابصار

یہاں لگ جلوہ کرتے تھے وہ جھلکا
کہ ہوتا تھا وہ نت غایب نظارا

بھی سنتا اس کئی میں تب سنو تم
نت آواز سلام ہو علیکم

وہ دیتا تھا جو ابان اُنکے ای یار | نماز صبح کو نکلے تلک بہار

جلوهٔ دویم در ثبات انجناب فاخر در تجلیات باہر واستقامت او در واردات مشکل وامتحانات ہایل علی جده وعلیه الصلوة والسلام ما در طل دو ابل

کہا شیخ بقا فخر اکابر | ہوا میں شاہ کے مجلس میں حاضر

وہ اول پایہ کرسی کے اوپر | اتھا ارشاد میں اسوقت اندر

یکایک کر گو وہ ارشاد موقوف | ہوا ہی خاموشی کے ساتھ موصوف

اتر آیا زمین پر اسکے بعد از | گیا بر درجہ دوم او معزز

زمین دیکھا پایہ اول کو لک بیک | کہ چوڑا ہو گیا مد نظر لک

وہ کرسی ہو گئی وسعت میں جو عرش | ہوا تب سندس اخضر کا وہان فرش

امام مرسلین بیٹھا تب اس پر | بھی بوبکر و عمر عثمان و حیدر

تب اسپر چشمهٔ اسرار باریک | جھکا یہاں لک تھا کرنے کے نزدیک

نبی اللہ پکڑا اسکو آکر | کہ تھا ہر حال میں نت اسکا رہبر

لگا بعد اسکے وہ ہونیکو لاغر | ہوا ہی تا کہ چڑیہ کے برابر

پیچھے اس حال کے ترنے لگا او
ہوا بعد اسکے یہہ سبب جلوۂ نور
بقا سے کوی کہا ای شیخ ابرار
تو دیکھا کسطرح ای لب لباب
کہا مولا دیا ہی انکو قوت
ہوی تھی انکو ارواح منور
کیا ہے حق جیسے تائید و امداد
جو ہوی پہلے تجلی غوث اوپر
کہ اسکا کوی بشر نا تاب لاوے
لہذا تب جھکا ہی غوث اعظم
اتھی دوسری تجلی مبارک
لہذا وہ امام عالم نور
جمالی تھی بہت لتری تجلی

عظیم الشکل صورت مین ہوا او
میری انکھون سے تنی ای دوست مستور
بیان کر ہمکو اس رویت کے اسرار
نبی اللہ کو با چار اصحاب
کہ ظاہر ہووین وہ در شکل و صورت
یکیک کر شکل و صورت جلوہ گستر
انکی دید سے ہوتا ہی دلشاد
اتھی اسطرح مشکل ای برادر
مگر تائید جب خاتم سے پاوے
مدد اسکو کیا فی الفور خاتم
جلال ذات اقدس کے بلاشک
ہوا ہی کلکی جہوتہ تا مثل عصفور
ہی جس سے دلکو آرام و تسلی

لگا اسواسطے ترسنے وہ سرور — ہی یہہ فضل عظیم رب اکبر

جسے چاہتا ہی قیوم سب باز — اسے اس فضل سے کرتا ہی ممتاز

روایت

روایت یون کیا بوالفضل احمد — کہ ہی جیلان کا ساکن وہ مجد

کہ اِکدن سرورِ اقطاب افراد — قضا کے باب مین کرتا تھا ارشاد

اتھے شہنشاہ کے مجلس کے اندر — بہت علما و فقرا ای برادر

یکایک سقف سے یک مار اکبر — پڑا محبوب حق کے گود اندر

گئے بھاگ اس سے یکسر حاضران تب — رہا باقی اکیلا وہ مقرب

گیا تب شہ کے وہ کپڑوں کے اندر — پھر اسکے مبارک سب بدن پر

گریبان سے نکل سرور کے تب بار — کیا کرون پہ اسکے پیچ وہ مار

یہہ سب کچھہ وہ کیا پن وہ معلا — کلام اپنا کیا نین قطع اصلا

نہ جلسہ کچھہ ہوا اسکا متغیر — پھر اتب سا مجھنے وہ سانپ آکر

لگا کرنے کو وہ اسوقت آواز — بھی بولا اسکو کچھہ شاہ سرافراز

نہیں سمجھے ہمیں مطلق یہہ اسرار | گیا بعد اسکے وہاں سے جلد وہ مار
تب آبولی ہمیں ای شاہ والا | کہا یہہ سانپ کیا ہو رتو کہا کیا
جواب ہمکو دیا وہ کامل الذات | کہ پیر سے کہا وہ سانپ اسدھات
کہیں بہت اولیا کو آزمایا | نہیں مانند تیرے کسنکو پایا
کہا میں تو گرا میرے اوپر جب | قضا کی بات میں کرتا اتھا تب
نہیں ہی تو مگر ایک کرم باریک | کہ دیتی ہی تجھے تقدیر تحریک
میں چاہا یہہ کہ ناہووے میری بات | مخالف کچھ بھی میرے فعل کے سات

روایت

کہا اسطرح سید عبد رزاق | کہا میرے والد قطب آفاق
کہ میں در مسجد منصور یک رات | ادا کرتا اتھا صلوۃ خوشندہات
تب آکر روبرو میرے ایک اژدر | کہا تا منہہ کھول میرے سجدہ گہ پر
میں جب چاہا ہوں کرنے سجدہ تئین | ڈھکیل اسکو کیا سجدہ ادا اس
میں بیٹھا ہوں تشہد کے لئے جب | چڑھا او کٹے میرے ران اوپر تب

وہان سے وہ میر گردن پہ آیا ۔ بہت تندی ستی وہان پیچ کہایا
کہیا ہون جب سلام اسکو نہ پایا ۔ اثر اسکا نظر ہرگز نہ آیا
ہوی جب صبح صادق جلوہ گستر ۔ گیا مین ایک ویرانہ کے اندر
مین وہان دیکہا ہون ایک شخص مطول ۔ کہ آنکہہ اسکے پہٹے تھے اور تہے طول
کہیا مین تب گمان یہہ مرد ہی جن ۔ کہا میرے ستی وہ شخص اس چہن
بغیر شبہہ ہون وہ اژدہا مین ۔ کہ دیکہا ہی تو اسکو رات کے تین
بہت ابرار کو مین آزمایا ۔ ولی تیرے سریکا کوی نہ پایا
ہوا کوی کہا بر اپیدا و پنہان ۔ ہوا کوی مضطرب باطن مین آن
ولے گہبرایا نین تو ای معلا ۔ نہ در ظاہر نہ در باطن ذرا سا
وہ چاہا بعد ازین اسوقت اندر ۔ کرے تا توبہ میرے ہاتھہ اوپر
کرایا مین اسے توبہ سے دمساز ۔ ہوا غایب وہ تب کر تیز پرواز

روایت

کہا یون شیخ عبداللہ ای یار ۔ کہ فرمایا ہی شاہنشاہ ابرار

مجھے ہوتا تھا جب کوئی بچہ مولود ۔ تو لیتا تھا اسے مین ہاتھہ پر زود

ہمی کہتا تھا کہ یہہ میت ہی آخر ۔ پس اسکو پھار کرتا مین زخاطر

وہ لڑکا جس گھڑی جاتا تھا مر ۔ نکرتا تھا مرے دلکو مکدر

کہ مین وقت ولادت اسکو ای یار ۔ کیا تھا بیشک اپنے دل سیتی پیار

کبھی مجلس مین رہتا تھا وہ سالار ۔ کہ اولاد اسکے تب مرتے تھے بسیار

نہ مجلس قطع کرتا تھا وصیلا ۔ کبھی کرسی اوپر رہتا تھا مولا

نہ ہرگز قطع کرتا وعظ و ارشاد ۔ کہ تھا وہ تابعی مین شاہ افراد

تھے نہلانے مین اسکے لوگ شاغل ۔ فراغت اس سے جب کرتے وہ حاصل

تو آسو رکتین کرتے خبردار ۔ نماز اسکے اوپر پڑتا وہ سالار

روایت

کہا ہی شیخ ابو العباس احمد ۔ ہوا اسوار یک دن غوث امجد

چلا تھا مسجد منصور کیتین ۔ رکاب خاص مین حاضر تھا مین

پس آیا مدرسے کو وہ معظم ۔ آتا را ہی لباس پاک اسدم

ستتیا کا تڑپنے پہلو ستی تب — وہ سالار دو عالم ایک عقرب

لگا اسوقت چلنے وہ زمین پر — کہا مر اسکو وہ جلدی گیا مر

کہا بعد اسکے وہ سرور نے تین — کہ اس مسجد سے یہاں آ گئے ملک مین

یہہ بچھو سات دفعہ مجھکو کاٹا — وہ سرور پاس سے یہہ بات ادنے

وصل ششم در بیان ابتداء وعظ حضرت محبوب سبحانی و کیفیت آن و استماع اصناف خلق ازان و تشریف فرمای سید رسل و انبیا و ملایک صلی اللہ علیہ وعلیہم وعلیہ وسلم در مجلس وعظ آن برگزیدۂ رحمان و حضور رجال الغیب و ارواح اولیاء پیشین و حاضر شدن اصفیا فی وقت و خاموش کردن کبار اولیاء غائبین در وقت وعظ ان سر حلقہ محبوبین و ورود حالات نادرہ و کرامات فاخرہ در وعظ آن مقتدای اکابر و ذکر کلمات طیبات متضمن فخر و مباحات و درین وصل ہفت جلوہ است جلوہ اول در ابتداء وعظ آن ہمام علی جدہ وعلیہ

الصلوۃ والسلام

کہاں سے لاؤں یارب وہ زبان مین — کہ بولوں وعظ کا اسکے بیان مین

دم جان بخش دل افروز اسکا | تھا بیشک ہم نفس روح القدس کا

مسیحا طرح وہ روح مجرد | دیا دل مردگونکو جان بلا حد

تھے نفخ صور کے سب اسمیں آثار | کہ محشر اس سے ہوتی تھی نمودار

جب آتا وعظ میں محبوب قیوم | عجب کچھ حشر کی مچتی تھی تب دھوم

کوی سسکے کوی تڑپے ہو پرجوش | کوی مبہوت ہووے کوی مدہوش

کوی پھاڑے گریبان تلملے کوی | کوی خاموش ہوجاوے چلے کوی

کوی نور تجلی سے ہو دمساز | ہواے قدس میں کرتا تھا پرواز

کوی قید ہیولانی کو توڑے | کوی دل نور ربانی سے جوڑے

کوی دنیا کو چھوڑے لیوے عقبیٰ | کوی دونو کو تجکے ہووے خاص مولا

بیان کیونکر کرے کوی اسکی تاثیر | کہ عاجز ہے یہان تقریر و تحریر

کہا اسطرح سید عبد وہاب | کہ ہی فرزند خاص قطب اقطاب

کہ میرے والد ماجد کا ارشاد | اٹھا چالیس برس تک یہ کہا ہے یاد

شروع وعظ اسکا ای برادر | تھا سال پانصد و اکیس اندر

هور اسکا آخر وعظ مبارک — تھا پانسو اور یکبیست مین بلا شک
هور اس سالار دینکا درس فتوی — اتھا بتیس برس لگ ای مصفا
سن پانسو اور اتھاویس اندر — اتھا آغاز اسکا ای برادر
تھا اسکا انتہا بے ریب تکرار — سن پانسو یکبیست بیچ ای یار

روایت

کہا ہی شیخ عبد اللہ ای یار — کہ میرے لیے کہا سالار ابرار
کہ مین ہوتا تھا مامور مطلق — بہ بیداری و خواب اپنے جانب حق
سخن ہوتا تھا غالب میرے پر — بھی کرتا تھا ہجوم وہ دلکے اندر
تکرتا مین اگر ارشاد ہور پند — تو تھا نزدیک ہوئے دم میرا بند
خموشی پر نہوتا تھا مین قادر — دو تین آتے تھے تب مجھ پاس حاضر
وہ شوق دل سے سنتے تھے مری بات — پچھے سننے لگے سب لوگ خوشذات
تھا جلسہ میرا تب جلیہ اندر — ہجوم انکا ہوا بیحد میرے پر
مری کرسی کو لیکر شہر کے باہر — رکھے ہیں عیدگہ مین اسکو ناچار

پیادے اور سوار انکے تھے بیحد — مرے ارشاد کو سننے کیتین رد
اتھا ستر ہزار انکا عدد جان — بصدق جان و دل اس بات کو مان

روایت

کہا ہی عبد وہاب مکمل — بھی سید عبدرزاق مبجل
بھی بولے ہین کیہاتی و بزاز — کہ تھے شہ کے مریدان بیچ ممتاز
سنے سرور سے ہم ایکبار یہہ بات — کہ فرماتا اتھا کسی پہ سدات
کہ پیش از ظہر مین در روز منگل — سنجھایا ہون جمال ختم مرسل
کہا میرے سے ای فرزند دلبند — تو نین کرتا ہی کیون ارشاد و پند
کہا ای باپ ہون مین اعجمی زاد — کرون کیون بات با فصحای بغداد
وو شاہ انبیا تب مجھکو بولا — کہ کھول اپنا تو منہہ مین اسکو کھولا
پھر اتب اسمین از جوش شفقت — لعاب خاص اپنا ہفت کرت
کہا میرے لیے کر اب تو تکلم — دکھا راہ ہدایت کو بمردم
تو اب حکمت سے اور وعظ حسنے — کر اگاہ سبکو راہ ذو المنے

نماز ظہر کتیں جب ادا میں   برای وعظ کرسی پر چڑھا میں
بہت آئے تھے میرے پاس مردم   زبان میری ہوی بند از تکلم
پس اس حالت میں میں سو وقت دیکھا   جمال حیدر کرار والا
کھڑا آرو برو میرے بہ محفل   کہا تب مجھ سے وہ حلال مشکل
کہ ای فرزند میرے کیا سبب تو   نہیں کرتا ہی ہرگز بات اب تو
کہا میں ای پدر اب بے تامل   زبان ہو گی ہی میری بند بالکل
کہا میرے لیے کہول اب منہہ کو تیرے   میں حسب الحکم کہولا منہہ کو میرے
لعاب خاص اپنا شاہ کرار   دہن میں میرے تب ڈالا ہی شش بار
کہا میں کس لئے اب ای میرے رب   کیا میں سات بار اسکو طلب تب
کہا پاس ادب سے مصطفے کے   ہوا غایب وہ تب میرے نظر سے
کہا میں تب کہ غواصی فکرت   بہ بحر قلب تو بہتا ہی بسرعت
نکالے تا معارف کے جواہر   کہ آب تو تا بیمیں ہیں وہ نوادر
پس انکو ساحل سینے کے اوپر   وہ رکہتا ہی بہت خوبی سے لا کر

زبان کا اسکی تہری دُر لال آویسے
وہ موتیو نکی صفت سبہکو سنادے

وہ موتی سارے یک جا ہین یکیک
پہارے حسن طاعت سے بلاشک

گہر دنمین ایسے چلکتی انکی قیمت
کہ حق سبکو دیا ہی یہہ اجازت

کہ وہان نام اسکا لیوین سب بآواز
رہین وہان ذکر سے ننت اسکے دمساز

کہے ہین راویان یون ای مبارک
کہ تہا یہہ اول وعظ اسکا بیشک

جلوۂ دویم دربیان کیفیت وعظ شیخ الانام علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام

کہا ہی یون عفیف ابن المبارک
کہ تہا وہ علم اور عرفان مین ایک

سنا مین شاہ سے یکوقت اندر
کہ فرماتا تہا یون کرسیکے اوپر

کہ ای لڑکی تو ہو توبہ سے معمور
یہہ اپنے بیٹہنے سے مجہہ سے ہو دور

میری مجلس مین ملتے ہین ولایات
میری مجلس منے بنتے ہین درجات

ای توبہ کی خریدی کرنے ہارے
تامل کیا ہے بسم اللہ آرے

چہرہ ای عفو عنایت سے خریدار
شتابی آ لگا تا ہی تو کیون بار

آسے اخلاص کے درخواست والے
یہان جلدی سے آ نام خدا لے

تو میرے پاس آ ہفتے مین یک بیر
دیا ہر ماہ مین یکبار ہے دیر

وگرنہ سال مین یک بار آ تو
وگرنہ عمر مین یہہ فخر پا تو

بصدق و شوق میرے پاس آ تو
ہزاران نعمتان میرے سے پا تو

مسافت کر تو طی بیشک برس الف
سنے تا آگے میرے سے تو یک حرف

تو جب ہوویگا میرے پاس حاضر
مجرد ہو بباطن ہو بظاہر

عمل ہور زہد و تقوی کو انکو دیکہہ
سب احوال مصفا کو انکو دیکہہ

تو لیوے مجہہ ستی تا فیض پورا
نہین تو ہوئیگا بیشک ادہورا

یہی فرمایا ہی یون وہ کامل الذات
قسم حق کی نہین بولا مین کوئی بات

دیا نین جب تلک مجہکو قسم حق
تو باتین کر کہ ایسی ہے تو مطلق

تکلم کر مین سنتا ہون تیری بات
سنینگے کوک بھی سب اسکو خوشدل

یہی فرمایا کرون ارشاد مین جب
قسم ہی تجہکو سچ پوچہو اسے تب

کہ کرنا میرے پیرانکا یک تل
تمہارے حق مین ہیگا زہر قاتل

یہی وعظ خاص کو شاہ سرافراز
ثنا او نعت سے کرتا تہا آغاز

اول کہتا سہ بار الحمد للہ — یہہ کہہ ہر دفعہ کرتا وقفہ وہ شاہ
بھی کرتا تھا وہ شاہ با کرامات — وراثنا مے تکلم کے مناجات
عجایب ہیں وہ سب دعوات پر نور — توانکے یا دسے کرد لکو معمور
روایت یوں کئی ہیں بہتا خیار — کہ ہر ہفتے میں کرتا وعظ سہ بار
بروز جمعہ اول وقت اندر — بھی منگل کو در آخر ای برادر
یہہ دو نو وعظ اس سرور کے بیشک — تھے اسکے مدرسے میں ای مبارک
درون خانقاہ اتوار کے روز — بھی کرتا وعظ سبکو وہ دل افروز
بہت علما و فقرا ہور مشایخ — کہ تھے سر و علن میں کوہ راسخ
بصدق جان و دل اس پاس آتے — فوایدظاہر و باطن کے پاتے
بھی جب چڑھتا تھا کرسی پر وہ اکمل — بہت علمو نکا کرتا وعظ اول
بچھے کہتا حقایق اور اسرار — کہ تعداد انکا اندازسے ہی باہر
وہ سب بلسبت منے ترتے تھے سارے — نہ کوی بولے نہ تھونکے نا کہنکار
نہ چھینکے ناک اور نا کوی کھترا ہوے — نہ ہنتا ہووے اگر وہ یا برا سنے

بھی فرماتا کہ اب آخر ہوا قال — ہمیں کرتے ہیں اب ارشاد احوال

تو ہوتی تھی قیامت قایم اس آن — سب اہل بزم ہوتے تھے قایم اس آن

سبھی کرتے تھے بیحد اضطرابی — بھی وجد و حال میں آتو شتابی

تھی اسکے وعظ میں وہ قدرت ای جان — قریب و دور سنتے اسکو یکسان

جو لاتے تھے بظاہر وہان سراسر — تھے ستر الف بیشک ای برادر

رجال الغیب ہور ارواح واملاک — عدد انکا کرے کیون کوی ادراک

بھی فرماتا تہا سرور ای برادر — ضمایر اہل مجلس کے سراسر

بھی ہوتا تھا کھڑا اجنبا کامل — تو ہوتے تھے کھڑے سب اہل محفل

بھی جب کہتا تہا انکو جب رہو سب — تو سب ہوتے تہے خاموش یون سب

کہ جز دم ان منے اسوقت اند — نہ دیتا تہا اثر کچھ ای برادر

ہور اسکے وعظ کو لکھتے تہے اپنی سر — بلاشک چار سو علما ز ابرار

بھی وقت وعظ کرتا تہا وہ سرور — ہوا کے بیچ پرواز ای برادر

پھر آتا بعد ازان کرسی کے اوپر — علانیہ ہوا یون اس سے اکثر

کہا یکبار اتہ کر دور ہوا او
محمد نسبتی کی بات کو سن
کہا لوگو نسے تب اس راز کیتین
کہا مین اسکتین اسوقت اسد تہے
بھی شبہکے وعظ مین ای اہل تمکین
کدورت کے بدن سے پار ہونے
ہو اس سرور کیتین تہے تین قاری
کہ اسکے بزم مین پڑہتے تہے آیات
کہا سید ابو الفتح کرامی
کہ ایکدن وہ شہ قدرت سہایا
پڑا جسوقت مین رو دیا ہنسنا
مین تجہکو مانگ کر لیو ونگا از رب
کہا سید ہی دیکھا مین شب کو

ای اسرائیلی جاتا کیون کہرا ہو
پھر آیا کرسی اوپر وہ شہ کن
کہ دیکھا خضر کو جاتے ہوے مین
کہرا ہو کر سنا وہ سب میری بات
ہمیشہ قدر لے تجہے بے شبہہ وہ تین
حیات سرمدی سے یار ہونے
تہی قدر قربان انکی بہت بہاری
وہ کہتا تہا حقیقا نونکے خوشند ہات
کہ تہا ان قاریون مین بہت نامی
تلاوت کے لئے مجہکو بلایا —
کہا بیر سنتی تب یون کہ واللہ
اتہا ہی ایک شخص ازاد ولیاب
بغیر شبہہ بیٹہے بیچ رب کو

کھلے تھے اس طرح جنت کے سب در   رکھے تیرے لئے کرسی کو لاکر
کہے السلام تجھے کر تو سحن اب   تو بولا او نیگا بولفتح یہان جب
کہے آیا ہی وہ اب تو کہا تب   کرونگا مین تکلم بیکمان اب

روایت

یہی قاری ہستی مردنی ہی ای یار   کہ آئے غوث کی خدمت یکبار
وزیر پادشہ اور اسکا حاجب   بھی دیگر بہت سے عالی مناصب
چھپے بھید انکے بولا سب وہ اکمل   یہی خطرات انکے فرمایا مفصل
غضب سے حق کے بہت انکو ڈرایا   بھرے انکھون ستی انکو بہایا
سرون سے انکی مستی کو اُتارا   اترایا انکی ہستی سے دہولارا
پڑے سب خوف و دہشت بیچ یکبار   ہوئے حیرت ستی سب نقش دیوار
وہ گویا انکو محشر بیچ لایا   تمام اعمال کو انکے دیکھایا
جب وہ سالاہ دین کرسی سے اترا   کیا نین التفات انپر ذرا سا
کسیکا کچھہ بھی وہ پروا کیا نین   وہ قاری تب کہا سالا کیتین

بھی کوئی سرم تراش سے عبارت
کیا قتل انکو تو ای باکرامت

کہا سرور کہ ای فرزند سن بات
نہو کر سخت ملنے والی کا ہات

نکلتی نین ہے اسدم میں بالکل
نہین اس حرف مین ہرگز تامل

بھی میرا قتل انکو آچکے روز
حیات ہی انکتین کل ای دل افروز

روایت

کیمیاتی کہا آیا تہا یک بار
جناب شیخ مین تقیا کا ستردار

کبھی آیا تھا وہ شاہ کے پاس
کہا تب اسکیتین وہ سید الناس

نہو تا کاش کے ہرگز تو پیدا
تو جب پیدا ہوا تو یہہ سمجھتا

کہ تجھکو کس لیے پیدا کیا رب
ای سونے والے ہو بیدار جلد اب

دو نو آنکھہ اپنے کہول اور دیکہہ آگے
کہ فوجان آئے ہین قہر خدا کے

ارے زایل ارے راحل خبردار
کرینگا کوچ تو دنیا سے ناچار

سفر کر الف سال البتہ تو اب
سنے تا یک سخن میرے سے تو تب

بلائی تجھسے کئے شخصون کو دنیا
پنیا لا زہر کا ای ناشناسا

بجاه و مال و زر کرا انکو مغرور — کئے قتل انکو دراخر وہ پر زور

دو دک ہی راہ تجہہ سے تا بمولا — ہی دنیا ایک دک دوسری عقبا

توان دونون کو چہوڑ آن نزد مولا — کہ ہی دایم وہ سب امرو نکا ماوا

جب اترا وہ کیا کوی عرض درگاہ — کیا اسکو تو سخت ارشاد ای شاہ

کہا سرور کہ وہ ارشاد تھا نور — کہ اسکے سب اندھیر یکو کیا دور

پس اسکے بعد وہ نقبا کا سردار — بوعظ و بغیر وعظ آتا تہا بسیار

بہت عجز و ادب سے بیٹھتا تہا — کرے رحمت ہمیشہ اسپہ مولا

ہور آتا کوی جو ان کر شاہ کے پاس — کرے تا توبہ تب وہ سید الناس

اُسے اسطرح کہتا ای فلان تو — نہ توبہ پر ہوا قایم یہان تو

نہین قایم کئے ہین تجھکو جب لگ — قبولے جب تجھے آیا تو لگ یہک

نہین آیا ہی ہرگز بے طلب تو — بلائے جب تجھے آیا ہی تب تو

نہین آیا سفر بیچ تو جفا کا — کئے نہین جب تلک حاضر تجھے لا

نچھوڑے تجھکو جب تو ہمکو چھوڑا — نہ توڑے تجہہ سے جب تجھے ہمسے توڑا

نہ بھولے تجھکو تو جب ہمکو بھولا — نہ بچھڑے تجھہ سے جب تو ہمسے بچھڑا
تو کاموں میں پڑا تھا اپنے دن رات — رعایت تھی ہماری نت تیرے سات
تو تھا اپنے جفا کے بیچ حیران — ہماری تھی نظر تیری نگہبان
دیئے حرکت تجھے ہم اسکے بعد از — کریں تا قرب سے اپنے معزز
دیئے ہم وصل کا اپنے تجھے شوق — دیئے ہم انس کا اپنے تجھے ذوق
بلائے تجھکو تا لایا تو مقدم — عطایوں سے کئے تجھکو مکرم
جب آیا کوئی بوڑھا شاہ کے پاس — کرم سے اسکے رکھہ توبہ کی وہ آس
تو فرماتا اُسے شہ اے فلان تو — کیا چوک و زبونی بیکران تو
کئے تیرے لئے ہم جسقدر تعجیل — کیا امید بد کاموں میں تطویل
ہوئی ہے جسقدر تیری بڑی سن — ہوا ہے اس قدر سرکش ترا من
ہوا تو کودکی میں ہمسے مہجور — رکھے اپنے کرم سے تجھکو معذور
جوانی میں کیا تو ہمسے جنگ — کئے نہیں تجھہ پہ ہم مہلت کبھیں تنگ
تو جب پیری میں بھی ہمسے تو تڑا — ہمارا لطف تجھہ سے منہہ کو موڑا

نہین کوئی مشکل بد محشر مین اسد حال ۔ کہ ہووے خط اسود پیر کے ہات
اور آتا تھا اگر نزدیک سالار ۔ جو کوئی توڑا ہی عہد و توبہ ای یار
تو فرماتا فلانے تجھکو کی بیر ۔ پکارے ہم تو آنے مین کیا دیر
کئے ہم منع تجھکو تو نہ مانا ۔ کیا جھڑکا سے تجھکو تو نہ جانا
دیئے مہلت تجھے کئے سال گئے ماہ ۔ ولیکن کچھ ہوا نہین ہے تو آگاہ
نپائے تجھ سے ہم کچھ غیر ہجران ۔ ندیکھے تجھ سے ہم جز جرم و عصیان
تو توڑا عہد کو بے شبہ کی بار ۔ کیا ہی تو خلاف وعدہ بسیار
کرین گر عفو ہم تو کچھ نہ جانے ۔ ڈراوین ہم تجھے تو تو نہ مانے
ہوینگا حال تیرا جول کیا تب ۔ بتا ہین ہم تجھے ہر دو کر جب
کرینگے نا کبھی ہم تجھکو مقبول ۔ نہ برلاوینگے تیرا کچھ بھی مامول
نہین ہے تجھکو آیا یہہ سخن یاد ۔ کہ آیا تو ہمارے کن ہو منقاد
گھڑا دیا آ در پر ہمارے ۔ ہوا پیچھے سے یون ہم سے کنارے
اگر اسباب مین ہوتا تو صادق ۔ تو ہوتا تو ہمارے سے موافق

تو ہو تا کر ہمارے دوستان سے | بجا نا تو ہمارے آستان سے
ای بہر بخشش و احسان کی خو کر | نگہ اپنے اب خطاؤن پر نظر کر
ملون مین تجھ سے کیتا ہور تو ہے دور | کرون کیتا رفو اور تو کرے چور
کرون کیتا مین عفو و لطف تجھ پر | ہمیشہ ہور تو بولی جھوٹ مجھ پر

جلوہ سیوم در بیان انتفاع اصناف خلق از وعظ آن ہادی الانام علی جدہ علیہ الصلوۃ والسلام

کہا ہی شیخ عبد اللہ ای یار | کہ فرمایا ہی یون پیر لیسے سالار
مین چہتا ہون رہون جا کر بجنگل | مین رہتا تہا وہان جسطرح اول
ندیکہون خلق کتہین تا کبہی مین | بہی نا دیکہین کبہی وہ سب میرے تین
لیکن حق کیا ہے یہہ ارادہ | کہ مجھ سے نفع پاوین وہ زیادہ
نصاریٰ اور یہود از پانصد اکثر | ہوئے مومن میرے نزدیک آکر
بہت دزد و گنہ گار و سپاہی | کہ تھے دن رات مشغول مناہی
کئے ہیں توبہ میرے پاس آکر | عدد یک لاکھ سے انکا ہی اکثر

بغیر شبہہ ہی یہہ خبر بسیار / کبھی بولا ہی کیمیاتی یون ای یار
کہ مجلس مین شہ عالم کی ای سور / اتھی فیض و ہدایت سے سدا پور
کبھی اہل کتاب آتے اتھے وہان / بصدق جان و دل ہوتے مسلمان
کبھی آتے تھے چوران او گنہ گار / وہان اور توبہ کرتے ہوتے نکوکار
کبھی اکثر بدعتی مانند شیعہ / وہان آ بچتی افعال شنیعہ
اور اسکے پاس آیا یک مرتاب / یمن سے سنان نام ایک راہب
کہا مجھکو ہوا تھا شوق ایمان / کیا مین اپنے دلمین عزم اس آن
کہ مین ایمان نا لاؤنگا ہرگز / مگر ایسے کی خدمت مین ہو فایز
کہ اہل ارض سے ہووے وہ بہتر / نہوے روے زمین مین اسکا ہمسر
مین سویا شبکو اور اسوقت دیکھا / جمال پاک روح اللہ عیسے
کہا میرے ستی اٹھہ ای سنان اب / طرف بغداد کے ہو تو روان اب
بہمت خاص سید عبد قادر / مسلمان ہو تو با اخلاص خاطر
کہ ہی اسوقت اندر وہ مکمل / سب اہل ارض سے ہے شاہ افضل

ہوا از قوم فرنگ آئے ہیں یکبار | یہ نزد شاہ پیرا مردای یار
پس اسکے ہاتھہ پر ایمان لائے | سعادت دین اور دنیا کی پائے
کہے تب ہم ہیں مغرب کے نصارا | ہوا ایمان سے ثابت دل ہمارا
ہوا ہمکو تردد بہت اُس آن | کہ کس کے پاس جا کر لائیں ایمان
سنے ہم یک ندا ہاتف غیب | کہ فرماتا تھا ہمکو وہ بے ریب
کہ چھنے والے غرب کے اٹھو تم | طرف بغداد کے جلدی چلو تم
تم ایمان لاؤ وہان از صدق خاطر | بدست پاک سید عبد قادر
جب اسکے پاس تم لاوینگے ایمان | ترقی اسکتیں ہووینگی ہر آن
وہان دیکھینگے تم ایسی برکت | کہ دوسرون پاس نہیں ولیکی کہ

روایت

کہا ہے شیخ کامل نصر اکرم | کہ صحرائیون سے تھا مشہور عالم
ہزیمت میں تر جھوڑا اسکو ایکدن | کئے تاخیر آنے میں بہت دن
پیچھے سے آئے ہیں بعد دیر وہ تب | کہے میرے سیتی اسوقت وہ سب

اٹھے جب وعظ مین محبوب سبحان ۔ نگر ہرگز تو دعوت ہمکو اُس آن
کہا وہ کیا سبب تو بولے کہ سب ہم ۔ جناب خاص مین جاتے ہین اسدم
تعجب سے کہا وہ شیخ فاخر ۔ ایا تم بہی وہان ہوتے ہو حاضر
کہے اُس شاہ کی مجلس کے اندر ۔ ہمارے بہتر ہی مردم سے اکثر
ہماری قوم کے بہت اہل طغیان ۔ ہوے ہین صدق دلسے وہان مسلمان
بہی ہمسے بہت بدکاران پرشر ۔ کئے ہین توبہ اُسکے پاس جاکر

جلوۂ چہارم در بیان تشریف آوری سید الرسل و حضور انبیا و ملایکہ و رجال الغیب در مجلس وعظ آن پردہ دار اسرار لاریب صلی اللہ علیہ و علیہم علیہ وسلم

کہے ہین شیخ عبد الحق و عثمان ۔ کہ ہین وہ شاہ کے خاصے مریدان
سنے ہم شاہ سے یون ای برادر ۔ کہ فرماتا تہا کرسی کے اوپر
نہین پیدا کیا حق کوی ہمسر ۔ مگر آیا وہ میرے مجلس اندر
بہی نہین ہے کوی ولی عالم کے اندر ۔ مگر حاضر ہوا مجہہ پاس آکر
جو جیتے ہین سو آتے ہین بدن سے ۔ جو مرگئے ہین سو آئے جان و تن سے

جنبا عین پن ای پسر تجہہ قبر اندر ۔ نکیر و منکر از فرمان داور
تو پوچہا وصاف تیرے ان ستی تب ۔ وہ بولینگے خبر میری تجہے سب
یہی فرمانا تہا محبوب تقرب ۔ کہ خاصان ملک اور ملکوت کے سب
رجال الغیب ہور افراد پنہان ۔ سبہی ہوتے ہین حاضر شوق سیتی ہان
جناب اقدس مولا کے آداب ۔ پہر لیتے سیکتے ہین وہ ہر باب

روایت

کہا ہی قبلوی وہ تاج ابرار ۔ مین دیکھا شاہ کے مجلس مین یکبار
جمال جان فزا ی مصطفی کو ۔ بہی سارے مرسلان اور انبیا کو
دیکہا ارواح کو نبیوں کے مین تہان ۔ کہ شغل یاو سب کرتے تہے جولان
بہی دیکہا مین ملک کو وہان یکبار ۔ کہ آتے تہے جماعت پر جماعت
بہی دیکہا مین رجال الغیب سے تین ۔ سب آتے دوتر اس مجلس مین لیتے
بہی دیکہا خضر کو اس مجلس اندر ۔ کہ رہتا تہا ہمیشہ حاضر اکثر
مین پوچہا جب اسے بولا وہ یا ذبین ۔ جو چہتا ہی فلاح و فوز دارین

لو وه لازم کرے ہمت اپنے اوپر | که روز و شب رہا اس جنس ...

روایت

کہا سید محمد بن غنایم | گیا مین نزد سالار عوالم
اتھے لوگونکی تب مجلس مین کثرت | نہین تھی بیٹھنے کو لنکے نہایت
تھا شیخ دین علی حاضر بمجلس | اتھا قاری کے پایہ پاس جالس
ہوا اسوقت انگنے سے وہ ہمدوش | کہا محبوب سبکو ہو وہ خاموش
ہوئے خاموش سب اسطرح اسدم | که اسنے پاسے نین جاتا تھا جزدم
اتر کر سیج سے شاہ اولیا تب | کھڑا جا روبرو اسکے ہو وسب
لگا ہی دیکھنے گھور اسکو اسدم | ہوا اتنے مین بیدار وہ مکرم
کہا تب اس سے وہ سالار اقطاب | جمال مصطفی دیکھا تو در خواب
کہا ہان پس کہا سرور نے تب | ادب سے مین کھڑا تھا اس لئے اب
بھی پوچھا یونکہ وہ ختم رسالت | کیا کس چیز پر تجھکو وصیت
کہا بولا مجھے نبیون کا خاتم | که مین تیرا ہون خدم ملازم

پوچھا تب شیخ دین سے کوی اگر	جواب انکو دیا یون وہ مطہر
مین جو دیکھا ہون خواب ای برادر	اسے دیکھا ہی بیداری مین مقرر
ہوا مجلس مین تب شور قیامت	ہوے ہین سبات مرداز شوق ہیبت

روایت

امام دین ابو زرعہ گرامی	جو حفاظ حدیث اندر تھا نامی
کہا سروسکے مجلس مین گیا مین	زبان پاک سے اسکے سنا مین
ہیں ہی یہہ مرا وعظ گرامی	کہ ما آن جوان مردان نامی
کہ کوہ قاف کے پیچھے سے آتے	زمین و آسمان مین نہین سماتے
قدم ان قدسیون کے ہین ہوا مین	قلوب انکے جناب کبریا مین
ہی نزدیک یہہ کہ ان کے سینہ ہاے ان	جلین از آتش اشتیاق رحمان
اور اس حالت مین ابن قطب آفاق	ہی جسکا نام نامی عبد رزاق
اٹھا بیٹھا ہوا منبر کے اوپر	یہہ نزدیا سے سروہ ای برادر
اٹھایا سر ہوا برپا اسدم	رہا حیران ہو یکساعت و اکرم

ہوا بیہوش وہ اسوقت اندر لگی آگ اسکے کپڑونکو سراسر

اتر اس پاس محبوب حق آیا ہو راس آتش کیتین جلدی بجھایا

کہا بعد اسکے اسکو شاہ آفاق تو ہی اس جمع سے ای عبد رزاق

کہا راوی ہین پوچھا اس سے تب ہوا کس واسطے بیہوش تون اب

کہا دیکھا ہوا کے جب طرف مین بنجھایا وہان بہت افراد کیتین

کھڑے تھے سر کو نہڑا اپنے یکسر سخن بہرو رکا سنتے تھے سراسر

بھری تھی انکی کثرت سے ہوا سب جدہر دیکھون ادہر فرشتے تھے وہ تب

لیا تھا شوق کا گھیرا انکو ویناک لگی تھی انکے سب پوشاک کو آگ

کوی کرتا تھا ان سے آہ و زاری کوی کرتا تھا رقص از بیقراری

کوی الدا تھا اپنی جاے اندر کوی گرتا اتھا اپنے زمین پر

بھی بولا وہ کہ وقت وعظ سالار ہوا سیتی سنی جاتی تھی بسیار

ہمیشہ آہ ہو رنالے کی فریاد بھی پیشکیونکا صدا یہہ بات رکھہ یاد

کیا ہی خضر بھی یون ہی روایت مین کہتا ہون جو ہی اسمین زیادت

کہ وقت وعظ سرور بہت مردم — پٹکتے ہاتہہ جب کر دست و پا کم
تو پڑتے تھے رجال الغیب اوپر — یہہ چھینٹے سے سمجھتے انکو اکثر

روایت

کہا ہی شیخ ابو النجیب کرم نام — ہی بیٹا وہ سطر کا ای خوش انجام
تھا والد اسکا از افراد اکمل — ہی جسکے وصف مین تفصیل مجمل
کہ مین وقت وفات والد ای یار — کیا یون عرض ای گنجور اسرار
وصیت کرکے مین تیرے کدے پر — رہون کس شیخ کی خدمت مین جاکر
کہا یا غوث اعظم اقتدا کر — بھی پوچھا اسی سنی مین بار دیگر
کرون مین اقتدا کس ساتہہ فرما — کہا کر اقتدا با غوث والا
کیا مین یہہ گمان شاید کہ یہہ بات — کہا ہی مرض کے غلبے سے مجھہ ساتھ
بھی پوچھا اسکتین مین بار دیگر — کہا با شاہ عالم اقتدا کر
بھی فرمایا کہ ای فرزند دلبند — ہی جس دوران مین وہ بی مثل مانند
نہیں ہے اقتدا دوسرے سے جائز — تو مت اسبات کینتین بھول ہرگز

ہوا ہی والد ماجد مرا جب — یہین آیا غوث کے خدمت مینے تب

بہت اعیان ہور افراد اکابر — اتھے تب شاہ کے مجلس مین حاضر

سنا مین اس سیتی فرماتا اتھا یون — نہین ہو مین تمہارے واعظان تیون

نہین ہو مین بہر وقت و بہر جا — بہر حالت مگر با امر مولا

میری یہہ بات اسرار خدا مین — وہ مردان ساتہہ ہی جو ہین ہوا مین

یہہ فرماکر شہ اہل شرف تب — لگا ہے دیکھنے بالا طرف تب

گیا مین بھی تب اپنے سر کو بالا — اور اسدم روبرو سرور کے دیکھا

کھڑے ہین بہت مردان نو پیکر — ہین گھوڑے انکے بھی از نور یکسر

وہ اس کثرت سے گھیرے تھے ہوا کو — کہ مین نین دیکھہ سکتا تہا سما کو

وہ نہرا سے تھے یکسر اپنا سر — کوی روتا تھا ایسے ہوکے مضطر

اتھا پرواز نعرون کو کسی کے — لگی تھی آگ کپڑون کو کسی کے

ہوا بیہوش یہہ حالت نپہا مین — جب آیا ہوش مین حیران ہوا مین

گیا مین دور تا صفون کو کر شق — کھڑا ہون جا کے نزد شاہ مطلق

اکثر کہ کان میرا وہ سرکن | کیا ارشاد مجھکو ای کرم
تہیں تھی لیس نجہے ای باسعادت | تیرے والد کی وہ پہلی وصیت
میں پایا بہت اس سرور کی بیعت | تہی پہرایا سر اپنا از خجالت

جلوہ پنجم در بیان خاموش شدن ہمہ اولیای روی زمین ہنگام وعظ سید
محبوبین علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام

کہا عبد العزیز وہ فرد اوحد | کہ ہی محبوب کا فرزند امجد
کہا مجہہ سے علی وہ شیخ قدسی | کہ جب چڑتا میرا والد کرسی
ہوا سدم بولتا الحمد للہ | تو سبکے اولیا تب ای حق آگاہ
ادب سے سر لیسر ہوتے تہے خاموش | سبہی کہتے تہے اسکے وعظ پر گوش
اگر حاضر اچہیں یا ہودیں غایب | لہذا وہ امام ذو المناقب
تکرر اسکو فرماتا تہا نت | اور اسکے بعد کچہہ ہتا تہا ساکت
ہوا اسکے محفل انور کے اندر | ملک ہو اولیا کرتے تہے جہمگہٹ
تہے وہاں جو اولیا انکہوں سے غایب | تہے اکثر حاضروں سے نوح طالب

بھی وہاں کے حاضران پر جھلکی رحمت	برستی تھی ہمیشہ بے نہایت

روایت

روایت یوں کئے ہیں بہت امجاد	کہ ہوتے تھے وہاں حاضر سب افراد
جیسا شیخ علی و ابن بطو	دو بحر موج خیز قربت ہو
جناب بونجیب و سہروردی	بھی شیخ قیلوی و شیخ کردی
سوائے انکے بہت اعیان و افراد	ہوا ہی جن سے عالم قربت آباد
نہ آیا کوی ولی بغداد اندر	مگر حاضر ہوا شہ پاس اکثر
کہے ہیں شیخ طفسونجی بہ بغداد	نہیں آیا ولی وہ لب افراد
بوقت وعظ سرور ہو کے خاموش	خموش اسکے وعظ پر رہ کہتا تہا گوش
بھی دیکھے ہیں بہت افراد ای یار	عدی ابن مسافر کو کہی بار
کہ وہ کوہ ہکار اندر بلا شک	عصا سے کہنچتا تہا دایرہ یک
پس اس گھیرے کے اندر آپ جاتا	بھی سب یاران کو اپنے لو سناتا
جو چاہتا ہے سنے اسوقت اندر	کلام حضرت محبوب اطہر

تو پھر اس دایرے کے بیچ او بے — کلام غوث سے وہ ذوق پاو
تھے جو اسکے مریدان مین اکابر — وہ گھر بیٹھے بیچ جا ہوتے تھے حاضر
کلام اس شاہ کا سنتے تھے وہ تب — گویا مجلس مین آ بیٹھے ہین وہ سب
لکھے ہین بعضے وہ وعظ دل افروز — گئے ہین ضبط بہی وہ وقت وہ روز
گئے بغداد مین آ جب مقابل — تو ہرگز نہین ہوا ہی فرق یک تل
جب آیا دایرہ مین وہ مکرم — تو فرماتا تہا سبکو غوث اعظم
کہ ہی چشم عدی ابن مسافر — تمہارے پر بغیر شبہہ ناظر

جلوہ ششم در بیان ورود حالات نادر و ظہور کرامات باہر در مجلس وعظ آن مظہر اتم قیوم قادر علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام عدد جمیع المظاہر

کہا ہے شیخ ابو حفص ای برادر — کہ بیٹھا مین مقابل شہ کے آکر
مین دیکھا اس گھڑی یک چیز پر نور — کہ تہی بر صورت قندیل بلور
اتر کر آسمان سے آئے لک بہک — گئے محبوب سبحانی کے منہہ لک
پہنچا یا تین بار اسطرح جب مین — لگا کرنے بہت اس سے عجب مین

رہا ہین صبر کچہہ ہی جب میرے ساتہ ۔ اتہا ہین یا کہون لوگون سے یہہ بات

پکارا مجہکو محبوب خدا تب ۔ یہی فرمایا مجہے اسوقت بیٹہہ اب

کہ بے ریب و تردد ہی ضرورت ۔ مجالس مین نکہہ رکہنا امانت

یہی راوی کہا ہی یون کہ یکبار ۔ مجہے اسطرح فرمایا ہی سالار

میرے مجلس سے ہرگز دور ہو مت ۔ کہ اسمین بعد بیٹہتے ہین خلعت

بہلا کی ہووے اس کم بخت کیتین ۔ کہ ان فیضلون سے کچہہ اسکو ملا نین

کہا راوی گئے جب اپنے روز ۔ گیا مین شاہ پاس از بخت فیروز

یکایک اونگنا تب مجہکو آیا ۔ ہین اس حالتمین کہول انکہین نہایا

ہین دیکہا بہت خلعت سبز اور لال ۔ اترتے ہین لگن سے ای نکوفال

وہ سارے خلعتان پرتے ہین آکر ۔ سراسر حاضران مجلس اوپر

ہین کہنے یہہ خبر سبکو اتہا تب ۔ مجہے محبوب سبحانی کہا تب

کہ ہو خاموش تو ای میرے فرزند ۔ کہ ہرگز نین خبر دیکہے گے مانند

روایت

کہا ہی یون ابو الفتح مطہر ہین آیا ایک دن در بزم سرور
اتھا ارشاد مین سالار ابرار کہا اسوقت اگر چاہینگا کرتار
کہ وہ پیدا کرے یک سبز طایر سنے تا وہ بیرا یہہ وعظ نادر
کرینگا اسکتین پیدا وہ بیشک ہوی نین لگ یہہ باتا آخر یکایک
ہوا پیدا وہان یک طیر اخضر اتھا صورت مین نادر وہ جناور
ہوا اسکے آستین اندر وہ طایر کیا ہور پھر نہین نکلا وہ باہر
ہوے بعضونکو کچھہ اسوقت سستی سنے نین وعظ کو اسکے بچستی
کہا چاہے اگر خلاق عالم کہ بھیجے کے طیور سبز اسدم
سنے تا وہ بیر باتون کو اگر تو بھیجیگا انو کو رب اکبر
نہین پورا ہوا لگ وہ سخن سب طیور سبز سے مجلس بھری تب
بھی ایکدن وہ ظہور عظمت حق سخن کرتا اتھا در قدرت حق
پڑے تھے لوگ لیس بیسی ہیبت بھرا تھا انمین رعب بے نہایت
کیا ہیگا کذر مجلس کے اوپر عجایب شکل کا تب یک جناور

سخن سے تھکے بعضے منہہ پھرا کر / لگے ہین دیکھنے اسکو نظر بھر
کہا حق کی قسم چاہون اگر مین / کہ بولون اُس گھڑی اس طیر کیتین
کہ مرجا پارہ پارہ ہوکے فی الفور / تو مرجاوینگا وہ فی الفور اسطور
کلام اسکا نہین پورا ہوا لک / ہو ٹکڑے گر پڑا وہ طیر لک ہک

روایت

کہا اسطرح سید عبد وہاب / ترا فرزند اس سرور کا دریاب
عجم کے ملک مین کر کر سفر مین / کیا تحصیل علم و فضل کےتین
کیا پیدا سب علمون مین مہارت / ہوا مجھکو تحیر بے نہایت
مین آیا پھر کو جب بغداد اندر / کیا یون عرض والا پاس جا کر
اگر فرماوینگا سرور سے مہتین / کرونگا وعظ شہکے رو برو مین
دیا رخصت مجھے سالار عالم / چڑھا مین وعظ کی کرسی پہ اسدم
کیا مین سب علوم دین سے ارشاد / دیا دنیا اتھا جون وعظ کا داد
کسیکے انکہہ سے انسو ڈھلا نین / کسیکا دل ترپ سے تلملا نین

ہوا نین کچھہ اثر کسکو ذرا اب
کہ چترا کرسی پہ تو ای جلوہ طور
ہین اترا وہ چترا کرسی کے اوپر
کہ ہین صایم تھا کل ہور مجھہ لیئے لا
لیتے اسکو دستر خوان کے اندر
پہونچ آکر ایک بلی اسکو توڑی
سب اہل بزم سنتے ہی یہہ ارشاد
یہہ کہکر شاہ دین کرسی سے اترا
کہا تب مجھہ سے ای فرزند میرے
ابا بہان لک کیا ہی تو سفر اب
بھی فرمایا چڑھا کرسی پہ مین جب
عطا مجھکو کیا وہ بسط بیحد
بھی کہتا ہی وہ ابعد اسکے آگاہ

کہے والد سے میرے لوگ اتب
ہمارے دل سے کر افسردگی دور
کیا ارشاد یون اسوقت اندر
تلکے کنیک اندام بچھی
رکہے یک مرتبان کل کے اوپر
ہوس پاس ین کتین اسوقت پہوڑی
لگے سب بے تاب ہوکر شور و فریاد
کیا مین عرض ہے اسکا سبب کیا
تو نازان ہی سفر پہ بہت تیرے
اشارہ آسمان اوپر کیا تب
تجلی میرے دل اوپر کیا رب
تو ہین اسطرح کی باتین کیا بد
ہین چترا کرسی پہ کرتا وعظ دلخواہ

ولے ہوتا تھا کسکو اثر تب ۔ پس آیا اس اپر میرا پدر تب

یہی کہتا تھا وہ باکرامت ۔ ای نادان ہی شجاعت صبر ساعت

یہہ سنکر لوک سب کرتے تھے زاری ۔ بھی کرتے تھے فغان و بیقراری

ہین اس سے پوچھتا تھا یہہ عجب ہے ۔ تو کر ارشاد اسکا کیا سبب ہے

کہا تیرے سے ہی تیرا تکلم ۔ ہی بیشک غیر سے میرا تکلم

تو یعنے اپنے علم و فضل کے سات ۔ سبہون سے راہ مولا کی کہا بات

ولے اسمین ہوا ہین ہے فنا تو ۔ لیا ہین ذات سے اسکے بقا تو

ہوا ہون مین فنا اپنے سے یوں ۔ ہی میرے بین اب اسکا سب ظہور

سمجھ ای بہای میرے ہوش کے سات ۔ کہ مرشد زادہ آفاق کی بات

اٹھے اسکے ہدایت بیچ بے قیل ۔ جب آیا تہا وہ کرکر علم تحصیل

جب آ تشہکے صحبت بین رہا ہے ۔ فیوض باطنی اس سے لیا ہے

ہوا ہی ظاہر و باطن مین یکتا ۔ ہوا ہی باپ سا بے مثل و ہمتا

روایت

کہا عبد اللطیف اسطرح ای یار — لگا کرنیکو ایکدن وعظ سالار

ہوا لوگونمین مستی کا اثر تب — وہ سرور آسمان پر کر نظر تب

کیا فی الفور یہہ دو بیت انشاد — ہی انکا ترجمہ یہہ رکہہ اسے یاد

پلا مت مجھکو ہرگز تو اکیلا — کہ مین خو کر کیا مجھکو تو اصلا

کہ تہا اس پیالیکو مین پیوتن — اور اپنے ہم نشینان کو ندیون

ہی بیشک تو کریم ذو المواہب — کرم کو تیرے ہی آیا مناسب

کہ ہووین میرے محفل کے ندیمان — قدح کے دور سے ہمدست حرمان

یہہ دو نو بیت کو پڑتے ہی سرور — ہوا مجلس مین برپا شور محشر

ہوا ہی سب پہ وجد حال اس آن — ہوئے بے تاب طاقت چہوڑ اوسان

کئے سب اضطرابی بے نہایت — ہوئے دو شخص نا سہہ سک یہہ حالت

روایت

کہا ہی شیخ ابو القاسم محمد — جو ہی تہہ کے مریدان مین وہ امجد

کہ مین نت بیٹھتا تہا شوق دل سے — ہمیشہ شاہ کی کرسی کے نیچے

اتھی اس سرور عالم کو تعبا — کہ وہ پایون پہ اسکے بیٹھے آ

تھے دو دو لنسے ہر پایہ کے اوپر — تھے صاحب جلال نادر وہ سراسر

ولایت انکی تھی بیحد و غایت — تھا انکے مقامون کو نہایت

ہور اسکے کرسئی اقدس کے نیچے — ہمیشہ بیٹھتے تھے لوگ ایسے

کہ حد سے بیہا تھے انکی مہابت — تھے گویا شیر وہ در رعب و ہیبت

غرض اسوقت وہ سالار ابرار — ہوا تھا وعظ مین مستغرق ای یار

کھلا تب شاہ کے پگری کا ایک پھیر — لگا کرنیکو یونہی وعظ تا دیر

لتھے مجلس مین جتنے حاضران سب — اتارے پگریان ہور تو پیان سب

دئیے پھینک انکتین نزدیک منبر — بیٹھے ہو بورسے مجلس کے اندر

ہوا جب وعظ سے فارغ وہ سالار — درست اپنا کیا اسوقت دستار

کہا پیر سے تب وہ شاہ ابرار — لجا لوگو دسے سب انکے دستار

بجا لایا یین وہ ارشاد دلبند — رہا اسوقت باقی ایک سربند

ہوا حیران مین یہہ کسکا ہی باز — کہ نین باقی رہا ہی کسکا کچھ اب

کہا میر سے تب وہ کامل الذات — تو لا دے وہ عصا یا اب مرکات

رکہا بازو پہ اپنے اسکو سرور — ہوا وہ غایب اسیدم ای برادر

اتر کرسی سے جب آیا وہ سرور — کہا تکیہ میرے بازو کے اوپر

ہوا مین دیکھہ کر یہہ بہت حیران — مجھے اسوقت بولا شاہ اکوان

ہما ہے یہان تجھے ایک اصفہان مین — اتا ہے اپنا سرپیچ اسی زمان مین

دیا لوگون کو تو جب پکریان سب — اور اسکو لا رکہا مجھہ دوش پر تب

کر اپنا تہا تہہ لنبا اصفہان سے — لئے سرپیچ کو اپنے یہان سے

روایت

کہا ہی سعد اندلسی یون ای یار — مین آیا شاہ کے مجلس مین یکبار

گیا بیٹھہ آخر مجلس مین تب مین — بیان کرتا تہا سرور زہد کیتین

مین بولا اپنے دلمین حقکا محبوب — کرے کر معرفت کا ذکر ہی خوب

وہ سرور تب بیان زہد کو چہوڑ — کیا ہی معرفت کے ذکر پہ جہوڑ

کہا عرفان کی یون اسرار کے تین — مین اپنے عمر مین اسکو سنا نین

کہا مین دلمین چاہتا ہون کہ شتاب — کرے کچھہ شوق مین ارشاد آنجناب
سخن کو معرفت کے چھوڑ سرور — لگا کرنیکو ذکر شوق یکسر
بیان اسکا کیا اسطرح سالار — کہ مین ہرگز سنا نین اسکو یکبار
کہا دلمین کرے شیخ جہان اب — بقا کا اور فنا کا کچھہ بیان اب
سخن کو شوق کے تجکر وہ سالار — لگا کہنے یہہ دونو کو بیانوار
یہہ دونو مین کیا اسطرح ارشاد — کہ مثل اسکے نتھا ہرگز مجھے یاد
کہا مین دلمین بولے وہ مقرب — حضور و غیبت اندر کچھہ سخن اب
فنا کا ہور بقا کا وہ تجا ذکر — حضور و غیب کا کرنے لگا ذکر
یہہ دونو کا کیا یون شرح محبوب — کہ ہرگز نین سنا تھا مین اس اسلوب
کہا میرے سے غوث ذوالمنن تب — کہ بس ہے یہہ تجھے ای بوالحسن اب
ہوے غارت مری طاعت کے سب اسباب — ہین پھاڑا اپنے کپڑے ہوکے بیتاب

جلوۂ ہفتم دربیان آن کلمات طیبہ کہ بحکم واما بنعمۃ ربک فحدث از عظمت شان و علو مکان خود خبر دادہ علی جدہ و علیہ الصلوۃ والسلام

کہا شیخ الشیوخ نے بات کیتین — سنا کرسی اپر محبوب سے مین

کہ ہے ہر یک ولی قرب مظہر — بلاشک یک پیمبر کے قدم پر

ولے مین ہون میرے جد کے قدم پر — چلا ہون اسمین مین ہر حال اندر

اٹھایا نین مرا جد مجید — کبھی اپنا مبارک پاے اسعد

مگر اس ٹھاؤن پر اپنا رکھا پاون — ہو بنگی دور کیون کر شخص سے چھاون

مگر ہووے کوی قدم پیغمبری کا — بجاوے کوی وہان جز اس سر کا

روایت

کہا ہے بو محمد ابن ادریس — کہ ہے سر حلقۂ اصحاب تقدیس

سنا مین ایکدن از شاہ افراد — کہ فرماتا اتھا اسطرح ارشاد

ہین انسانون کتین پیران مقرر — ہے مین جنونکتین شیخان مقرر

بھی ہینگے سب ملایک کو مشایخ — مین سب کا شیخ ہون بر وجہ راسخ

بھی کہتا ہے وہی یون سالار افراد — کیا بار دگر اسطرح ارشاد

کہ ہے میرے مین اور یکس جہان مین — تفاوت جون زمین و آسمان مین

کرو مت تم قیاس اب مجھکو کسن پر	یہی مت مجھکو سیکو مجھ برابر

روایت

کہا ہی شیخ امجد ابن اخضر	سنا سرور سے مین یون ای برادر
کہ ہو نمین سب امور خلق سے باہر	ہوا ہون مین تمہارے عقل سے باہر
ہین جتنے خلق مین مردان حق سب	بہ نزدیک قدر آتے ہین وہ جب
کہڑے رہتے ہین وہان بے شبہہ یکسر	مکہ مین ہو گیا داخل اس اندر
کھلا میرے لئے ایک اس مین روزن	کیا مین اس سے جا وہان اپنا مکمن
کیا جھگڑا وہان تقدیر رب ساتھہ	تحقق ہو یہ پھر حق پاس ادب ساتھہ
وہی ہی بے تردد مرد صادق	کہ ہووے اس سے منازع ناموافق
یہہ بات اس فرد کی ای یار جانی	ہی سب فرد کی باتون مین یگانی
ولے ہی فہم اسکا بہت دشوار	تو ایمان آپ لا کر کچھہ نہ تکرار
کئے تاویل یہان علماء اکرم	مراد اس سے معلق ہی نہ مبہم
نہ لایق اس سخن کے ہی یہہ تاویل	کہ ہی سر قدر وہ بات بے قیل

کہ ہمسے ناقص کلیتین ہی یارا   کہان رمزون کو سمجھین آشکارا
کرے ہمکو خدا اس سر سے آگاہ   بجاہ حضرت محبوب درگاہ

روایت

کہا ہی یو سعود اسطرح ای یار   کہ فرمایا ہی یون سالار ابرار
خوشی ہوی اسکو جو مجھکو نکھایا   دیا اس دیکھنے والے کو پایا
یا اسکے دیکھنے والے کو دیکھا   کہا بعد اسکے وہ سالار والا
کہ جو پایا نہین ہی میری رویت   کرینگا ذکر میرا اس کے حضرت
بھی دو سفر ایک رویت یون ہی ای یار   کہ بولا سات بار اسطرح سالار

روایت

کہے ہیں عبد حق او شیخ عثمان   کہ فرمایا ہی یون محبوب سبحان
کہ ای روی زمین کے سب خلایق   سبیکو میرے سے آ علم و حقایق
ای اسکان سما کہتا ہی مولا   جو تم نین جانتے کرتا ہون پیدا
مین ہون امین جو تم نین جانتے ہو   ای اہل شرق و غرب آ مجھہ سے سیکو

ای سب اہل عراق احوال مطلق ۔ ہی میرے پاس جون توب معلق
مین جسکو چاہتا ہون پہیرتا ہون ۔ تمہین تسلیم سے سب ہو بجو مقرون
دکھاتا ہو تمہین ان فوجون کی ہیبت ۔ کہ نہین ہی تمکو ہرگز انکی طاقت

روایت

کہا ہی شیخ ابو القاسم کہ یکبار ۔ مین لکہتا تھا کلام شاہ ابرار
کہا اسوقت میرا قلب انور ۔ ہے علم اللہ کے دل کے اندر
ہی حق کے باپ پر قایم وہ ہر آن ۔ نظر سے سب خلایق کے ہی پنہان
اور اسکے پشت سبکے پشتیبان ہی ۔ بلا شک قبلۂ اہل زمان ہی
وہ بیٹا ہی بساط قرب اوپر ۔ انیس اسکا ہی نت دادار اکبر
ہی وہ سب خلق کے بھید و نسبی ماہر ۔ دلون پر انکے ہو رہا جانون پہ ناظر
کیا ہی اسکو رب ارض و افلاک ۔ ہمیشہ دیکھنے سے غیر کے پاک
ہوا وہ اسطرح کا لوح محفوظ ۔ کہ ہی وہان سب جو ہی در لوح محفوظ
امور اہل عصر ادنی و اعلا ۔ کیا اسکے حوالے حق تعالے

تصرف اسکو دیکرا نپہ کرتا ر
کہا اسکو زبان عیب سے رب
بٹھایا اسکتین یک مسند اوپر
پھر اسکو کیا راہان دیکھانے
بھی دنیا اور عقبی کے میانے
ہی مدرک اور لا مدرک کے درمیان
نظر کرتا ہی وہ یک منہہ سے دنیا
تو دوسرے سے بجھاتا ہی بعالم
زمین و آسمان بین اسکتین حق
ارادہ جب کرے قیوم علام
پھراتا ہی اسے از یک صورت
بھی یک حالت دوسرے بیچ لاوے
کیا ہی مطلع اسکو شہ اسرار

کیا منع و عطا مین اسکو مختار
تو میرے پاس امین ہی اور وکیل بھی
تمام ارواح نبیون کے برابر
الیس کے اور سب عالم کے میانے
بہی پنہان اور ہویدا کے میانے
ہی اسکو چار منہہ بخشتا ہی رحمان
بجھاتا ہی وہ دوسرے منہہ سے عقبا
وہ دیکھے جو تجہہ سے خالق کو ہزار
خلیفہ اپنا کردانا ہی مطلق
کرے تا اس سیتی ہویدا کوی کام
بہ یک شکل و صورت از عنایت
سمجھہ مین کس طرح یہہ ہویدا لاوے
خزان سے ہی اسکے وہ خبردار

کہ ہی وہ منفرد ملک و ملک مین ‏— ہی نایب رسل کا ارض و فلک مین
امین ہی وہ خدا کے مملکت کا ‏— کہان ہی دوسرا ایسی سکت کا
اُسے روز و شب از عین عنایت ‏— نظر ہین تین سو سات از کرامت
کہین ہین یون کمیائی و براز ‏— کہ فرمایا ہی یون شاہ سرفراز
کہ ہون مین بیکران غواص آگاہ ‏— بدریای شہود و علم اللہ

روایت

محمد ابن قاید اور احمد ‏— کہے اسطرح فرمایا وہ امجد
کہ میری سیف ہے نسیکس ران ‏— کمان میری چری رہتی ہے ہر آن
نشانے پر سدا لگتی میری تیر ‏— میرا بہالا پہرے نت خصم کے دیر
تمہاری پر ہون مین حجت خدا کا ‏— ہی نایب ہون بلاشک مصطفے کا
میرا کہوترا ہی دایم زین کے سات ‏— مین ہون سلاب احوال و مقامات
دلیل وقت ہون مین بحر بیحد ‏— ہی ہون محفوظ لطف و فضل سرمد
ای ذنکو روزہ رکہنے والے ایکسر ‏— ای چلنے والے راتون کے سراسر

ای کوہ و غار کے سکان سارے	کرین تکرتے ہو سب کو ہان تمارے
ای سارے گوشہ گیران و صوامع	تمہارے دہیترین وہ سب مجامع
پڑے کو نہین کیون تم مجہہ سے منہہ موڑ	رہے کیون خشک لب اس فیض کو چہوڑ
سب آوو دوڑ تم کر بہت سرعت	طرف امر خدا کے ای جماعت
ہین ہون یک امر از امر الٰہی	ہہی میری شان از مہ تا بما ہی
ای چلنے والے راہ حق کے ہر حال	ای مردان الجوانمردان ای ابدال
شتابی آو و نا کر دیر یک تل	لیو ایسے بحر سے نین جسکو ساحل

روایت

کہا عبد اللطیف اسطرح ای یار	کہ جب کہتا تہے اسرار یہ سالار
تو فرماتا معا اسکے وہ صدیق	قسم حق کی کرو تم میری تصدیق
یقین محض ہی یہہ حرف دلخواہ	نہین ہی اسمین ہرگز شک کیتین راہ
تجہے جب بات مین لاتے ہین انجیب	تو مین کرتا ہون بات اسوقت بے ریب
عطا کرتے ہین تو کرتا ہون انعام	کرین گر امر تو کرتا ہون ہر کام

ہے عہدہ اسکا میرے امرا اوپر — دیت ہی عاقلہ اوپر مقرر

کریں تم کر میری تکذیب یکتل — تمہارے حق میں ہے وہ زہر قاتل

تمہارے دین و دنیا کو ڈباوے — خرابی آخرت کی تم پہ لاوے

ہتراہوں تیغ زن میں اور قابل — ڈراتا ہوں میں تمکو حق سے ہر حال

لگام شرع نا ہووے زبان پر — تو دیونگا خبر میں تمکو یکسر

جو کچھ کہاتے ہو اور رکھتے ہو تم سب — گھروں میں اپنے ای مردماں اب

ہیں میرے پاس تم شیشوں میں سب — تمہارا ای عیاں سر و علن سب

روایت

ہور اسکا ایکدن قاری صالح — پڑا ہے آیت نحن نسبح

کہا خاموش ہو توں ای بے ادب — کیا تب ایک نعرہ وہ مقرب

کہا کب لگ ہے اس دعوی کی تصریح — کہ ہم کرتے ہیں تقدیس اور تسبیح

کرینگے کب تلک اظہار یہ دم — کہ ہیں تسبیح کرنے والے نت ہم

کئے ظاہر تمن سب اپنے اسرار — چھپائے انکو ہم نے ریبا دکراہ

فنا کرتا ہی ہمکو قرب ہران ‏— یہی رویت ہمکو نت کرتی ہی بیجا
کریگا کون سینتی بیان اب — پس اپنا سراتہا کر یون کہا تب
کہ اترو ای ملک میرے خدا کے — میرے مجلس مین ہو بیجو حاضر کے
کبھی بیشک ہماری بزم انور — تمہارے جمع سے ہوتی ہی بہتر

روایت

کہا ہی شیخ اکبر در فتوحات — بھی شیخ عبد الکریم جیلی اسد مات
کہ محبوب خدا سالار افراد — کیا ہی اسطرح یکروز ارشاد
کرا ہی پیغمبران ہور رسلان سب — ہوئے ہین ہم نبوت سے ملقب
ولیکن ہمکو وہ چیزان دیا حق — کہ نین ہمکو دیا کچہہ اس سے مطلق
سن اس ارشاد کی معنی تو مجمل — کہ خاتم کی جو ہین اتباع کمل
طفیل اسکے بباطن ہور بظاہر — ملے انکو فیوض خاص و نادر
کہ نین پایا ہی انکو کوی مرسل — اگرچہ ہین رسل بے شبہہ افضل
کئے اسواسطے وہ سب تمنا — کہ ہوتے کاش اس امت مین پیدا

کہا یہان مختصر مین اسکو بے قیل ... کیا ہون راحت جان بیچ تفصیل

وصل ہفتم در بیان قول آن امام برحق آگاہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ و ذکر عضو اولیاء عظام و علماء کرام در آن زمان فرخ فرجام و گردن نہادن اصفیاء حاضر و غایب تحت قدم آن رفیع المناقب و خبر دادن مشایخ ذوی الاجلال از حقیقت این بے مثال و تعظیم اصفیاء فخام انجناب بعد صدور این قول عظمت ارتسام علی جدہ و علیہ الصلوۃ والسلام و درین وصل شش جلوہ است جلوۂ اول در بیان قول آن امام برحق آگاہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی و حضور اولیاء عظام و علماء کرام در آنوقت فرخ فرجام

ہزارون قرنہا مین عرش باری ... کرورون سے کیا دور نہاری

بہت مدت تلک افلاک گردان ... کئے ہین مرکز خاکی پہ جولان

کئے ہین بہت گردش ماہ و خورشید ... کہ پاوین جلوۂ مقصود کا بہید

تپاک دل سے مدت تلک عناصر ... ہوے اس شوق سے گرد اپنے دایر

نجوم اس ہی طلب کا دلمین دہر ذوق ... ہوے ہین شعلۂ جوالہ از شوق

سحاب ابر جو تھا شوقسن وجد تہا لی | بہت انکھون سے برسایا ہی پانی
ہمیشہ بحر کو تہا جوشش پر جوش | کہ ہووے گوہر مقصد سے ہمدوش
یکایک جوشش کر دریاے رحمت | بہانے کو لگا ہی از عنایت
ہوا ایک بے بہا گوہر عیان تب | ہاین جسکے حسن مین حیران جہان سب
وو در بے بہا ہو درة التاج | سر محبوب سے پایا ہی معراج
بلا شک یہہ در شہوار بے مول | خراج ملک معنی کا ہی ہم تول
ہین جتنے کشور قدرت کے والی | خزانے انکے ہین اُس در سے خالی
وہ دردانہ کہ ہی بسیار نادر | ہی قول حضرت محبوب فاخر
بیان کچھہ شوق سے کرتا ہون اُسکا | کر اپنے گوش جان کا اسکو جھمکا
کہ ہین بیٹے شاہ کے اولاد امجاد | ولایت فیض سے جنکی ہی آباد
ابو عبد اللہ سید عبد وہاب | جہین فرزند قطب کل اقطاب
بھی سید عبد رزاق گرامی | بھی عبد اللہ و ابراہیم نامی
بھی شیخ بوسعید و امن جاید | کہ ہین شہ کے مریدان مین اماجد

بھی شیخ الوقت محمود ابن احمد — بھی فرد العصر شرف الدین محمد
بھی شیخ بو محمد ابن خشاب — بھی شیخ عبد المغیث سطرح دریا
کہ ہم سب خانقاہ خاص اندر — اتھے حاضر بہ نزد غوث اکبر
بھی مجلس مین قریب شصت افراد — کہ مثل انکا زمانے کو ہین یاد
جتنے اوتاد اوج قربت ہو — علی و بوسعد و ابن بطوطہ
بھی موسی اور امام سہروردی — بہی جاگیر و ابو عمر اور کردی
ابو الکرم و ابو العباس موسی — ہور ابراہیم و احمد ابن عیسی
مکارم اور شیخ باذرائی — خلیفہ منبع سر خدائی
قضیب البان و ابراہیم و عثمان — ابوبکر و ابو العباس و سلطان
ابو حفص و عمر ہور ابن ادریس — جوان تھے تب یہہ بینوا اہل تقدیس
و غیرہ اصفیاء کامل الذات — کہ ہین ہیچہ مین سب تفصیل کے سات
بہی تھے وہان بہت سے علماء اعلام — کہ تھے وہ فخر شرع و قطب اسلام
بہی تھے بیحد بہت صلحا و ابرار — شمار انکا ہی اندازے سنتی بہار

دراتا ہے سخن محبوب درگاہ	کیا اسوقت یون ارشاد ناگاہ
ہی میرا پاؤن یہہ از فضل داور	خدا کے ہر ولی کے گردن اوپر
سنے سب حاضران اسبات کو جب	جھکائے گردنوکو اپنے تب
گیا ہی شیخ علی کرسی پہ اسلام	لے سرور کے قدم کو وہ مکرم
رکہا ہے اپنے گردن کے اوپر	ہوا ہی داخل اسکے دامن اندر

جلوۂ دویم در تفصیل گردن نہادن اکابر اولیاء عظام رضی اللہ عنہ وعنہم

درین جلوہ چند روایت است روایت اول در ذکر گردن نہادن قطب اسرار ملکی و ملکی شیخ بقا ابن بطو نہر ملکی بزیر قدم آن عالی مقام علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام

کہا ہے شیخ احمد ابن اسحاق	بہی عثمان جو تہا در معرفت طاق
تہے ہم دونون اس مجلس مین حاضر	کہا جسوقت وہ سالار فاخر
کہ یہہ میرا قدم از لطف داور	ہی یکسر اولیا کی گردن اوپر
سنے ساعت بقا قطب معظم	کیا گردن کو جلدی اپنے خم

روایت دویم در ذکر گردن نہادن قطب معنوی شیخ ابوسعید قیلوی رضی اللہ عنہ

کہا ہی شیخ ابوالخیر ای خردمند	کہ قطب قیلوی کا ہی وہ فرزند
مین اپنے باپ کے سنگ ای مفاخر	اتھا محبوب کے مجلس مین حاضر
کہا جب شاہ میرا پاے والا	ہی سب ولیونکی گردن پر بہر جا
کیا والد میرا گردن کیتین خم	مظفر بھی کیا یون ای مکرم

روایت سیوم در ذکر گردن نہادن قطب ربانی شیخ علی ہیتی زیرانی رضی اللہ عنہ

کہے ہین ہین شیخ نام آور	ہی تینون کا علی نام ای برادر
کہا جسوقت وہ محبوب انور	ہی میرا پا ولیونکی گردن اوپر
اتھے اسوقت حاضر ہم وہان سب	ہمین دیکھے ہین شیخ ہیت کو تب
کہ کرسی پر وہ سرور کے گیا ہی	قدم لے اسکا گردن پر رکھا ہی
ہی دامن مین ہوا ہی اسکے داخل	ہوا اسوقت پر کوی اس سے سایل
کیا کیون یون کہا تب وہ مکمل	کہ ہوون تا اطاعت مین مین اکمل

روایت چہارم در ذکر گردن نہادن قطب مقام وحدت شیخ ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی

رضی اللہ عنہ

کہا ہی بو محمد شیخ وجدی	کہ ہی فرزند قطب سہروردی
کہا جسوقت محبوب معلا	ہی سب لیوں کی گردن پر میرا پا
اتہا والد میرا مجلس مین حاضر	کیا گردن کو لینے خم وہ فاخر

روایت پنجم در ذکر گردن نہادن قطب مقام کشف و یقین شیخ موسی بن ماہین رضی اللہ عنہ

کہا یحیی کہ مین ہمراہ والد	کہ ہی نام اسکا سعد اللہ ماجد
کبہی محبوب کے خدمتمین جاتا	شرف صحبتسی اسکی ور پاتا
کبہی نزدیک موسی ابن ماہین	کہ ہی اوج تقدس کا وہ شاہین
گئے نزدیک اسکے ایکدن ہم	کیا بغداد کا وہ عزم اسلام
ہمین بہی تہا ساتہہ اسکے ہو مسافر	ہوسے محبوب کے خدمتمین حاضر
کہا تب یہہ قدم میرا مبارک	ہی سب لیونکے گردن پر بلاشک
جہکایا شیخ موسی اپنی گردن	تو کر اسباب گیتین من کا موہن

روایت ششم در ذکر گردن نہادن قطب مکرم شیخ ابو عمرو عثمان ابو الکرم رضی اللہ عنہ

کہا ہی شیخ ابو الخیر ابن عثمان — کہ برج قرب کا ہی ماہ تابان
کہا میرا پدر میرے سیتی یاں — گیا تہا مصر مین حج کو یکبار
گیا مین بعد حج بغداد کیتین — بجہا وون وہانکے تا افراد کیتین
ہوا حاضر مین مرشد پاس آکر — تہا جسکا نام ابو الکرم معمر
گیا وہ نزد شاہ اولیا تب — یہی مین ہمراہ مرشد کی گیا تب
بہی تہا اسوقت وہاں شیخ معظم — ابو عبد اللہ دربانی اکرم
کہا اسوقت سر و یہہ مرا پاؤن — رہے سب ولیون کے گردن پہ ہر تہان
کئے خم گردن اپنے حاضران سب — رکہا مین اپنے سر کو بر زمین تب
رکہا بہی پیر میرا اپنے سر کو — گئے جب لوگ سارے اپنے گہر کو
کہا میرے سے میرا پیر یون تب — نہیں باقی زمین مین کوی ولی اب
مگر وہ اپنی گردن کو کیا خم — کئے جون حاضران سب ای مکرم

مگر یک مرد در ملک صفاہان ۔۔۔ کیا تہین گردن اپنی خم ز طغیان

ولایت ہو گئی سب اسکی نابود ۔۔۔ ہوا درگاہ سے مولا کے مردود

یہہ باتین شیخ دربانی نے سنکر ۔۔۔ کہا کہتا ہی سچ شیخ معمر

روایت ہفتم در بیان کردن نہادن قطب مقام محمدی شیخ ماجد کردی رضی اللہ عنہ

کہا شیخ سلیمان ای خردمند ۔۔۔ کہ شیخ وقت ماجد کا ہی فرزند

کہ مین والد کے ساتھہ آکر بہ بغداد ۔۔۔ ہوا حاضر بہ بزم شاہ افراد

کہا اسوقت شاہ نور افسر ۔۔۔ ہی میرا پاؤن سب ولیون کے اوپر

میرا والد یہہ سنتے ہی بلا دیر ۔۔۔ کیا فی الفور اپنے سر کیتین زیر

روایت ہشتم در ذکر کردن نہادن صاحب ملکات ملکی شیخ خلیفہ نہر ملکی رضی اللہ عنہ

روایت یون کیا ہی شیخ یحیی ۔۔۔ کہ آیا مین بہ بزم شاہ والا

مشایخ سے اتہے معمور مجلس ۔۔۔ وہان شیخ خلیفہ بھی تھا جالس

مین اس شیخ مقدس پاس بیٹھا ۔۔۔ یکایک اس گھڑی محبوب مولا

کہا میرا قدم ہی سبکے اوپر ۔۔۔ خلیفہ نے تب جھکایا اپنا سر

بھی بولا نہیں عجیب کر فرد اوحد — کہا ہی یہہ سخن از فضل سرمد

روایت نہم در ذکر کردن نہادن قدوۂ اکارم شیخ مکارم رضی اللہ عنہ

کہا شیخ ابو المجد ای نکوکار — گیا ملک سواد اندر زمین ای یار

کہ تا شیخ مکارم سے ملون مین — سعادت ہو و شرف حاصل کرون مین

مین جانتے ہی کیا وہ عزم بغداد — چلا ہمراہ مین بھی با دل شاد

وہ آیا در رباط غوث اعظم — مشائخ جمع تھے مجلس مین اسدم

وہ بیٹھا جا کے اس مجلس اس آن — میان بو نجیب و شیخ سلطان

کہا محبوب سبحانی یکایک — ہی میرا پاؤن سب ولیون پہ بیشک

جھکایا گردن اپنی تب مکارم — بھی تھے جتنے وہ مجلس کے ملازم

روایت دہم در بیان کردن نہادن مقرب بارگاہ لاہوت شیخ عثمان ابن مرزوق رضی اللہ عنہ

کہا ہی یون ابو حفص ای برادر — مین رہتا تھا بطلیح پیچ اکثر

بہ نزد قطب نامی شیخ عثمان — کہ تھا بحر محیط کشف و وجدان

بہت اس شیخ کی کرتا تھا خدمت — کبھی جاتا تھا گھر لے اس سے رخصت
رہا ہیں تین دن اس پاس یکبار — کہا روز چہارم یون وہ سالار
مین چاہتا ہون کرون بغداد کا سیر — کہا مین بھی ہون سات ای منبع الخیر
کہا بسم اللہ آ ای نیک محضر — رکھ اپنا پاؤن میرے پاؤن اوپر
گئے در عرصہ اندک ببغداد — ہور آسئے در رباط شاہ افراد
اتھے مجلس مین اسکے سب مشایخ — کہ تھے سر و علن مین کوہ راسخ
یکایک تب کہا محبوب داور — کہ ہی میرا قدم سب اولیا پر
جھکاسے حاضران سب گردن اسدم — جھکایا ہی بھی شیخ عثمان اکرم
گئے جب لوک سب مجلس سے باہر — اتھا تب شیخ عثمان مفاخر
دیا بوسہ بدست شاہ افراد — کیا محبوب سبحان اسکو ارشاد
کہ جا جلدی سے تو اپنے مکان پر — جو آیا تھا کیا وہ ای برادر
ہوا ہی جب لطایف بیچ داخل — ہوا مین شیخ سے اسوقت سایل
کہ اس آنے و جانے کا سبب کیا — کہا میرے سے تب وہ شیخ والا

ہوا مامور مین حق سے کہ جاؤن … شرف محبوب کے مجلس کا پاؤن

نہین تھا کچھ غرض مجھکو بہ بغداد … سوائے رویت سالار افراد

جلوہ سیوم در بیان گردن نہادن اکابر اولیائے عالی مناقب کہ از محفل نورانی حضرت محبوبیت مناصب غایب بودند درین جلوہ نیز چند روایات است

روایت اول در ذکر گردن نہادن قطب مقام قدوسی شیخ عبدالرحمن طفسونجی رضی اللہ عنہ وعنہم

کہا ہی شیخ ابوحفص ای خردمند … و شیخ وقت طفسونجی کا فرزند

کہ میرا باپ ایکدن مجلس اندر … کیا طفسونج مین خم آپنا سر

ہمین پوچھے کہ ہی اسکا سبب کیا … کہا اس آن ہین محبوب والا

کہا ہی یہہ میرا باپ مبارک … سبھی ولیونکی گردن پر بلاشک

لکھے وہ روز ہور وہ وقت ہم سب … خبر بغداد سین آئی ہی جب

ہوا لکھنا ہمارا ای نیکو ذات … برابر شاہ کی ارشاد کے سات

روایت دویم در ذکر گردن نہادن قطب مقام سری شیخ ابومحمد ابن عبدربہ

کہا ہے شیخ ابو طالب نے یون شرح کہ ہی فرزند دلبند ابو الفتح
گیا مین اپنے والد کے ہمراہ بہ نزد بو محمد قطب درگاہ
وہ ساعت مین وہ شیخ کامل الذات سخن کرتا تھا با اصحاب خوشدہات
سخن کو قطع کر تب وہ سرفراز ہوا ہی بیہوشی کے سات ممتاز
ہوے سب حاضران حیران و خاموش کہ تھے تعظیم مین سب اسکے پرجوش
پچھے اسکے رکھا وہ برزمین سر ہی فرمایا ہی میرے سیس اوپر
گیا بعد اسکے گھر مین وہ حق آگاہ گئے ہم دو نو بھی تب اسکے ہمراہ
تھی والد کو میرے اس پاس قربت کیا تب عرض وہ ای باکرامت
قسم حقکی ہے تجھے ای جان امید تو بول اس قول اور اس فعل کا بھید
تلطف اپنا سر بھوین پر رکھا کیون بہی میرے سرپہ ہی کر کر کہان کیون
کہا تحقیق شنا شہنشاہ افراد کیا ارشاد اب در شہر بغداد
کہ یہہ میرا قدم از فضل داور ہی یکسر اولیا کی گردن اوپر

تھے جتنے اولیا روے زمین پر … رکھے میرے تن سبب بر زمین سر
لکھا تاریخ پیرا باپ ای بھای … خبر بغداد سے بصرہمین جب آئی
دونو تاریخ تھے باہم برابر … ہوی یہہ بات سب بصرہمین اشہر

روایت سیوم در ذکر گردن نہادن قطب ربانی شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ

کہا ہی بو محمد شیخ ذی شان … مین جاتا بہت نزد قطب حرا
مین تہا خدمتمین حاضر اسکے یکروز … جھکایا اپنی گردن وہ دل افروز
ابو حفص عمر فرزند اسکا … سبب اس بات کا والدسے پوچھا
کہا ای پوت در بغداد اسدم … کہا استاد پیر غوث اعظم
کہ یہہ میرا مبارک پاے والا … ہی سب ولیونکی گردن پہ بہرجا
ہی شیخ عبد اللطیف نام اوس … کیا ہی یون روایت ای برادر

روایت چہارم در ذکر گردن نہادن مقرب باری شیخ اسوید سنجاری رضی اللہ عنہ

کہا ہی شیخ اسمعیل ای یار … جو ہی فرزند خاص قطب سنجار

که کهتا تها مرا والد به محفل | همیشه غوث اعظم کے فضایل
جو بخشا هی اسے قیوم قادر | مقامات و مناقب حد سے باهر
کبهی کوی دن بهی اسکے بزم عالی | نهین تها ذکر سے اس شہ کے خالی
وه نهرایا هی ایکدن اپنا سر | بهی فرمایا که هی میرے سر اوپر
کها تب شیخ حسین اسکا سبب کیا | کها بولا هی اب ایسا لاروالا
که یهه میرا مبارک پاے افخر | هی سارے اصفیا کے گردن اوپر
لکهے اسبابات کی تاریخ کو هم | پیچهے آنے لگے اخبار سے هم
موافق تهے دونو تاریخ اجی جان | روایت یون کیا هی شیخ عثمان

روایت پنجم در بیان کردن نهادن پیشوای زمرهٔ عشقی شیخ رسلان دمشقی
رضی الله عنه

کها یون شیخ عارف ابو محمد | که فرمایا هی حبیب محبوب امجد
هی میرا یهه قدم با زینت و زین | تمام افراد کی گردن په بے هین
اسی دم شیخ رسلان دمشقی | که تها دریا قریب وحی و عشقی

جھکایا اپنی گردن ہور کہا تد — مناقب غوث کے یاران سے بیحد
سراپا شاہ کو اسوقت اسد نات — کہ نین لکھنے مین آتے وہ عبارات
کہا بعد اس بیان کے بو محمد — کہ تھا محبوب سبحان قطب اوحد
تھا اپنے قول ہمیشہ و ہمسر — ریاست اسکو ہی سب اولیا پر
ثنا نشہ کی کہا ہے وہ مطول — کہونگا اسکو آگے مین مفصل

روایت ششم در بیان کردن نہادن امام ربانی شیخ ابو مدین مغربی تلمسانی رضی اللہ عنہ

کہا ہے شیخ صالح ذو المناقب — ابو مدین امام اہل مغرب
تھا یاران ساتھ چالس دریمین — کہا ناگاہ دھرا کر وہ گردن
تجھے لاتا ہون شاہد اے الہ مین — ہی تیرے سب ملایک کو گواہ مین
سنا مین اور کیا مین انقیاد اب — مریدان اسکا پوچھے ہین سبب تب
کہا اس آنین در شہر بغداد — کیا ارشاد یون سلطان افراد
کہ ہے پیر قدم فضل خدا سے — رقاب اندر تمامی اولیا کے

کہا راوی کہ ہم سب ای خردمند | کئے تاریخ کو اس دم قلم بند

عجب از ملک عراق آئے مسافر | کہ اُسکے مطابق اسکے ظاہر

روایت ہفتم دربیان کردن نہادن صاحب فتح اسماے و سید عبدالرحیم مصری قادری رضی اللہ عنہ

کہا سید حسن پیر مکرم | کہ قرب و معرفت میں تھا معظم

کہا محبوب سبحان جب ببغداد | ہی میرا پاؤن بر اعناق افراد

میرا والد کہ تھا صدیق پر نور | اتھا عبدالرحیم اسم اسکا مشہور

کہا گردن جھکا کر اس موافق | کہ فرمایا ہی سچ مصدوق صادق

کہا لوگ اس سے یہہ کیا ہور وہ ہی کون | جواب انکو دیا وہ قدوہ کون

کہ بیشک اسکی ہی بغداد اندر | کیا ارشاد یون محبوب داور

کہ میرا پاؤن ہے ولیون کے اوپر | اطاعت سب کئے اسکی سراسر

تھے جتنے مشرق و مغرب میں کامل | رکھے ہین گردن اُسکی پاؤنکے تل

لکھے تاریخ ہم اسوقت اندر | خبر جب آئی نہی اسکی برابر

روایت ہشتم در ذکر گردن نہادن قطب ربانی سید احمد رفاعی قدس اللہ سرہ العزیز

کہے عبدالرحیم و بوالحسن یون — کہ تھے اوج تقدس پہ قمر ہون
تھے ہم ماموں کے نزدیک اپنے یکبار — جناب سید احمد تاج ابرار
جھکایا اپنی گردن وہ یکایک — ہی بولا ہے کہہ کر گردن پہ بیشک
ہمیں پوچھے کہ ہی اسکا سبب کیا — کہا بغداد میں اب شاہ والا
کہا ہی یون کہ میرا پاے امین — ہی یکسر اولیا کی فوق گردن
ہو اسکے بہت اصحاب پیکر — کیے ہی یون روایت ای برادر

روایت نہم در ذکر گردن نہادن قطب فاخر عدی ابن مسافر رضی اللہ عنہ

کہا ہی شیخ اقدس بو محمد — ہی بولا بو المفاخر شیخ امجد
کہ ایکدن قدوۂ جمیع اکابر — امام دین عدی ابن مسافر
اتھا اس زاویے میں اپنے خوشدل ہات — کہ سنتا تھا وہاں محبوب کی بات
یکایک اپنی گردن یون جھکایا — کہ سر اسکا زمین سے پاس آیا
ہوا ہی وجد بیحد سکیستن تب — پس آیا زاویہ میں وہ مقرب

کہ ہی تیرا قدم سب اولیا پر	تجھے اسوقت فرمایا پیمبر
نہ کیونکر یون کہینگا وہ مکرم	کہ ہی سب بے ریب وہ قطب معظم
مین کرتا ہون سدا اسکی رعایت	ہمیشہ اسکو ہی میری حمایت

روایت چہارم در ذکر انچہ دو قطب فاخر سید احمد رفاعی و شیخ عدی ابن مسافر خبر داده اند رضی اللہ عنہما

کہا ہی بو محمد شیخ یوسف	کہ ہی سر حلقۂ اہل تعرف
کہا مین ایکدن از جذب خاطر	بہ نزدیک عدی ابن مسافر
کہا پیر سے وہ اکمل ہی تو کون	کہا مین ہون مرید سرور کون
کہا نت ہی مسرت سے تو ہمدم	کہ تیرا پیر ہی وہ قطب اعظم
کہ سہ صد اولیا ہی خاص رحمان	ہی ہفت صد از رجال الغیب پنہان
کہ بعضے انمین بیٹھے تھے زمین پر	اٹھے قایم ہوا مین بعضے دیگر
کہا جسوقت وہ صدیق اکبر	ہی میرا یہ قدم ہر ہر ولی پر
بیکدم شوق دل سے سب وہ کمل	رکھے ہین گردنان اسکے قدم تل

کہا راوی سنا یہہ رمز جب مین — بہت بوجہا عظیم اس حرف کیتین

ہوا ہون جلد اتہکر وہان سے ساعی — بسوے سید احمد رفاعی

کیا مین اسکے خدمت بیچ جا کر — سخن اس شیخ ماجد کا مکرر

یہہ سن تقریر میری وہ معلا — کہا شیخ عدی سنے راست بولا

روایت پنجم در ذکر آنچہ دو قطب اسرار مقام کبریائی شیخ ماجد کردی و شیخ مطر باذرای ازان خبر دادہ اند رضی اللہ عنہما

کہا شیخ عوض پیر مکرم — کہ ہیگا وہ مرید غوث اعظم

کہ مین بغداد سے باچند ابرار — گیا تہا کوہ حمرین بیچ یکبار

کرون تا شیخ ماجد کی زیارت — جب آئے اس کنے وہ باکرامت

کیا اکرام ہمکو ہور ضیافت — کئے کیے دن ہم اسکے پاس اقامت

منگے جب رخصت اس سے ہم کہا تب — یہین ہمکو زادہ دیتا ہون یکسب

کرو میرے سے تم اسکو روایت — کہ پایا اس سے ہر کوی سعادت

کہا جسوقت محبوب مطہر — کہ ہی میرا قدم ولیون کے اوپر

نہیں باقی رہا ہوین پر کوئی اکمل ۔۔ مگر گردن رکھا اسکے قدم تل
کیئے اسکا تواضع اولیا سب ۔۔ کیئے اقرار اسپر اصفیا سب
نتھے صلحاے جن کے کوئی محفل ۔۔ مگر تھے وہان ثناے غوث کے مل
تمام اطراف سے جنون کے اخیار ۔۔ سب آئے اسکے خدمت بیچ یکبار
کیئے آ اسکتیں حجر اسرار ۔۔ کیئے ہیں توبہ اسکے ہات اوپر
کہا اوی کہ رخصت اس سے لے ہم ۔۔ گئے ہیں باذرا کے بیچ اسدم
عظیم اس بات کو سمجھے تھے ہم سب ۔۔ گئے شیخ مطر کے پاس ہم تب
ہماری وہ کیا تکریم از جد ۔۔ بھی فرمایا کہ میرا بھای ماجد
دیا ہی جو خبر تمکو ز محبوب ۔۔ ہی بے ریب و تردد صدق اسلوب

روایت ششم در بیان انچہ قدوۂ اکارم شیخ مکارم رضی اللہ عنہ ازان خبر داده

کہا ہی بو محمد شیخ ذو الحال ۔۔ کہ ہی معروف وہ از ابن عزال
گیا مین سید عبد اللہ کے پاس ۔۔ کہا تب اس سے مین ای اکرم الناس
تھا حاضر تھا تو اس مجلس اندر ۔۔ کہ تیرا والد اسرار مظہر

کہا ہی آمین میرا پایے امین
ہی سارے اولیا لیکین بگردن

کہا آرے مین تہا حاضر بھی تھے وہان
زیادہ از پچاس ابرار ذی شان

مین دیکہا تب تواضع کر جہکے ہین
سراسر گردنان اپنے رکھے ہین

گیا جب گھر مین اپنے شاہ ابرار
بھی گئے اپنے گہرون کو سارے حضار

نہین باقی رہا مجلس مین کوی تد
بجز شیخ مکارم ہور محمد

بھی تھا شیخ عرینی اور داود
سوا انکے تھا وہان کوی موجود

مین بیٹھا وہان دو بہای ساتہہ یار
کہ ہین عبد العزیز و عبد جبار

کہا تب ہم سنی شیخ مکارم
کہ دکھلایا مجھے رب عوالم

کہ نین باقی رہا کوی آج کے روز
کہ ہی قرب ولایت بیچ فیروز

مگر دیکہا قطبیت کا جہنڈا
کھڑا ہے روبرو محبوب کے آ

بھی تاج غوثیت ہی اسکے سر پر
ہی دیکہا اس معظم کے تن اندر

معلا خلعت تصریف کامل
کہ ہی سب کون پر حکم اسکا شامل

دیا ہی اسکتین قیوم برحق
بعزل و نصب مختاری مطلق

وہ خلعت لبسکہ تہی پر معزز — شریعت ہور حقیقت سے مطرز
کئے سب اون لیا انکی اطاعت — رکہے ہیں دلمیں بہت اسکی محبت
ہوئے ہیں پیر لشر سب اسکے منقاد — بغیر اشتباہ جتی وس اوتاد
کہ ہیں بیشک وہ خاصان مملکت کے — اکابر وقت کے شاہان جکت کے
کہا وہ کون ہیں بولا وہ تجہکو — علی و بوسعید و ابن لطو
عدی ابن مسافر اور موسیٰ — بہی احمد اور طفسونجی والا
بہی شیخ دین حیات و بو محمد — بہی شیخ تلمسانی فرد اوحد

روایت ہفتم در بیان انچہ طیار اوج اسرار ہو شیخ لولو رضی اللہ عنہ از ان خبر دادہ

کہا ہی شیخ ابو الخیر مفاخر — کہ تہا مکے کے اندر مین مجاور
اتہا وہان شیخ لولو فرد اکرم — کہ کہتے تہے اسے سب قطب اعظم
اتہا بیشک مخاطب وہ بانفاس — تہا شیخ بارہیں ہی تب اس پاس
ہمت کرتا تہا خدمت وہ دل افروز — گیا ہیں اسکے مجلس بیچ یکروز

تھا نزدیک اسکے میرا شیخ امجد
ہی تہے کے شیخ وہاں اسوقت نامی
ہین پایا حال اسکا یون سنا مع الحق
کہا مین اپنے دل بیچ اسدم
گذرتے ہی یہہ خطرہ دل کے اندر
ہی میرا پیر سید عبد قادر
یہہ میرا پاے عالی فضل حق سے
رکھے ہین تین سو تیرا مکمل
تھے افراد زمین مین جتنے افراد
اتھے ستر ولی اسدم بحر مین
اتھے چالس عجم مین شام مین تیس
اتھے مغرب کے ملک اندر ستاویس
اتھے گیارا حبش کے ملک اندر

ابو عبد اللہ شیخ دین محمد
کہ بعلم و معرفت مین تہے گرامی
کہ نہین دیکہا اسے مین کسمین مطلق
کہ ہر رکھتا ہی نسبت یہہ معظم
کہا لے نام میرا وہ مطہر
کہ بولا ہی علانیہ نہ در سر
ہی بیشک گردن اوپر ہر ولیکے
سب اپنی گردن اسکے پاون کے تل
ہوے ہین سر بسر سب اسکے منقاد
عراق اندر اتھے تب سات بیلے مین
اتھے سرحد ملک مصر مین بیس
اتھے ملک یمن کے بیچ تیویس
اتھے نزدیک سد ہفت ای برادر

بھی تھے نیتاہہ ہندوستان کے اندر — تھے سینتالیس کوہ قاف اوپر
جو ہیں بحر محیط اندر جزایر — انہے اسمین ہیچ سب چوبیس کا بر

جلوہ پنجم در بیان خبر دادن اولیاء عظام کہ قول آنجناب عالی مقام از امر ملک علام بود عز شانہ و درین جلوہ نیز چند روایت است اول در خبر دادن شیخ علی ہیتی رضی اللہ عنہ

کہا ہے شیخ کامل بو محمد — کہ کشف و معرفت مین ہے ممجد
کہا جب حضرت محبوب والا — ہے سب ولیونکی گردن پر مرا پا
چڑھا اسوقت میرا شیخ اوحد — علی جسکے کمالون کو نہیں حد
وہ شاہ اولیا کی کرسی اوپر — ہوا داخل ہے اسکے دامن اندر
لے اس سالار کا پاے مبارک — رکھا ہے آپنی گردن پہ بیشک
کہے اصحاب اسکے ای معلا — کیا تو کس لئے اسطرح فرما
کہا انکو کہ بیشک غوث مطلق — ہوا اس قول پر ماموراز حق
بھی حق اسکو دیا ہے اذن از فضل — جو منکر ہووے ولی اسکو کرے عزل

مین چاہا اسلیئے اول سبھون سے
اطاعت بیچ ہوون داخل اسکے

روایت دوم در بیان خبر دادن سر حلقۂ اکابر شیخ عدی ابن مسافر رضی اللہ عنہ

کہا ہی شیخ ابو البرکات والا
کہ مین یکروز اپنے عم سے پوچھا

عدی ابن مسافر قطب نامی
کہ اگلے اولیا سے کوی گرامی

کہا میرا قدم ہی اولیا پر
سوا سے حضرت محبوب اکبر

کہا بولا نہین کوی قرب والا
کہا مین اس سے معنی اسکی ہی کیا

کہا میرے سے وہ یہہ قول فاخر
مقام فردیت سیتی ہی مخبر

کہا مین ہر زمانے مین ہی یک فرد
کہا آرے ولیکن کوی جوانمرد

نہین ہرگز ہوا مامور از حق
کہ بولے یہہ سخن جز غوث مطلق

کہا مین اس سے پھر آیا وہ سرور
ہوا مامور رب سے اس سخن پر

کہا آرے ہوا مامور از رب
رکھے نین گردن اپنی اولیا سب

مگر اس امر کے خاطر بلاریب
نہین اثبات مین ہرگز ذرا ریب

تو آیا نین نظر کرتا ملک پر
کہ سجدہ نین کیئے آدم کو یکسر

ہوا ین جب تلک امر انکو حق کا | ہمیشہ کر تو تکرار اس سبق کا

روایت سیوم دربیان خبر دادن قطب مقام معنوی شیخ ابوسعید قیلوی کا رضی اللہ عنہ

کہا ہی بوالحسن فخر اکابر | کہ ہی فرنث کی بلاکسے وہ فاخر
پوچھا کوی میرے شیخ معنوی سے | امام وقت قطب قیلوی سے
کہ فرمایا ہی سید عبد قادر | ہی میرا پاؤن پر ہر فرد فاخر
ایا وہ شاہ تھا مامور از غیب | کہا مامور تھا حق سے بلا ریب
یہہ قول اسکا لسان قطبیت ہے | بغیر قطب کسکو یہہ سکت ہے
ولے ہر وقت مین کوی قطب نامی | ہوا ینن امر سے ہرگز گرامی
جو نین حق سے ہوا مامور ہرگز | نہین ہی بولتا یون اسکو جایز
ولیکن جو ہوا مامور از حق | نہین جایز خموشی اسکو مطلق
جو امر حق سے ہوتا ہی مشرف | بغیر شبہہ ہے اعلی واشرف
یہہ بات اسکی شفاعت کی زبان ہے | یہہ رتبہ سارے قطبون کو کہان ہے

روایت چہارم در خبر دادن قطب الوقت سید احمد رفاعی رضی اللہ عنہ

کہا ہے شیخ ابراہیم ذی نام — مرا والد ابو الحسن علی نام
کہا ماموں سے اپنے سید احمد — مقام و حال کو جسکے نہیں حد
کہ فرمایا ہے محبوب منور — ہے میرا پاؤں سب ولیوں کے اوپر
کہا ہے یہہ سخن وہ قطب عالی — بِاَمرٍ اَو بِلاَ اَمرٍ ابنِ ایلی
جواب اسکو دیا وہ قرب مظہر — بل امر حق سے فرمایا ہے سرور

روایت پنجم در بیان خبر دادن قطب مقام سری شیخ ابو محمد ابن عبداللہ
ربہ البصری رضی اللہ عنہ

کہا ہے شیخ ابو العباس احمد — کہا ہے قطب دوران بو محمد
ہوا ماموں جب محبوب داور — کہ بولے ہے مرا پا ہر ولی پر
یہیں دیکھا شرق و مغرب کے ولی سب — تواضع سے رکھے سر بر زمین تب
مگر تہا ایک عجم کے سرحد اندر — رکھا نہیں وہ ادب سے اپنا سر
ولایت اسکی ہوئی اسوقت مسلوب — ہوا ہے نفس و شیطان کا وہ مغلوب

روایت ششم در بیان خبر دادن قطب ربانی شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہ

ابو عبد الملک کہتا ہی ای یار — گیا مین قطب حران پاس ملبار
ہوا ایک شخص اس پاس سایل — مریدون مین کرے اپنے کو داخل
کہا شیخ مقدس اسکو تجھہ پیر — مین پاتا ہون نشان شیخ دیگر
کہا وہ مین کیا تھا یون مقرب — کہ ہوون مین مرید غوث اکبر
ولیکن اس سے خرقہ نین لیا مین — وہ اتنے مین ہوا داخل کہتین
کہا مدت تلک عیشان کیے ہم — بزیر سایہ محبوب اعظم
پیے ہم چشمۂ عرفان سے اسکے — پیالے بیعد و شیرین شکر سے
دم پاک اسکا جو تھا بہت صادق — عیان ہوتا تھا اس سے مثل بارق
ہویدا اسکا یون ہوتا تھا اشراق — کہ روشن اس سے ہوتے تھے سب آفاق
سبھی اہل مقامات اور اسرار — بقدر رتبہ لیتے اس سے انوار
جب آیا اسکو امر خاص داور — کہ بولے ہی مرا یا اولیا پر
زیادہ حق کیا انوار و اسرار — دلون مین اولیا ای نکوکار
دیا احوال کو انکے بلندی — دیا علمون کو انکے ارجمندی

یہہ سب اسباب کی برکت ہی الجمل — کہ وہ گردن رکھے اسکے قدم تل
گیا تحقیق وہ سالار مطلق — بسوی قرب خاص حضرت حق
کہ جمع سابقان ساتہہ انبیا کے — ہی صدیقان وکبیر اصفیا کے

جلوہ شصتم در بیان تعظیم کبرای اصفیای کرام بعد صدور این قول الجناب والا مقام را رضی اللہ عنہ وعنہم ودرین جلوہ نیز چند روایت است

روایت اول از شیخ ابو القاسم بطایحی قدس سرہ

کیا ہی شیخ ابو القاسم روایت — کہ تھے اسکے بطایح مین اقامت
گیا مین یک زمان تا کوہ لبنان — کہ دیکہون تا وہان کے اہل عرفان
صفاہان سے اتہا وہان یک فقیر — کہ جیلی سے تھا معروف وملقب
رہا تھا جب بہت در کوہ مذکور — ہوا تھا اس لقب سے خوب مشہور
مین بیٹھہ اسکے پاس ایکدن اس سے پوچہا — تو ہی یہان کب سے ای شیخ معلا
کہا مین ساتہہ برسون سے یہان ہون — کہا مین سکتین ای قرب مشیحون
بہت مدت یہیچ تو اس کوہ اندر — عجب تر چیز کیا دیکہا بیان کر

کہا بیٹھا تھا میں اس مکان پر — سن پانسو پچاس اور نو کے اندر

تھا چندنا خوب اس شب ای مکرم — لگے ہونیکو اہل کوہ باہم

چلے اترتے ہوے کرتیز پرواز — عراقی سمت پرای یار دمساز

جماعت پر جماعت بے نہایت — ہوا حیران تھا کہ میں یہ حالت

تھا لیسے آشنا یک بہت میرا — میں پوچھا اس سے ہی کیا یہ تماشا

کہاں جاتے ہو تم سب وہ کہا سب — کیا ہی خضر ہمکو حکم یون اب

کہ ہم سب جانب بغداد جاوین — جناب قطب میں جا فخر پاوین

کہا میں کون ہی وہ قطب فاخر — وہ بولیا ہی وہ سید عبد قادر

میں جانیکی منگیا رخصت دیا او — اتھا میں بیا تہہ اسکے جب اتھا او

چلے اترتے ہمیں دونوں ہوا پر — گئے بغداد میں یک ساعت اندر

دیکھے جب شاہ کی مجلس میں باہم — کھڑے تھے سب وہ صف صف ہوکے باہم

اتھے جتنے اکابر انمیں یک یک — اسے یا سید کہتے تھے بیشک

وہ سب وانکو فرماتا تھا جب کام — وہ سب کرتے تھے جلد اسکا سرانجام

کیا بعد اسکے رخصت انکو سرور اوب سیتے سب نے پیچ پاؤن ہٹ کر

چلے اترتے ہوا کے بیچ خوشد ہات چلا مین بھی اسی اپنے یار کے سات

پہنچنے کوہ مین جسوقت ہم سب کہا مین آشنا سے اپنے تب

کئے تم جون ادب اس رات اس سات نہین دیکھا کبھی مین ہرگز اسد ہات

کہا پیر سیتے وہ ای بہای میرے کرین کیون نا ادب اسکا گھنیرے

کہ فرمایا ہی وہ سرور ہمارا یون ہی سب ولیون کے گردن پہ پہر تہاون

ہین سب ماموریہم ای باسعادت کہ جا وہ دان کرین اسکی اطاعت

بجالاوین تمام احکام اسکے دل و جان سے نہین ہو رام اسکے

روایت دویم از سید ابو المحاسن فضل اللہ نبیرہ حضرت محبوب درگاہ رضی اللہ عنہ

کہا ہی بو المحاسن شیخ افاق کہ ہی فرزند سید عبد رزاق

کہا ہی بو محمد مجھہ سے یہہ بات کہ فرمایا ہی شیخ بیت اسد ہات

گیا یک دن مین نزد غوث اعظم تھا سطح مدرسے اوپر وہ اسدم

اتھا شاغل نماز چاشت اندر تجہا اسوقت دیکھا مین ہوا پر

وہاں چالیس صف از اولیا تھے | کہ ہر ہر صف مین ستر اصفیا تھے

کہا مین بیٹھنے نین تم کہے سب | نماز اپنی ادا کر وہ مقرب

دیونگا بیٹھنے کی جب اجازت | تو بیٹھینگے ہمین ای با کرامت

کہ ہاتھ اسکا ہی بالا ہم پہ یکسیر | ہی پا اسکا ہمارے گردن اوپر

اور اسکا ہی امر ہم سب پہ جاری | کیا ہی جب سلام او قطب باری

سب آئے بہت جلدی کرکے اس پاس | گئے ہین اسکو مجرا بہت کر پاس

دیئے ہاتان اپہ سکے بوسے سارے | لے رخصت اپنی منزلکو سدھارے

کہا تب شیخ ہیتی نے اسلوب | کہ ہم جب دیکھتے تھے رد محجوب

تو ہم سب چیز کو پاتے تھے اسدم | کہ رویت اسکی تھی خیر مجسم

روایت سیوم از شیخ ابوالحسن علی بن بجانی و شیخ ابو الثنا محمود کردی قدس سرہما

کہا ہی بوالحسن شیخ معظم | بھی بولا شیخ دین محمود اکرم

کہ جب سے حضرت محبوب سبحان | کہا اس قول کو از حکم یزدان

بجھے آتے اولیا نزدیک حضرت | ادا کرتے انہیں وہ یون تحیت

سلام او پر تیرے ای شاہ دوم | امام ہر مکان ہی تو بہ برہان

ای امر حق پہ قایم اور ثابت | ہی وارث تو کتاب اللہ کانت

ہی نایب تو رسول اللہ کا ہر دم | خلافت اسکی ہی تجھکو مسلم

ولایت مین تجھے قدرت ہی پوری | زمین و آسمان تیری کمندوری

ہی ملک قطبیت اوپر تجھی راج | سگل اہل زمان تیرے ہین محتاج

برس منہہ تجہہ دعا سے ہو تعمیر | ترے ہر برکت سے حیوانان ہین پر شیر

ہی ایسی پر فصاحت وہ عبارت | کہ اسکے ترجمے کی نہین ہی طاقت

روایت چہارم از چند ابرار قدسی کہ از جناب شیخ ابو الحسن قرینی کردہ اند وی از مرکز دایرہ اسرار خفی وجلی جناب قضیب البان موصلی کردہ است رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین

کئے ہین یون روایت بہت ابرار | گئے ہم بو الحسن کے پاس یکبار

کہا وہ مقتدای اہل باطن | قضیب البان سے پوچہا ایک دن

ایا دیکھا تو مثل غوث والا | کہا دیکھا نہین مین کوی اس سا

کہا ہی حب سنتی وہ غوث آفاق
ہی میرا پاؤں ولیوں کے بر اعناق
رجال الغیب وصلیان سارے تب سے
جب آتے محفل قدسی میں اُسکے
فرو کرتے ہیں سر اپنا ادب سے
جلال و جاہ سے محبوب رب کے

وصل ہشتم در فضیلت و شرف سلسلۂ غوثیہ محبوبیہ قادریہ و ذکر اقوال سنیۂ آنحضرت در فضایل منتسبان این طریقۂ نادریہ تعریف و توصیف اکابر اصفیا منسوبان این سلسلۂ علیہ با وصف باہیہ و بیان حکایات با کرامت و فواید نوسل بان باز اشہب اقرب قربت علی جدہ علیہ الصلوۃ والسلام و درین وصل چہار جلوہ

جلوۂ اول در بیان فضیلت این کرام از اقوال حضرت محبوب ملک العلام علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام

کریں ہم شکر یارب تیرا کیونکر
کہ تیرے نعمتان ہیں حد بے تر
ہمیں کیا کر سکینگے شکر تیرا
کہ احسان ہی تیرا ہم پر گھنیرا
بہر لحظہ بہر ساعت بہر دم
پہنچتے ہیں تیرے انعام ہم
بسبب نعمتوں کو نہیں تناہی
کریں ہم شکر کیونکر یا الٰہی

ہتین ہی بیرے فیضونکو نہایت
کران دونون کرم کے شکر کے ہم
ہی اول یہہ کہ تو از فضل بیحد
تو ہمکو اسکے امت سے کیا ہی
ہی دوسرا یہہ کہ تو از لطف مرغوب
کیا تو ہمکو اس سرور کے خدام
تو ای رب رحیم از محض رحمت
ہمیشہ ہمکو دے فیض انکا پورا
بدنیا و بعقبی یا الہی
یہہ دونو فیض مین رکھہ ہمکو دایم
زبان سے ہاتہہ سے دل سے ہر دم
کرین دونو یہہ ہم تا جان فشانی
دوئی کا حرف یہان ہیگا ادہورا

ولے ان سب سے برتر ہین دو نعمت
کہ جنکے عمر اپنی صرف ہی کم
کیا ہی ہمکو از اتباع احمد
تراعز و شرف ہمکو دیا ہی
کیا ہی ہمکو از احباب محبوب
ہی بیحد یہہ عنایت ہور یہہ انعام
کیا جون ہمکو بخشش یہہ دو نعمت
ہمارے بین دکہا انکا ظہورا
یہہ دونو فیض دے ہمکو کہا ہی
ہور انکے شکر پر نت ہمکو قایم
کرین اس شکر کو نسدن ادا ہم
کرین دونو بین بل اپنے کو فانی
کہ ہی وحدت کا پورا یہان ظہورا

حبیب اللہ و محبوب الہی ہیں یک رکھتا ہوں میں اسپر گواہی
طریق اسکا نبی کے دین کے مانند ہی افضل سب طرق سے ای خردمند
یہاں لگ اولیا کے ہیں سلاسل کئے اس سلسلہ سے فیض حاصل
نہیں اس حرف میں واللہ کچھہ ریب گواہ اس بات پر ہی عالم الغیب
کہونگا بر ملا منبر اوپر میں باواز بلند اس بات کتئیں
سلاسل بیچ ہیں جتنے خبردار کرینگے سنکے یہہ تصدیق و اقرار
کروای قادریہ عیش و عشرت کہ بخشا تمکو حق نادر طریقت
کرو تم نت بشاشت پر بشاشت کہ رب تمکو دیا ایسی سعادت
ہیں قرب و معرفت کے سربلندان تمہارے سلسلہ کے پاسے بندان
بجاو جشن کے تم شادیانے کہ بخشا تمکو یہہ دولت خدا نے
طرب سے کر زبان کو غنچہ سان وا سنو ہر وقت کلبانگ بدما وا
سنو ہر وقت شادی کے شہانے ترانے پر ترانے پر ترانے
کوی شہباز یہہ قدرت نپاوے تمہارے کبک پر تیر جا بجہاوے

نہین کوی شیر غران کو یہہ یارا — کہ لیوے گا وُہ یا بکرا تمھارا
سنے ہونگے تم یہہ نقل پیاری — کہ کہا ہی باگ کو گا ہی تمھاری
غرض تمپر عجب رحمت کیا حق — عجب عز و شرف تمکو دیا حق
بڑھاو اپنی ہمت ہو قوی دل — تمین اس سلسلے مین ہووے کامل
سنو اس سلسلے کے اب فضایل — کرو تم اسکو نقش صفحۂ دل

روایت اول از شیخ تقی الدین محمد و امام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ مقدسی و شیخ ابو عبد الملک عراقی قدس اللہ اسرارہم اجمعین

روایت ہی ز اشیاخ ثلاثہ — ہہی عرفان مین برا جنکا اثاثہ
امام الدین تقی الدین محمد — ہو عبد اللہ گنج علم سرمد
ابو عبد الملک بن ابو المعالی — مریدان جناب شاہ عالی
تھا کرسی پہ ہمارا شیخ والا — کوئی اسوقت اس سرور سے پوچھا
تیری خدمت مین جو رکھتا ہی نسبت — بیان کر اسکی تو ہمکو فضیلت
کہا جمہہ سلسلے کا ہی جو اندا — ہی بیشک الف کا وہ معل والا

جو چوزه هی همارے سلسلے کا — نهین هی هول هرگز اس هلی کا

سن اس ارشاد کی معنی کو ای یار — کہ مجمل اسکو کهتا هون بیانوار

کہ جو اس سلسلے مین مبتدی هین — نہ کچهہ واقف زسر سرمدی هین

نهین هستی کے اندیسے گئے بهار — نہ دیکھے جلوۂ مطلق کا جهلکار

هی ایسے مبتدیون کی یہہ فضیلت — هزارون کی هی بیشک انکی قیمت

جو اس اندیسے نکلے هو کے بیکل — مرے هین یعنے وه مرنیکے اول

لئے هین وه وجود خاص دیگر — گئے هین عالم ملکوت کو سر

سو ایسے منتهی کے تین بهائین — هو سکے مرتبون کی انتهائین

روایت دویم از قطب آفاق سید تاج عبد الرزاق از شیخ قدسی ابو الحسن قریشی

کها قطب معظم عبد رزاق — بهی شیخ ابو الحسن مقبول خلاق

کہ فرمایا هی یون محبوب اکبر — کہ کاغذ ایک بخشا مجهکو داور

اتها مد بصر لک وه مطول — لگے هین اسمین تا آخر ز اول

مریکسر مرید انکے سب اسما — کہ هو وینگے قیامت لک هو

بھی فرمائے مجھے از غیب بیدم	کہ بخشتے اُلکتین تیرے لئے ہم
بھی پوچھا خازن دوزخ ستی ہین	ہی تیرے پاس کوی میرا کہا ہین
بھی فرمایا وہ کہا سوگند یہہ بات	کہ ہی میرے مریدان پر مراحمات
کیا ہی آسمان سیجن ہوون یہ گہیرا	میرا امداد ہی اُن پر گھنیرا
اگر میرے مریدان بیچ کوی یک	نہین جنید تو مین جنید ہون بیشک
قسم حق کی کہ اسکے روبرو سے	نہین ہرگز قدم میرے ٹلینگے
نہ پہنچے جب تلک از فضل و رحمت	میرے ہمراہ تم سبکو بجنت

روایت سیوم از دو شیخ جلیل شیخ عمر کیماتی و شیخ عمر بزاز قدس سرہما

کہے ہین یون کیماتی و بزاز	مرید خاص شاہ کشور راز
کہے سرور سے گر کوی باسعادت	طرف تیرے کیا اپنے کو نسبت
ولے وہ نین کیا بیعت تیرے سات	بھی نین پایا وہ خرقے سے مباہات
ہی تیرے وہ مریدان بیچ محسوب	جواب اسکو دیا اسطرح محبوب
کرینگا مجھہ طرف جو اپنی نسبت	بھی ٹھیرا وینگا میرا از محبت

قبول اسکو کریگا حق تعالے — کرینگا کام کو نت اسکے بالا

اگر ہوینگا وہ راہ بدا و پیر — لسے توبہ طرف ہوینگا رہبر

کرینگا اس سے بیشک دور ہر عیب — وہی ہی پیر مریدان سے بلاریب

کہ بالتحقیق میرا رب میرے ساتھ — تفضل سے کیا ہی وعدہ اسنے ہات

کہ پیر مرید و دوستین — کرے جنت مین داخل یاد رکہتین

روایت چہارم از شیخ ابو محمد عبد اللطیف فرزند قطب الحق ابو النجیب عبد القادر سہروردی

کہا ہی بو محمد شیخ ماجد — کہ میرے سے کہا اسطرح والد

امام سہروردی عبد قادر — مرید قطب حق دیا تہا فاخر

کہ ہر شب اسکے خلوت بیچ ای پسر — ہوتا آواز یک مانند زنبور

تہے اسکے جو مرید انہین اکابر — کہے ایکدن لبید عبد قادر

تہا ان ایام مین وہ اکرم الناس — بہ نزد شیخ دین حماد دباس

تو بو محمد نے شیخ ربانی سے یہہ راز — کہا سروراسے کیا ہی یہہ آواز

کہا محبوب حق سے شیخ اس آن	کہ بارا الف ہین میرے مریدان
ہین لیتا ہون انو کے ناون ہر شب	اور انکے حاجتان منگتا ہون از رب
بھی گر کوی انکے عصیان ہین پڑے تو	بلا توبہ نہ دنیا سے اُٹھے او
کہا سات اسکے محبوب خدا تب	مجھے ہے کر قرب اپنا دیونگا رب
تو ہین یہہ عہد لیونگا ز داور	مریدان سے میرے تا کوی محشر
بغیر توبہ دنیا سے نجاوے	شتاب اس بات کی توفیق پاوے
ہین ہوونگا انونکا اسمین ضامن	کہا اسوقت شیخ پاک باطن
دیکھایا مجھکو تب باری تعالے	کہ دیونگا اسے یہہ شان والا
بڑھاویگا یہہ دیکر پایہ اسکا	رکھیگا انکے سر پر سایہ اکا

روایت پنجم از قدوۂ زمرۂ علمی و عشقی شیخ ابو الحسن جوسقی قدس سرہ

کہا ہی جوسقی شیخ مکرم	گیا ہین نزد محبوب معظم
تھے وہان تب شیخ ہیبت و ابن بطو	کہ ہین او مہر اوج قربت ہو
کہا اسوقت یون محبوب سبحان	کہ مجھکو ہر طویلے بیچ ہران

ہی ایسا خوب نادر ایک گھوڑا — کہ قوت مین نہین کوی اسکا جوڑا
ہی یک تازی میرا ہر عصر اندر — کہ نین کوی دوڑتا اسکے برابر
سبھی ہر فوج مین ہی ایک سلطان — خلاف اسکا کسیکو نین ہی امکان
بہر منصب خلیفہ ہی میرا ایک — کہ نین ہوتا کبھی معزول وہ نیک
کہا اوی کہ شیخ ہیت اسلام — کہا سرور سہی غوث دو عالم
کہ مین ہو سر بسر اصحاب میری — غلامان ہین بغیر شبہہ تیری

روایت ششم از قدوۂ اصحاب از شیخ ابو القاسم عمر بزاز قدس سرہ

روایت یون کیا ہی شیخ بزاز — کہ فرمایا ہی وہ شاہ سرافراز
ہوے تھے لغزش از حلاج صادر — تھا اسکے زلنے مین کوی آخر
کہ اسکا ہاتھہ پکڑتے ہو مددگار — چھوڑاوے اسکتین از آفت دار
اگر ہوتا مین اسکے عصر اندر — پکڑتا ہاتھہ اسکا ہوکے یاور
ہمین مین جو مریدان دست یکسر — مرے اس عصر سے تا روز محشر
گرینگا انسے کر کوی کہا کے ٹھوکر — تو ہاتھ اسکا نین پکڑونگا ہو یاور

روایت ہفتم از سیف الدین عبدالوہاب و تاج الدین عبدالرزاق شیخ ابو سعود حریمی و شیخ ابوالقاسم بزاز و شیخ ابوعبداللہ ابن قاید اوانی رضی اللہ عنہم

کہے ہیں سیف الدین ہور عبدرزاق	ہمی شیخ بوسعود آن در شرف طاق
ہمی بزاز و محمد ابن قاید	کہ ہیں سرور کے خلفا ، اماجد
بغیر شبہہ محبوب مہیمن	قیامت لگ مریدان کا ہی ضامن
کہ گرنا گہ گنہ میں کوی پڑا ہو	توبے توبہ نہ دنیا سے اٹھے او
بھی فرمایا اگر کوی از مریدان	ہوینگا ملک مشرق بیچ عریان
ہور اسدم ہوونگا مغرب بہیترمیں	تو دہاں یونگا اسے اسوقت پرمیں
بھی فرمایا ہی ہمکو یون و سلطان	کہ ہوین ہم اپنی یاراں کے نگہبان
نگہبانی کرین انکی بہمت	کرین ہم حال سے انکی حمایت

جلوہ دویم در بیان اقوال اکابر ائمہ صوفیہ در توصیف سلسلہ علیہ قادریہ و دین

جلوہ چند روایت است روایت اول در بیان توصیف کردن شیخ علی ہیتی رضی اللہ عنہ

کیا اسطرح تاج الدین روایت — کہ یک شب سرور اہل ولایت

کیا ارشاد یون باام بیچھے — کہ چاول کو پکا کر رکھہ چھپا

پکا اسکو رکھے سفرے کے اوپر — گئی بعد اسکے وہ پاک گوہر

پکا یک نصف شب کو ہت کے دیوار — ہوا ہی ایک شخص اس سے نمودار

جو کچھہ سفر اپر تہا سو کیا کوشش — اتہا اسوقت جانیکو وہ باہوش

کیا ارشاد والد مجھکو جا تو — منگ لینے واسطے اس سے دعا تو

ملا ہین اس سے جا دیوار کے بہار — ہین دیکہا ہو گئے تھے وہ اول اسبار

کیا اس سے طلب اسدم دعا ہین — جواب اسکا دیا وہ یون کہ مر تین

دعا سے والد ماجد کے تیرے — جگے ہین اسطرح سے بہاگ میرے

ہور اسکے خرقہ کے صدقے ستی مین — قدر ہور شان پایا ہون تجی مین

کہا مین صبح کے ہوتے ہی یہہ بات — ہمام وقت شیخ ہیبت کے سات

کہا کوی خرقہ نین دیکہا ای انور — کسیکے ہاتہہ سے کوی شخص اوپر

کہ ہوے اسکی لا لبس کو بسرعت — برکت اور کشایش لیے نہایت

تیرے والد کے خرقہ یوں کہین ہین — عجب کچہہ تھا اثر اس کا یہہ کہین

ہین دیکہا ایکدن اس فرد کیتین — پنایا خرقہ سبز مرد کے تین

کشایش انکو ہوی اس سبکو بیحد — ملے انکو فیوض خاص بے عد

ہین جسدن باپ کو تیرے سنجہاتا — برکت مین یہہ یوں کوی روز پاتا

بہی بولا اسطرح بو الفتح ای یار — سنا ہین قدوہ ہستی سے یکبار

ہہین ہین کوی مریدن صفاکا — اسکے پیر سے یون بہرہ بردار

ہین جیسے غوث اعظم کے مریدان — نت اسکے فیض سے معمور نازان

روایت دوم در بیان توصیف کردن شیخ ابو سعید قیلوی رضی اللہ عنہ

خبر ہی او سہی شیخ معنوی سے — سنا ہین بو سعید قیلوی سے

گیا ہین عالم اعلی کو سالار — بچانا جب تلک یہہ بات ای یار

کہ جو دامن کو پکڑا اسکے محکم — نجات اسکو ملی در ہر دو عالم

روایت سیوم در بیان توصیف کردن شیخ بقا رضی اللہ عنہ

یہی راوی کہا ہی اس ادا سے — سنا ہین قطب حق شیخ بقا سے

یہ دیکھا غوث اعظم کے مریدان ‏ — ‏ ہیں سب نورانی پیکر او سعیدان

روایت چہارم در بیان توصیف کردن شیخ عدی رضی اللہ عنہ

کہا ہے شیخ ابو البرکات فاخر ‏ — ‏ سنا ہیں از عدی ابن مسافر

مریدان جس شخص کے آوے مریدان ‏ — ‏ کہ طالب ہوین میرے از دل و جان

تو البتہ مرید انکو کرونگا ‏ — ‏ انوکی تربیت پر من دہرونگا

مگر غوث معظم کے مریدان ‏ — ‏ نہ طالب ہیں کرونگا انکو کوی آن

کہ ہیں وہ غرق در دریاے رحمت ‏ — ‏ نہیں ہے انکی فیضون کو نہایت

ندکوی ذرہ یکو آوے چہوڑ دریا ‏ — ‏ نہیں یہہ کام عاقل پاس برجا

روایت پنجم در بیان توصیف کردن سید احمد رفاعی رضی اللہ عنہ

کہا خضر حسینی شیخ کامل ‏ — ‏ مرید خاص محبوب مکمل

کہا ہیں دلمیں ابن وحد کے نزدیک ‏ — ‏ کہ جاوون سید احمد کے نزدیک

گذرتے ہی یہہ خطرہ دلمیں میرے ‏ — ‏ کہا آئی ہے خواہش دلمیں تیرے

کہ دیکھے سید احمد کیتئیں تون ‏ — ‏ کہا ہے میں یہہ خواہش کیا ہون

ہو خاموش ایکدم مجھکو کہا تب ‌‌ ‌ کہ دیکھہ ای خضر تو احمد کینین اب

مین دیکھا تب کہ بر پہلوے حضرت ‌ ‌ ‌ کھڑا ہی ایک پیر با مہابت

سلام اسکو کیا نزدیک جا مین ‌ ‌ ‌ کہا وہ شیخ باہیبت میرے تین

جنے دیکھا ہو مثل غوث اعظم ‌ ‌ ‌ کہ ہی سب اولیا کا شاہ اکرم

تمنا کیون کرے مجھسے کہ رویت ‌ ‌ ‌ نہین ہون مین مگر اسکا رعیت

یہہ کہکر وہ ہوا میرے سے محجوب ‌ ‌ ‌ کہا راوی کہ بعد فوت محبوب

طرف ام عبیدہ کے گیا مین ‌ ‌ ‌ اور اسکے پاس جا حاضر ہوا مین

مین جون مرشد کنے دیکھا تھا پیش ‌ ‌ ‌ اسی صورت سے دیکھا بے کم و بیش

کہا پیر کے سے تب وہ شیخ اکمل ‌ ‌ ‌ ایا نین بس تھا تجھکو بار اول

جلوہ سیوم در بیان حکایات باکرامت کہ بر شرف این سلسلہ علیہ دلالت دارند ودرین جلوہ چند روایت است روایت اول از سند ابو محمد عبد جبار خلف ارشد آنجناب

کہا ہی بو محمد عبد جبار ‌ ‌ ‌ کہ اہل علم و عرفان کا ہی سالار

اگر ظلمت مین جاتی تھی مرے مان ‌ ‌ ‌ تو ہوتا تھا وہان یک نور تابان

چمکتا اسکے آگے مثل مشعل — جھلکتے تھے اسکے کرتے تھے وہ ہیں جل
گیا والد مرا اسکے گھر اندر — پڑی اسکی نظر اس نور اوپر
گیا فی الحال بجھ وہ نور سارا — اجالا ہو گیا اسکا اندھارا
کیا ارشاد تب مادر سے میرے — کہ یک شیطان تھا خدمت میں تیرے
میں لیسے دور کر اس نور کیتیں — دیا یک نور رحمانی تجھے میں
جو کوی میری طرف رکھتا ہی نسبت — اور اسپر ہویگی میری عنایت
کرونگا اسطرح اسکی اعانت — وہ دیکھینگا میری دایم حمایت
کہا وہ بعد اسکے میری مادر — اگر جاتی اتھی ظلمت کے اندر
تو اسکے رو برو یک نور اعظم — چمکتا چاند کے مانند اسدم

روایت دویم از شیخ ابو الحسن معروف بابن الحامی قدس سره

کہا ابن الحامی شیخ والا — میں سپنے بیچ دیکھا پھر عیسے
ہوا ہی اسکا پانی پیپ لوہو — اور اسکے ماہیان سب سانپ بچھو
ہی ظلمانی منے وہ یم ہو خون — میں اس سے کہا برا ہو بھاگتا ہون

غرض افغان و خیزان گھر کو پہنچا — دیا اندر سے کوئی یک مجھکو پنکھا

کہا کر کا پکڑ اسکا تو محکم — لیجاویگا تجھے یہہ یار اس دم

کہا مین نا اٹھاویگا یہہ مجھکو — کہا ایمان لیجاویگا تجھکو

پلنگ اوپر گیا مین لیکے اسے آن — جو پنکھا مجھکو بخشا تھا اٹھا وہان

کہا مین نے قسم اس رب کی تجھکو — کہ بخشا تجھہ سبب سے امن مجھکو

کہ بول اب کون ہی تو اے محمد — کہا ہون مین نبی تیرا محمد

مین لرزے مین پڑا ہیبت سے اسکے — کہا تب یا رسول اللہ کرم سے

دعا کر تا کہ رب اللہ اوپر — مجھی تیری پیروی پر جاون مین مر

کہا آرے یونہین ہوویگا ظاہر — یہی تیرا پیر سید عبد قادر

کہا دوبارہ پھر اے شہ دعا کر — مرون مین تا کتاب و سنت اوپر

وہ فرمایا کہ یونہی ہوگا آخر — کہ تیرا پیر یہی شیخ عبد قادر

ہوا مین خواب سے اسوقت بیدار — کیا والد سے اپنے اسکو اظہار

گئے دونو ہمین نزدیک سرور — وہ تہا تب خانقاہ خاص اندر

اتھا ارشاد مین اسوقت سالار
نہوتے پاے ہم اس پاس حاضر
سخن کو قطع کر اپنے وہ اکرم
کہ ان دونون کو لاؤ تم میرے پاس
سب اپنے دست و گردن پہ اتھا کر
بلایا ہمکو نزدیک اپنے سرور
کیا ارشاد مل سے تب یون ای نادان
پنہایا اسکو جبہ اپنا تب
بٹھایا ہمکو فیما بین مردم
نا مل سکے مراجب باپ دیکھا
وہ چاہا ناکرے سید ملے تب
صبوری کر تو آخر ہو مفضل
وہ چاہا کر لے اس جبہ کین سنت

ملے تھے خلق وہان تعداد سے بہار
بیٹھے تھے مجلس مین سب لوگون کے آخر
کیا مردم کو یون ارشاد اسدم
کہ آ بیٹھے ہین وہ در آخر الناس
بٹھائے ہمکو اسکے پاس لاکر
گیا والا مرا کرسی کے اوپر
نہین آیا ہی بے رہبر تو میران
کلاہ اپنی کیا مجھکو عطا تب
لگا کرنیکو اول تیون تکلم
اتھا وہ پیر معنی لے شبیہہ النبی تھا
جو نزدیک اسکے تھے اس سے کہے سب
ہوا جب شاہ دین کرسی سے نازل
تھا وہ تحقیق سید جابے کم و کاست

هواوه دیکهکر یهه حال بیهوش — لگے کرنیکو مردم شور هور جوش

تها یک قبه وهان فرخنده فرجام — که تها ولیونکا قبه اسکتین نام

وهان جب اولیا آتے تهے لسبیار — هوا تها یهه لقب اسکو سزاوار

وه قبه بیچ بیٹهه اسوقت اندر — بلایا همکو اپنے پاس سرور

کیا ارشاد میرے باپ سے او — رسول الله جسکا رهنما هو

هور اسکا پیر هووے عبدقادر — نه کیون هووے کرامت اسکو آخر

کرامت هی تیری یهه ای کرم — منگایا هی دوات و کاغذ همدم

همارے واسطے وه فرد افراد — دیا لکهه سے آپنے خرقه کی اسناد

روایت سیوم از سید ابو العباس احمد بن ابی عبدالله محمد قدس سره

کها سید ابو العباس احمد — که هیگا وه مرید غوث اوحد

که اسکا خادم عالی مناصب — هوا تها محتلم استنر مراتب

یهه ستار احتلام اسکے یکرات — هوئے تهے بیگمان باستر عورت

کیتونکو النسے وه پهچانتا تها — کیتونکو ان ستی نین جانتا تها

اٹھا وہ صبح کو غمگین ہو کر
چلا خدمت مین شہ کے دل مکدر

کرے سرور ستی تا یہہ شکایت
کیا نین لیک وہ اظہار اپنی حالت

کیا ارشاد اسے محبوبؒ الا
نکر شبکو جنابت کا تو شکوا

مین دیکھا نام تیرا لوح اندر
اٹھا اسطرح بیشک ہان محرر

کرینگا تو زنا باستر عورت
پڑینگی یہہ تیرے سر پر مصیبت

کہا اسما و اوصاف انکے ای یار
مفصل اسکتین سبا لار ابرار

مین چاہا حق سے تا اسکو پہرا دے
اسے سپنے مین بیداری سے لا دے

خدا نے تجھکو اس آفت سے بچایا
جو بیداری مین تھا سپنے مین لایا

روایت چہارم از شیخ ابو العباس احمد بن شیخ علی البصری قدس سرہ

کہا ہی شیخ ابو العباس احمد
کہ فرمایا ہی یون محبوب امجد

جو کوی گذرینگا یہہ مدرسے پر
ہی تخفیف عذاب اسکو بمحشر

ایک آیا نوجوان از اہل بغداد
کہا انکی سرور اقطاب و افراد

کیا مر باپ میرا ہو وہ اس شب
کہا سپنے مین مجھسے ہون معذب

نوای فرزند جا اب نزد حضرت ‌ ‌ طلب کر میرے خاطر اس سے دعوت

کیا ارشاد اسے اسطرح سرور ‌ ‌ کبھی گذرا وہ میرے مدرسے پر

کہا اسے رہا تب شاہ خاموش ‌ ‌ پھر آیا دوسرے دن خوش و باہوش

کیا عرض ای امام عالم نور ‌ ‌ مین دیکھا خواب مین بہت اسکو مسرور

وہ پہنا تھا لباس با تجمل ‌ ‌ کہا کلفت گئی میرے سبب بالکل

برکت سے امام اولیا کے ‌ ‌ ملازم ہو تو اسکے پاس جا کے

کہو محبوب حق اسوقت اسد ہات ‌ ‌ کہ رب مرا کیا وعدہ میرے سات

کہ جو گذرینگا میرے مدرسے پر ‌ ‌ ہوینگا کم عذاب اسکا بحشر

روایت پنجم از ہمین راوی قدس اللہ سرہ السماوی

یہی راوی نے کہتا ہی کہ یکبار ‌ ‌ ہوی یہہ عرض در درگاہ سالار

کہ یک میت عذابون سے ہی مقرون ‌ ‌ ہی وہ باب الرج کے پاس مدفون

سنا جاتا ہی اسکے قبر اندر ‌ ‌ ہمیشہ نالہ ای محبوب داور

کہا پہنا وہ میرے خرقہ کیتین ‌ ‌ کہے حضار یہہ ہم جانتے نین

کہا آیا کبھی مجلس میں میری | کبھی آیا نہیں خدمت میں تیری
کہا آیا مرا کھایا ہے کھانا | کہے اسباب کی بھی نیں ہیں دانا
کہا پیچھے پڑا میرے نماز او | کہے اس سے ہوا نیں سرفراز او
کہا سالار دین ایسا مقصر | اتھا لایق کہ ہووے اس طرح قاصر
بتھا نہرا کے سر اور اسمیں ہوکے تد | نمایاں ہیبت و تمکین بیحد
تفضل سے کیا ارشاد یوں تب | کہ میرے لیے ملایک یوں کہے سب
کہ تیرے منہہ کو وہ یکبار دیکھا | بھی ظن خیر تیرے لیے رکھا تھا
سبب سے تیرے بخشا ہے رب اسکو | عذاب یوں سے پھرایا ہے جب اسکو
گئے بعد اس بیان کے لوک اکثر | مزار او پر وہ میت کے مکرر
سنے نیں قبر سے کچھ اسکی فریاد | بحق جاہ شاہنشاہ بغداد

روایت ششم از چند شیوخ اکابر مثل ابو محمد عبد الکریم و ابو زکریا یحیی
وغیرہ ہما قدس اللہ اسرارہم

روایت یوں کئے ہیں بہت ابرار | کہ تھے ہم ابو محمد پاس یکبار

خلیفہ شیخ علی کا تھا وہ کامل | تھا اپنے وقت کا فرد مکمل

وہان آیا ابوحفص بحرامی | کیا ارشاد اسکو شیخ نامی

بیان کر خواب اپنا وہ کہا ہے | یہین دیکھا حشر کو برپا ہوا ہی

تمامی انبیا اور انکی امت | طرف موقف کے آتے ہین بسرعت

ہین بعضے انبیا کے سات دو فرد | کسیکے ساتھ ہے بے شبہہ ایک مرد

غرض اسطرح وہان ہر ہر نبی سات | توابع انکے بیش و کم ہین اسدم تمات

پیچھے ان سب کے آیا ای مکرم | رسول اللہ شاہ ہر دو عالم

جیسے رسل و ملک سب ہی سراج | تھی امت اسکی جون دریا کے امواج

تھے اس سرور کے امت مین مشایخ | کہ ہین علم و عمل مین کوہ راسخ

تھے انوار و شمار و جاہ اندر | قریب یکدیگر بیشک سراسر

پس آیا ایک بڑا شیخ گرامی | کہ تھا وہ سب مشایخ بیچ نامی

تھے اسکے تابعان تعداد سے بہار | سب اپنے غیر سے افضل تھے بسیار

وجاہت مین اچھے وہ اکمل الناس | بھی تھے درجات مین وہ افضل الناس

کہا لوگون سے مین یہہ شیخ ہی کون — کہے ہی غوث اعظم سرور کون
یہہ ہر دم اُسکے ہین اتباع سارے — کہ ہین برج کرامت کے وہ تارے
گیا مین دو تر کر اس شاہ کے پاس — کہا یا سیدی یا اکرم الناس
تمام اوصاف ہین اے قطب والا — نہین دیکھا مشایخ مین تجہسا
اور انکے تابعان کو مین نجہا یا — تیرے اتباع سے کسکو نہ پایا
پڑھا سہ بیت وہ سالار افراد — ہوا بیدار مین جب تھے مجھے یاد
وہ تینو بیت دلچسپ و دل آویز — ثنائے قادریہ سے ہین لبریز

جلوۂ چہارم در بیان فواید و برکات و توسل بجناب شیخ الکل و درین جلوہ چند روایت ست روایت اول از شیخ ابو محمد داؤد بغدادی قدس سرہ

دیا سبکو خبر یون شیخ داؤد — مرید حضرت محبوب معبود
کہ پہلے ہیچ دیکھا ایکدن مین — جناب شیخ دین معروف کرخین
سب اپنا حال کہتے اسکے جا پاس — اُسے وہ عرض کرتا تھا خدا پاس
کہا داؤد کہ وہ شیخ والا — کہ تو بھی بول مجھہ سے حال اپنا

کہا مین کیا ہی پیر شیخ معزول | کہ تیر لیسے کرو نمین عرض مامول

کہا تب شیخ والا شان مرے تین | قسم حقکی کہ تیرے شیخ کیتین

کئے نین عزل ہرگز ای نکوکار | بھی ہرگز ناکرینگے اسکو بیکار

کہا وہ مین ہوا بعد اسکے بیدار | گیا ہون صبحدم نزدیک سالار

اتھا اسوقت وہ حجرے کے اندر | مین بیٹھا جاکے دروازیکے اوپر

کہ اسکو ماجرا بولون یہہ سارا | یکایک نام لے میرا پکارا

کئے نین عزل تیرے پیر کو جان | ورا سکو ناکرینگے عزل کوی آن

تو کہہ میر لیسے مطلب اپنا سب | مین کہتا ہون آسے در حضرت رب

قسم حقکی کہ در درگاہ متعال | مریدان یا دکر لوکو نکا احوال

نہین ہرگز کیا ہین عرض کوی ان | مگر اسکو سنا مولانہ احسان

روایت دویم از دو شیخ ربانی شیخ ابوسعود حریمی و شیخ ابوعبداللہ اوانی

قدس سرہ

کہا ہی بوسعود و شیخ ماجد | بھی فرمایا محمد ابن قاید

کہا یکبات شیخ صدقہ یکبار
کہ تھا اس حرف پر ظاہر مین انکار

کہ کے ظاہر کے علما اسپہ بلوی
خلیفہ سے کہے اس بات کو جا

کہالا و اسکو متولی کے در پر
کرو تعزیر جو ہین نکلے مقرر

جب آیا اس مکان مین شیخ مذکور
کئے ننگا سر اسکا جون تھا دستور

یہہ حالت کو نجھا کر خادم اسکا
کہا و اسرنا و اشیخ و الا

اتھایا مارنے والے نے جب ہات
ہوا شل اسکا ہاتے ہات تب ہات

کہا وہ بادزیر اس بات کو جا
خدا رعب اسکے دلمین بہت ڈالا

خلیفہ کو کہا جا کر وہ یہہ بات
پڑا ہی وہ بھی ہیبت بیچ اسدم ہات

ہوی ہی بر طرف اس سی یہہ آفت
وہ آیا بعد ازین نزدیک حضرت

تھے اسکے مدرسے مین سب مشایخ
بھی تھے مردم بہت از شوق راسخ

اتھے سب منتظر سرور کے اسدم
کہ تا آکر کرے وعظ وہ معظم

اس اثنا مین وہ سرور بہار نکلا
مبارک منبر اوپر آکے بیتھا

کیا نا ہین کچھہ سخن وہ باکرامت
بھی قاری کو نہ بولا کر قراءت

ولے سب کو ہوا ہے وجد بیحد | پڑے جوش و خروش و شور میں تد

کہا یوں شیخ صدقہ اپنے دل سات | کہ فرمایا نہیں ہے شیخ کچھ بات

نہ قاری کو کیا حکم قرات | کہاں سے ہے یہہ وجد بے نہایت

کہا دیکہہ اس طرف غوث نورانی | کہ سن اسبات کیتیں اے فلانی

کہ میرا ایک مرید آیا ہے پاس | یہاں تک دک میں از بیت المقدس

کیا وہ توبہ میرے ہات اوپر | ہے ہمالی میں اسکے لوک یکسر

کہا پھر ملنے وہ شیخ پاس | جو یوں آیا ہے از بیت المقدس

کرے کس چیز سے توبہ وا اعلا | ہور اسکو احتیاج پیر سے کیا

کہا اسکے طرف منہہ پھیر سرور | کرے وہ توبہ اڑنے سے ہوا پر

نہ ہوے مایل الیسے کام پر پھیر | وہ ہے اسبات کا محتاج تا دیس

کہ یہیں اسکو سکاوون رہ خدا کی | طریق اسکے محبت ہور ولا کی

روایت سیوم از شیخ ابو المعالی عبد الرحیم قرشی قدس سره

کہا ہے بو المعالی یوں کہ در شام | تھا ایک کامل طریقت اسکا تہا نام

روایت یون کیا ہی وہ نکوکار | ملا مین لشہ فرضی سات یکبار
اتھا وہ راہ نیٹ پورا اندر | تھے اسکے سات چودا اونت لشکر
کہا اترے ہم ایسے جنگل اندر | نہ نکتا وہان برادر با برادر
گئے ہم لاد بوجے اول شب | ہوے ہین چار اشتر گم میرے تب
بہت دہوندا نشان انکا نہ دیکہا | رہا مین قافلے کو چہوڑ تنہا
اونون کے دہوندنے کو وہان رہا مین | تمامی شب وہ جنگل مین پہرا مین
ہوا ہی صبح صادق جب نمایان | کیا ہین یاد قول قطب دوران
کہ فرمایا ہی وہ محبوب داور | پڑینگا تو اگر محنت کے اندر
تو اس حالت مین مجہکو یاد کر تو | کہ اس محنت سے ہوویگا بہر تو
کہا اسوقت یا شیخ عبد قادر | ہوے ہین اونت میرے گم ہو ناصر
کیا دو بار مینے یہہ ندا جب | اجالا صبح کا پورا ہوا تب
مین وہان یک تیک پر یک مرد دیکہا | لباس اسکا تھا بہت اجلا آیا
کیا وہ آستین سے تب اشارت | کہ آ میرے طرف تو اب بسرعت

گیا اس تیکرے کے پاس جب مین
مین دیکھا چیر کے اس پشتہ اپر جب
کہا ہی بوالمعانی یہہ حکایت
کہا ہیر لیسے یون وہ شیخ خبانہ
کہ کہتا تھا سنا ہون مین سالار
کہ جو فریاد چاہینگا میرے لیسے
جو لیویگا بلا مین نام میرا
توسل جو کریگا مجھ سے خوشنودات
روا ہو وینگے اسکے حاجتان سب
پڑینگا گر دو رکعت کوی آگاہ
پڑے گیارا اتب اسکو ہر بار
چلے گیارا قدم بغداد جانب
تو البتہ بر آوے اسکی حاجت

نہین دیکھا وہان اس مرد کیتین
تھے نیچے اسکے میرے شتران سب
کہا مین بوالحسن سے جا روایت
سنا ہون مین ز شیخ وقت بزاز
کہ فرماتا تھا اس طرح ای یار
کرونگا دور مین کربت کو اسکے
کرونگا دور اس سے یہہ اندہیرا
جناب کبریا مین در رہماست
بہت برکات دیوینگا اسے رب
پڑے الحمد بعد از قل ہو اللہ
پڑے بعد اسکے صلوۃ وہ نکوکار
لے میرا نام بولے تب مرطلب
خدا اسپر کرے فضل و عنایت

تفصیل دوگانہ صلوۃ الاسرار اقوال حضرات این سلسلہ عالی مقدار قدس اللہ اسرارہم

بوجھ تو اے بھای توفیق دیوے تجھے اور مجھے حق سبحانہ تعالی کہ یہہ دوگانہ
شریف جسقدر کہ اوپر مذکور کیا ہون بہجۃ الاسرار اور خلاصۃ المفاخر
مین مذکور ہی اور اکثر مشایخ سلسلہ علیہ حضرت قادریہ روح اللہ
اسرارہم اپنے کتابون مین اسکی تفصیل سے لکھے ہین اور ایسے آپ ادا کرم یدان
کو اسکے ادا کرنے پر بہت تاکید کئے ہین اور بہت انواع سے کیفیت
اسکی بیان کئے ہین اکثر اقسام اسکے صاحب مناقب غوثیہ لکھا ہی
یہہ غلام قادری خلاصہ اسکا مختصر یہان لکھتا ہی تا ہر صاحب توفیق
اسے صدق و شوق سے ادا کرے نام اس دوگانے کا صلاۃ الحاجت اور
صلاۃ الہدایۃ اور صلاۃ الاسرار ہی درمیان عشا اور مغرب کے اسے
پڑھے اور نیت اسکی یون کرے اُصَلِّی لِلّٰہِ تَعَالیٰ صَلَاۃَ الْاَسْرَارِ
تَقَرُّبًا اِلَیْہِ وَانْقِطَاعًا عَنْ غَیْرِہٖ ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے

قل ہو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد از سلام گیارہ مرتبہ درود وسلام پڑھے
پیچھے اسکے گیارہ قدم بغداد شریف طرف چلے اور حضور دلسے ہر ہر قدم مین
ایک نام مقدس حضرت محبوب اقدس کا پڑھے وہ مبارک ناموان یہہ ہیں
یا حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی یا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی یا سلطان
محی الدین عبد القادر جیلانی یا شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی یا قطب اعظم محی
الدین عبد القادر جیلانی یا غوث اعظم محی الدین عبد القادر جیلانی یا خواجہ
محی الدین عبد القادر جیلانی یا مولانا محی الدین عبد القادر جیلانی یا محی الدین
عبد القادر جیلانی یا عارف باللہ محی الدین عبد القادر جیلانی یا مخدوم محی الدین
عبد القادر جیلانی بعد کام یازدہم ایستادہ ندا کنید یا غوث الصمدانی
يَا سَيِّدْ عَبْدُ الْقَادِرْ جِيلَانِي عَبدُكَ وَمُرِيدُكَ عَاجِزٌ
مُحْتَاجٌ اِلَيْكَ فِي جَمِيعِ الْاُمُوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَمْدِدْهُ
وَاَغِثْهُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاقْضِ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ ونام حاجت کا
اسوقت لیوے بعد ازان یک یک قدم پیچ پاوُن ہٹہک کر آوے اور مصلے پر

رو بقبلہ بیٹھے اور گیارہ بار درود پڑھے اور گیارہ دفع یا شیخ عبد القادر
شیئاً للہ بولے اور یوں تو ای بہای کہ بعضے بزرگان نے خطاب
مبارک کے بعد از لفظ اغثنی زیادہ کئے ہین اور بعضے گیارا خطاب علیحدہ
اس سے ذکر کئے ہین اسباب مین کچھہ مضایقہ نہین ہی کیا واسطے کہ ہر کوی
اپنے ذوق وشوق کے موافق کہے ہین اور بعضے اس دکانہ کا وقت نصف
شب مین اور بعضے شب اخیر مقرر کئے ہین اسمین بھی کچھہ مضایقہ نہین
ہی بلکہ بہتر ہی اور یوں تو کہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ بڑا اسم معظم
اور سر اعظم اور گنج اکبر اور کبریت احمر ہی سب قادریہ مین پڑہنا اسکا معمول
و دستاویز اور مقاصد دینی اور دنیوی کے برآنے کا وسیلہ اور حق سبحانہ و
تعالی کے قرب و رضامندی کو پانے کا حیلہ ہی اور طریق اسکے پڑھنے کا بھی
بہت اقسام سے ہی اجازت اس دکانے کی اور اس اسم مبارک کی اس غلام
قادری کو قدوۃ المحققین شیخی و سیدی سید ابو الحسن قادری قدس اللہ سرہ سے
پہنچی ہی اور بعضے بزرگان دیگر سے بھی ملے ہی اللھم انفعنا بوصفہ

واسمہ و حققنا بجدہ و رسمہ

وصل نہم در انواع کرامات آن امام عالی مقامات علی جدہ علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات

و درین وصل یازدہ جلوہ است جلوہ اول در ذکر کثرت و تواتر کرامات آنحضرت

و درین جلوہ چند روایت است

ہیں بجد و عدد اقلام درکار
کشیب جنۃ الماوا کا کاجل
دوات از مہر ولیقہ کہکشان سے
شفق شنگرف اور چاکو ہو محور
ہو سلی از ہلال و مہرہ از ماہ
زمین و آسمان کے سب جو بیران
لگینگے کیون یہہ سبب یارب بیرہانت
کرامات اسکے ہیں تعداد سے بہار
ہی اندیشے سی جو بات باہر
تمام اشجار سے جنت کے ای یار
ہو رہے یک قلم انہار کا جل
ورقہانہ سپہر زر فشان سے
لکھان خط زن قلمدان از دو پیکر
ہوے پر جمع یہہ اسباب دلخواہ
رہیں شام و سحر لکھنے مین ہر آن
لکھیں نامین وہ سرور کے کرامات
تصور مین سماتے نین ہین نہار
وہ کیونکر آوے لکھنے بیچ آخر

په شوق بو الہوس از جذب غالب ۔۔۔ نہین پہچانا ہی کچھہ مراتب
ہمیشہ محو ہی اپنے ہوس مین ۔۔۔ ندیکہے سہل و مشکل اس امر مین
کہان یوسف کہان بودھی کہان شوق ۔۔۔ یہہ خواہش کیونکری کرنین نہی مہوت
قلم کے گز سے صحرا ناپتا ہون ۔۔۔ زبان کی تم سے دریا ناپتا ہون
کرامات اسکے مین لکہتا ہون کچھہ اب ۔۔۔ بجوش شوق خاطر سے اسی سبب

روایت اول از شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی از مرشد خود قطب الوقت
شیخ ہیتی رضی اللہ عنہما

کہا ہی شیخ کامل ابن ادریس ۔۔۔ کہ شیخ ہیت امام اہل تقدیس
کہا دیکہا نہین کوئی شیخ انور ۔۔۔ کہ ہوویںگے کرامات اسکے اکثر
مثال حضرت محبوب قادر ۔۔۔ کرامات اسکے ہین گننے سے باہر
نہین چہپتا تہا کوئی ساعت ۔۔۔ کہ دیکہے اس شہنشہ سے کرامت
مگر وہ دیکہتا اس سے کرامات ۔۔۔ ہو ہوسالار دینکے خرق عادات
کبہی ہوتے تہے اس سے ظاہر ۔۔۔ کبہی اسکے سبب سے لوح یہہ سر

کبھی ہوتے تھے اس سے ہویدا ۔۔۔ عجب قدرت دیا تھا اسکو مولا

روایت دویم از شیخ ابو الحسن خفاف از مرشد خود و شیخ ابو سعود احمد بن ابی بکر حریمی و شیخ ابو محمد عبد الغنی ابن نقطہ از مرشد خود و شیخ ابو عمرو عثمان صریفنی قدس اسرارہم

کہا ہی بو الحسن شیخ مکرم ۔۔۔ کہی بولا بو محمد شیخ اکرم
سنے اسطرح ہم دو مقتدا سے ۔۔۔ وہ اپنے عصر کے دو پیشوا سے
امام وقت احمد بن ابے بکر ۔۔۔ سراج اصفیا عثمان ذو القدر
کہ فرمائے ہیں یہہ دونو قسم کہا ۔۔۔ کہ نین پیدا کیا اور نا کرینگا
کسیکو اولیا مین حق تعالی ۔۔۔ مثال حضرت محبوب والا
کرامات اسکے تھے جون سلک گوہر ۔۔۔ کہ ظاہر پے بہ پے ہوتے تھے اکثر
اگر چہتا تہا ہمسے کوی فیروز ۔۔۔ گئے تا بہت اشیا اسسے ہر روز
تو وہ ہر روز گنتا بہت اشیا ۔۔۔ کرامات اسکے تھے بے حصر و حصا
لکھے ہین بو الحسن او ربو محمد ۔۔۔ مشایخ جو عراق اندر اتھے تد

وه دونو مقتدا کے معتقد ہیں … بہت تعظیم کرتے انکے جدسے
کہے سب کر یہہ دونو شیخ انور … نہوتے مطلع مستقبل اوپر
تو ہرگز یون نفرماتے وه بیشک … نور کہہ سبحات کو یادای مبارک

روایت سیوم از جناب شیخ اکبر رضی الله عنه که در باب ثلاثین از فتوحات در مقامات اقطاب رکبان که از اعلی طبقات اولیا اند فرموده رضی الله عنهم

کہا ہی شیخ اکبر در فتوحات … بیان اقطاب رکبان کے مقامات
که وه کرتے نہین ہرگز تصرف … کرامت کو سمجھتے ہین تکلف
مگر مامور ہوتے ہین جب از رب … تو اظہار اسکا کرتے ہین وه تب
اتھا مامور بیشک غوث اعظم … تصرف کے اوپر از رب عالم
کرامت اسلیے ہوے اس سے ظاہر … یقین ہی یون مثل شاه فاخر
اتھا ہی بوسعود از جمیع رکبان … مرید حضرت محبوب سبحان
سنا ہون مین که سید عبد قادر … کہیلے وقت کا تھا قطب فاخر

دیا ہی ابن قاید کو بشارت	اُسے ہی یہہ مقام با کرامت
گواہی اسکی محض عدل ہی جان	اتھا وہ بھی مرید غوث دوران

روایت چہارم از امام عبداللہ یافعی رحمہ اللہ کہ مرۃ الجنان از کرامتہ نقل کردہ

امام یافعی وہ شیخ والا	بمرۃ الجنان اس طرح بولا
کہ محبوب مقدس کے کرامات	اتھے پر شبہہ بحد و نہایات
کہی مجھہ سے بہت عالی مقامان	کہ تھے در باطن و ظاہر اماماں
کرامات اسکے پہنچے ہیں بلا شک	بسرحد تواتر ای مبارک
کرامات اسکے جو کثرت میں ہیں طاق	ہوئیں ظاہر از شیخان آفاق
سخن اس شیخ کا بیشک ہی صادق	کہی ہیں سب کا بر اس موافق
کریں گر جمع سب کے خرق عادات	تو غالب ہوینگے اسکے کرامات
کرامات اسکے ہیں تعداد سے باہر	مثال معجزات خاتم ای یار

جلوہ دوم در بیان آن کرامات کہ بذات اقدس آن عالی مقامات علی حدہ

وعلیہ السلام والصلوۃ ظاہر شدہ وبعضی ازانہا بتشبیر مذکور گردیدہ و سوای آنچہ درینجا ثبت بسیارست ورین جلوہ دو روایت ست یروایت اول از حضرت سید عبد الرزاق رضی اللہ عنہ وشیخ ابو البقای کبری قدس سرہ

کہا ہی تاج دین و داد یہہ بات
کہ ہم حاضر ہوے نزدیک سالار
او کرتا تہا ثنا واس گہڑی دو
ہوا بیہوش وہ اسوقت ناگاہ
کہا وصاحب قرب تدلی
کیا میرا او پر مکشوف اسّنی آن
ہی ہر ہر درکی وسعت بی نہایت
کیا بعد اسکے وہ ہادی مردم
کیا ایسا بیان اسکا وہ سالار
کئی ہم سب یقین بی شبہہ اسیدم

ہہی شیخ عکبری بولا ہے اسماد
اتہا تب مدرسے مین شاہ ابرار
دیا تب چہوڑ اسکے اکل کوزود
افاقے بیچ آیا بعد ازان پہیر
کہ حق نے تشتہر در از علم لدنی
سمجہہ مین جسکے ہین افہام نادان
ہی جون بین السما والارض وسعت
حقایق ہور معارف مین تکلم
کہ سن اسکو پڑے دہشت مین حضار
کہ بعد حضرت محبوب اعظم

نہ ہرگز یون کرینگا کوی ارشاد — زمانیکو رہینگا حشر لک یاد

روایت دویم از شیخ ابو سعود بدل و شیخ عمر بزاز و شیخ ابو عبداللہ ابن قاید قدس اللہ اسرارہم

کہے ہین بوسعود و شیخ بزاز — بہی ابن قاید آن گنجینہ راز

کہ محبوب علی و ابن بطو — بہی شیخ قیلوی ای یار خوش رو

اتہے بیٹھے ہوے ایک گہر کے اندر — کہ تہا باب ازج کے پاس وہ گہر

کہا شیخ علی کو غوث اعظم — کہ بول اب کچہہ حقایق بیچ اسدم

کہا وہ نین مجہے ہرگز یہہ جرات — کہ بولون مین معارف نزد حضرت

کہا تب شاہ دین شیخ بقا سے — کیا ہی عرض وہ بہی اس ضیا سے

کہا بعد اسکے شیخ قیلوی سے — کہ بول اب کچہہ رموز معنوی سے

بیان اسوقت کر کچہہ وہ اسرار — ہوا خاموش اور بولا یہہ گفتار

بپاس حکم اقدس کچہہ کہا مین — تیری تعظیم سے ساکت ہوا مین

کیا بعد اسکے وہ غوث الخلایق — سخن یون در معارف و حقایق

که حیرت مین پڑے حضار سارے — اپس کو اور دو عالم کو بسارے

منگے تب وہ شیوخ فاخر الحال — اجازت شاہ سے در باب قوال

دیا یہہ رخصت انکو شاہ فاخر — ہوا قوال آ خدمت حاضر

پڑا ہی چاہیت آگر وہ آگاہ — بہ الحان خوش و آئین دلخواہ

فصاحت مین ہین الفاظ انکے فایق — ہی معنے انکے عالی در حقایق

لطافت انکے کہنے مین نہ آوے — نہ ہرگز ترجمے اندر سماوے

یہہ نغمہ سنتے ہی شاہ سرافراز — ہوا اوپر اتا ہو تیز پرواز

چلا تھا مارتا وہ چرخ پر چرخ — ہوا حیران یہہ حالت دیکھہ کر چرخ

ہوا اٹھا یون ہوا ہو مین طیار — کہ غایب ہو گیا از چشم حضار

یہہ سب سارے پاکباز ان حق آگاہ — لئے منزل طرف اس شاہ کی راہ

جب اسکے مدرسے کے بیچ آئے — اسے بیٹھا ہوا اس تھار پاے

جلوہ سیوم در بیان کرامات آن عالی صفات کہ بانوار و بسایط و علویات دارد درین جلوہ چند روایت است روایت اول از شیخ ابو القاسم عمر

براز قدس اللہ سرہ

کہا براز یون محبوب سبحان ۔ بہ لیل جمعہ در آغاز رمضان

موذن سے کہا نصف شب اندر ۔ اذان دے اب تو چڑ مینار اوپر

بجا لایا وہ حکم خاص اسدم ۔ کیا ارشاد اسے پھر غوث اعظم

اذان دے در شروع ثلث آخر ۔ دیا وہ پھر کہا اسکو وہ فاخر

اذان دے بیشتر از صبح صادق ۔ دیا پھر اسکو بولا اس موافق

سحر کے واسطے اب تو ندا کر ۔ بجا لایا وہ حکم غوث اکبر

ہوی جب صبح اسکی خاص اصحاب ۔ کئے ہین عرض اس سے اندرین باب

انھے کیا حکمت ہے ہمین ای معظم ۔ جواب انکو دیا یون غوث اعظم

کیا مین حکم اول جب اذان کا ۔ ہلا ہی بہت تب عرش معلا

ہوا تھا اسکو بیحد وجد و شورش ۔ کیا مانند اہل حال جنبش

پکار ایک منادی عرش کے تل ۔ کرین اب اہل قربت انکے ہلچل

دیا مین جب اذان کا حکم دیگر ۔ ہلا ہی عرش تب اول سے کمتر

ہوا پیچھے سے اسکے ایک ندا تب
اٹھیں سب اولیا سرفراز اب

دیا ہیں حکم سیوم اسکو جس دم
ہلا ہی قرب دس سے کمتر عرش اعظم

ہوا واں سے ندا ایک تیسرے بار
اٹھیں اب اہل استغفار اسحار

کیا ہیں دفعۂ اول بشفقت
باہل رتبۂ اول اشارت

تمہارا وقت ہی یہہ وقت اول
اٹھو ای راہ قربت کے ہراول

کیا ہوں دفعۂ دویم منے ہیں
اشارہ دسرے رتبے والوں کتیں

ہی یہہ ساعت تمہاری ای جماعت
اٹھو اسوقت ای اہل کرامت

کہی تیسرے رتبے والوں کو سیوم بار
کیا ہیں وقت سے انکے خبردار

روایت دویم از دو شہزادۂ آفاق سیف الدین عبدالوہاب و تاج الدین عبدالرزاق از طیار ہوا اسرار ہو شیخ بقا ابن بطو رضی اللہ تعالی عنہم

کیا اسطرح سیف الدین روایت
بھی تاج الدین سراوج ولایت

کہ وقت صبح صادق جمعہ کے روز
رجب کے پانچویں کو ای دل افروز

بقا ابن البطو وہ قرب پایا
ہمارے باپ کے منزل میں آیا

اٹھا خلوت منے اسوقت سرور — وہ بیٹھا مدرسے مین اسکے اگر

کہا پوچھو مین کیون آیا ہون اسدم — سوال اس سے کئے اسکا سبب ہم

کہا مین رات کو دیکھا ہون یک نور — کہ اس سے سب ہوئے آفاق معمور

ہوا یکسر وجود اس سے منور — لیا تھا گھیر وہ عالم کو یکسر

ذوی الاسرار کے اسرار سارے — طرف اس نور کے جلدی سدھارے

گیا مین اس کنے کوی سر اشرف — مگر اسکا ہوا ہی ضو مضاعف

مین ڈہونڈا اسکے سرچشمہ کو اسدم — تھا صادر از جناب غوث اعظم

مین چاہا کشف اس نور مبین کا — اٹھا نور شہود اس شاہ دین کا

ہوا تحقیق یہہ نور مبارک — مقابل اسکے نور دل سے بیشک

یہہ دونو نور کے ہونے سے باہم — ہوا ہی جلوہ گر یک نور اعظم

گیا ہے عکس کا اسکے اجالا — مرات حال پر اسکے تجلا

لحاظ جمع سے اسکے شعاعات — ملے ہین اسکے وصف اثر سے

سبب سے اسکے ہوی روشن جہان — منور ہوگئے سر دعیان سب

نتھا باقی کوئی اس قدر شب سے
کہ اترا تھا زمین پر آسمان سے

مگر آیا وہ سرور پاس اسدم
گیا ہی دست بوس اسکا و اکرم

ملایک پاس ای فرخندہ فرجام
وہ شہکا شاہد و مشہود ہی نام

لکھی راوی کہ بعد از اسکے سب ہم
گئے نزدیک محبوب معظم

کہے آیا تو ای عالی مناقب
پڑھا ہی شب کو صلوۃ رغایب

سنایا پانچ بیت اسوقت بیدار
بھرے ہیں اسمیں انوار او اسرار

ہی انکا ترجمہ یون ای حق آگاہ
اگرچہ ہو نہیں سکتا ہی دلخواہ

مرے محبوب انکھہ کرتے ہیں نظارا
پیاریون کا کیرے روے دل آرا

ہی بیری وہ نماز با مناقب
بغیر شبہہ دلیل رغایب

ہیں چہرے انکے ایسے نور پیکر
کہ کر دکھلاوین اپنا حسن انور

تو یکسر علوی و سفلی کے اکوان
ہووین جھلکار سے انکے درخشان

رضامندی سے میں محروم ہوون
اگر اس رہ میں خون اپنا نہ بیتون

صف جنگ کے ہیں جو نامی دلاور
رہونگا انسے میں ہمدوش و ہمسر

کرونگا نسق صفونکو عارفان کے ۔ ہین ایسی ہمت وعزم قوی سے
کہ ہیرے شان کو وہ عزم والا ۔ کرینگا مرتبون پر انکے بالا
حقوق حب کتیین جو کوی سمجھا ۔ ہوسکونین کیا ہرگز ہودا
تو ہرگز نین کیا واجب ادا او ۔ کیا بل واجبان سارے قضا او

روایت سیوم از شیخ عبد الملک قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

ابو عبد الملک کہتا ہی ای یار ۔ انہا مین مدرسے مین بیٹھے یکبار
ہر جب گہر ستی نکلا وہ سرور ۔ عصا تھا ایک اسکے ہاتھہ اندر
میرے خاطر مین گذرا خطرہ اسدم ۔ مجھے کاش اس لکھری سالار عالم
دکھاوے اس عصا مین یک کرامت ۔ یہہ خطرہ دلمین آتے ہی بعجلت
تبسم کرکے دیکھا مجھکو سرور ۔ دیا گاڑ اس عصا کو تب زمین پر
یکایک ہوگیا وہ یک بڑا نور ۔ ہوے ارض و سما سب اس سے معمور
ہوے آفاق اس سے سب پرانوار ۔ رہا تا ایک ساعت یون وہ جھلکار
لیا بعد اسکے اسکو وہ مکمل ۔ ہوا وہ پھر عصا مانند اول

کہا میرے سے تب محبوب داور	تو یہہ خواہش کیا تہا دل کی اندر

روایت چہارم از شیخ عدی ابن مسافر و شیخ ابو محمد علی یعقوبی و شیخ عمر بزاز و شیخ عمر کیمانی و شیخ ابو سعود مدلل روح اللہ روحہم واعاد الینا فتوحہم

لکھے ہیں یوں کیمانی و بزاز	ہے شیخ بو سعود وہ منبع راز
بھی بولا بو محمد شیخ فاخر	بھی فرمایا عدی ابن مسافر
کہ یکدن وعظ میں تہا غوث دوران	لگا ہی مینہ برسنے خوب اس آن
پراگندہ ہوئے ہیں بعضے اس دم	اٹھا سر آسمان پر وہ معظم
کہا میں جمع کرتا ہوں تو تفریق	رہی اسوقت وہ بارش بہ تحقیق
اٹھا منہہ مدرسے کے بہار یکبار	نہ ترتا تہا وہاں یک قطرہ اے یار

روایت پنجم انہیں شیوخ نام دار رضی اللہ عنہم

ہے ابر اسکہتے ہیں کہ یکبار	کیا تہا دجلہ طغیان بہت اے یار
ہوا تہا غرق کے نزدیک بغداد	گئے لوک آکے سرور پاس فریاد

عصا لے ہاتھہ مین وہ جگ کا داور	گیا فی الفور انکے ساحل اوپر
دیا گا اُسکو پانی بیچ جا کر	بھی فرمایا اُسے اسطرح سرور
کہ یہان لگ آنکر اسپر زیادت	ہوا فی الفور پانی کم بسرعت

روایت ششم از شیخ عماد قدس اللہ سرہ

کہا ہی شیخ عماد اسطرح یکبار	اتھا تحت السما در وعظ سالار
لگا پڑنے کو مینہہ اسوقت اندر	لگے ہونے پراگندہ سراسر
کر اپنے سر کو بالا تب وہ صدیق	کہا مین جمع کرتا ہون تو تفریق
رہا مجلس ستی وہ مینہہ یکسر	بہر مجلس کے پڑتا تھا کہتا کر

روایت ہفتم از شیخ عبدالرحمان از شیخ قدوہ ابو اسحاق ابراہیم اسرارہما

روایت یون کیا ہی عبد رحمان	تھا مین نزدیک ابراہیم ذیشان
اتھا وہ قدوہ جمع اکابر	مرید خاص سید عبدقادر
اٹھے خدمتمین اس اکمل کے اُس آن	بنے ابوب سیتی تین سلطان
اتھے بیٹھے ہوے تحت السما ب	لگا ہی مینہہ برسنے یکایک تب

کہا انسے ابو اسحاق اسدم | ہمارا پیر محبوب معظم
تھا ارشاد مین مشغول ایکبار | کہ مینہہ پڑنے لگا اسوقت بسیار
کہا اسکو مین کرتا ہون فراہم | تو کرتا ہی پریشان اور برہم
یہہ سنکر ابر جلدی کھل گیا ہی | بہر مجلس ستی پڑنے لگا ہی
کہا راوی کہ نہین پورا ہوا تھا | کلام شیخ ابو اسحاق والا
وہ بارش رہ گئی ہم سے سراسر | نہین پڑتا تھا یک قطرہ ہمپر
ہمارے چوطرف پڑتا تھا وہ | ولے ہم پر نہ پڑتا تھا ذرا وہ
کرامات ایسے ای اہل تعشق | بسا لطف سات ہی جنکو تعلق
ہوے ہیں بیشتر مرقوم اکثر | ابھی آگے آوینگے کچھہ ای برادر

جلوۂ چہارم در بیان کرامات آن والا مقامات علی جدہ و علیہ الصلوۃ و التسلیمات کہ باعانت شریعت غرا و تادیبا خان بےمحابا تعلق دارد و درین جلوہ چند روایت روایت اول از شیخ عمر بزاز و شیخ عمر کیمیاتی و شیخ شہاب الدین عمر سہروردی و شیخ ابو سعود مدلل و شیخ ابو محمد علی یعقوبی

و دیگر شیوخ ابرار قدس اللہ سرہم الانوار

کہے ہین سرّ عمر گنجینہ راز ابو حفص و کیمانی و براز
بھی بولے بوسعید و بومحمد ہی دیگر بہت سے ابرار امجد
کہ تھے شیخ ابوبکر اور عباد تمام افراد سے نزدیک امجاد
تھے دونون صاحب احوال فاخر کمالات انکے تھے کہنے سے باہر
کہا بوبکر کو شاہ ولایت شریعت تجھ سے کرتی ہی شکایت
کیا تھا منع اسکو غوث ابرار کتنیک افعال کے کرنے سے کئی بار
پن اس ارشاد کو مانیا نہین او اور ان کاموں سے باز آیا نہین وہ
گیا یکبار یک مسجد کو سرور تھا نام اسکا رصافہ ای برادر
وہان بوبکر کو اسوقت پایا کف اپنا اسکے سینے پر پھرایا
بھی بولا اسکے چھین لیتا ہون اسرار اور اسکو شہر سے کرتا ہون باہر
گیا فی الفور کم اپنی ولایت فرق مین جا کیا اپنی اقامت
جب آنے کو وہ چہنا تھا بہ بغداد تو گریہ کرتا تھا ہو بیتاب و ناشاد

اتھا لاتا گر اسکو کوی ہمدم
تو کر پڑتے اتھے وہ دونو باہم

پس آہی مضطرب ہو اسکی مادر
کبھی روتی ہوی با قطب اکبر

ہی اسکے دیکھنے سے مجھکو نسبت
مجھے جانے کی نہین اس پاس طاقت

کہا ہم یہہ دیئے رخصت تو شاد
کہ از تحت زمین آوے بہ بغداد

کوے مین گھر کے تیرے آکے اسد ہات
کرینگا بے گمان تیرے سے وہ بات

وہ ہر ہفتے مین یون آتا تھا یا پیر
سخن مادر سے کرجاتا تھا بے دیر

عدی ابن مسافر اسکا کر پاس
قضیب البان کو بہیجا تہا شہ پاس

کہ سرور اب کرے اسپر ترحم
کرے اسکو عنایت جو کیا کم

تب اسکے باب مین وہ دو عالم نصیر
کیا ہی ساتہہ اسکے وعدہ خیر

اتھا اس عصر مین یک شیخ دیگر
بہت کامل تہا نام اسکا مظفر

اتھی بوبکر مین اور اسمین الفت
وہ دیکہا خواب مین مولا کی رویت

کہا حق اسکو ای بندی مرے اب
تو منگ دیتا ہون مین جو خواہش تری اب

کہا چہتا ہون مین ای رب متعال
تو دے بوبکر کا اب پھیر کر حال

کہا یہہ بات ہی تجھکو میر / بہ نزد عبد قادر قطب اکبر

وہ میرا دوست ہی کونین کے بیچ / مقرب ہی مرادارین کے بیچ

تو جا اس پاس اور بول اسکو یہہ بات / کہ بولا ہی تجھے رب السموات

نشان ہے اس سخن کے ای مطہر / کہ مین چہتا ہون بھیجون خلق اوپر

فلانے پاک بلا کیتین بسرعت / کیا تو میرے پاس انکی شفاعت

سفارش کو مین تیرے کرکے منظور / کیا ہون اس بلا کو خلق سے دور

بھی دوسری یہہ نشانی بول اسکو / کہ تو مانگا میرے لیسے ای مقرب

کہ جو مومن تیری دیکھا ہی طلعت / کرون مین اپنے احسان اور رحمت

پذیرا مین کیا تیرے یہہ مسئول / کرم سے اپنے برلایا یہہ مامول

ہوا ابوبکر سے راضی ہین آدم / ہوا اس سے تو بھی راضی ای مکرم

یکایک انبیا کے سر کا افسر / کہا میرے ستی تب ای مظفر

تو بول اس نایب مطلق کو میرے / تو بول اس وارث برحق کو میرے

امام وقت سید عبد قادر / ہی عالم مین مرا نایب وہ فاخر

کہا ہی تجھکو تیرا جد اعظم — کہ دے بوبکر کا تو حال اسدم
کہ مین غصے مین آیا تو اسکے اوپر — مگر مجھہ شرع خاطر ای مطہر
کیا ہون مین معاف اب اسکی تقصیر — تو بھی کر عفو اب سب اسکی تقصیر
افاقہ اس سے جب پایا مظفر — طرف بوبکر کے آیا مظفر
کہے تا اس سے یہہ خوشخبر سب — ہوا تھا کشف بھی یہہ اس سبب
ولایت اسکی جب سے ہوی تھی مسلوب — بن سکے نین ہوا کوی کشف مرغوب
غرض دونون ملے وہ رہ مین باہم — ہو کر آئے ملکے نزد غوث اعظم
جب آئے وہ کہا محبوب اور — پیام اپنا تو بھیجا ای مظفر
کیا وہ عرض وہ احوال یکسر — جو بھولا وہ دلایا یاد سرور
پس وہ بوبکر سے توبہ کرایا — عنایت سے گلے اسکو لگایا
کیا تھا کم جو کچھہ پایا وہ یک بیک — بھی پایا زاید اسپر وہ بلاشک
کہے ہین راویان پوچھے اسے ہم — تو کیون آتا تھا مادر پاس اسدم
کہا کرتا تھا مین جب یہہ ارادت — کرون تا اپنے مادر کی زیارت

اٹھا لیتی تھی جسکو کوی ناگاہ | زمین کے نیچے مین چلتا اتھا راہ
پہنچاتا تھا کوسے مین گھر کے اپنے | وہان ملتا اتھا مادر سے اپنے
جو آتا تھا یوین جاتا اتھا مین | نہ سمجھا کچھہ یہہ آنے جانے کیتین

روایت دویم از ہمین راویان تقدس نشان قدس اللہ تعالی اسرارہم

کہے وہ راویان یکروز عباد | کہا ہی بعد فوت شاہ افراد
رہونگا زندہ ہو رہونگا خوشدل تھا | مین اسکا وارث حال و مقامات
پکڑ ہاتھہ اسکا شاہ قدس آہنگ | کہا تجھہ پر کرونگا عرصہ یون تنگ
کہ اپنے تہوک پر نا ہوسے تو قادر | اور اپنے حجرے کے گہوترونکو درسر
ترے اوصاف کے میدان اندر | مین دوڑاونگا بہت اُس آن اندر
یہہ فرما کر لیا کھینچ آپنا ہات | کیا سلب اسکے احوال مقامات
ولایت اسکی کم ہوگی بلا دیر | رہا اس حال مین حیران وہ تا دیر
اتھا شیخ جمیل اس قدس اندر | لگا یک اسکے اوپر خلوت اندر
ہوا ہی وارد ایسا حال قاہر | کہ اسکو ہوش سے لایا ہی باہر

کیا جنے کو اسکے دور اس سے — نمایان یک ہوا ہی نور اس سے
اتھا اس نور کا چمکات بیحد — کیا وہ عالم ملکوت مین تد
گئے لیکر سو اُسنے یک مجلس اندر — کہ تھے وہان سکے مشایخ نام آور
کتیونکو اُن منے وہ جانتا تھا — کتیون کو انسنے نین پہچانتا تھا
بھی تب یک نسیم دلکش آنپر — کہ انکو کردئے وہ مست یکسر
لیے یہہ جانفزا خوشبوے عاطر — ہی از طیب مقام عبد قادر
سنا بھی یون وہ تب یہہ شان مرغوب — نہ پا سکتا ہی ہرگز کوی محجوب
یہہ وصف از علم مین ہوتا ہی محدود — کہ ہی ہر علم سے غایب یہہ مشہود
سنا یون اپنے باطن سے کہ یارب — انہی عباد کو منگتا ہون مین اب
پڑا یہہ صوت اسکے کان اندر — کرینگا حال نا رد اسکا اسیر
مگر جنے کیا ہی سلب اسے سب — جمیل آیا ہی اپنے ہوش مین تب
اور آیا حضرت شیخ کے پاس — کیا ارشاد اسی واکرم الناس
تو مانگا رب سے رد حال عباد — کہا ہان تب کہا وہ فرد افراد

بلالا اسکو وہ جا کر بلایا | وہ جلدی شاہ کی خدمت میں آیا

کیا محبوب نے ارشاد سدھات | تو جا اب حاجیوں کے قافلے سات

کہا بالراس جاؤنگا میں اس دم | اتھا حجاج کے جانے کا موسم

کیا ساتھ انکے اور تا فید آیا | وہاں یک جہاز کیتیں وہ بٹھایا

کیا دیکھ اسکو وجد و شور بیحد | کیا ہی حال اسپر زور بیحد

لگا کرنے کو گشت و نالہ اس آن | ہوا جوں شعلہ جوالہ اس آن

ہوا اپنے سے وہ غایب اس اوقات | پھنکا اسکا بدن اور سب مسامات

ہوا اس حد تلک اس سے چلا ہے | کہ اسکے پاؤں کے نیچے بہا ہے

پس آیا ہوش میں اور اسکو اس آن | ملا حال اسکو اول سے دو چند آن

کہا ہی یا جمیل اسوقت سدرس | کہ حق عباد پر اب فید اندرس

کیا ہی حال کو اسکی عنایت | بھی مثل اس حال کے از فضل و رحمت

دیا تھا حق تعالی کو قسم میں | کہ نا بخشے وہ اسکے حال کیتیں

نہ تو دیوے جب تلک در خون بھر آن | وہ تو دیا اسمیں بالتحقیق اس آن

کہے ہین راویان عباد اس وقت ۔ ہوا وہان سے روانہ قافلے سات
یکایک بدویان اس راہ اندر ۔ لئے ہین قافلے کو گھیر یکسر
تھی یون عباد کی عادت کہ جسدم ۔ وہ چہتا تھا کرے کوی کار اعظم
تو وہ یک مارتا تھا نعرہ اس آن ۔ وہ مشکل کام ہو جاتا تھا آسان
وہ مارا ہانک تب ان بدویان پر ۔ ہزیمت ہووے تا انکو سراسر
وہ نعرہ اسکا اس اوپر پھرا ہی ۔ اسی ساعت منے وہ وہان ہوا ہے
ہوی موت اسکی جا جون ہین مشہور ۔ کیے ہین فیدین دفن اسکو ای سور
جمیں پاک باطن کو یہان شاہ ۔ کیا ہے اسکے مرجانے سے آگاہ
کہے ہین راویان قرب مظہر ۔ یہہ دونون واقعے گئے بعد سرور
بیاران اسطرح کرتا تھا ارشاد ۔ رکھیا اس ارشاد کیتین دلمین تو یاد
کہ میرے سے گئے دو شخص اگر ۔ نزاع و کشمکش جہہ سال اندر
ہین گردن انکی مارا ہون بلا ریب ۔ بدرگاہ خدای عالم الغیب

روایت سیوم از شیخ ابو المظفر منصور المعروف بجرادہ قدس سرہ

کہا ہی بو المظفر شیخ منصور
لقب جسکا جرادہ گر ہی مشہور

مین آیا ایک دن نزدیک سرور
اٹھا بیٹھا ہوا تکیہ لگا کر

کے خدمت مین اسکے عرض اس آن
فلانا شخص جو ہی بہوت ذیشان

عبادت اور زہد اندر ہی نامی
ولایت اور کرامت مین گرامی

کہا بیشک مقام اپنا ہی برتر
نبی اللہ یونس بن متا پر

یہہ سن غصے مین آیا شاہ والا
اور اس حالت مین جلدی سے بیٹھا

لے تکیہ ہاتھہ مین وہ باز اشہب
دیا ڈال اسکو اپنے روبرو تب

کیا ارشاد یون وہ باکرامت
کہ پہنچی اسکے دلکو بیشک آفت

کہا راوی کہ ہم جلدی اٹھے سب
گئے اس شخص کی منزل کیتین تب

کیا جسوقت یہان ارشاد سرور
گیا اسوقت وہان بیشبہ وہ مر

اٹھا چنگا بھلا وہ بے تامل
نہین تھا کچھہ اسے آزار بالکل

بھی بولا وہ کہ دیکھا بعد مدت
اسے مین خواب مین باخوب ہیئت

کیا اس سے سوال ای پیر والا
کیا کیا سات تیری حق تعالے

کہا بخشا مجھے لطف و عطا سے	بھی بخشا یا وہ یونس بن متا سے
شفیع میرا تھا وہ شافع الناس	خدا پاس اور یونس بن متا پاس
طفیل اسکے گیا میرے سے سب رنج	ملا ہی خیر و خوبی کا مجھے گنج

روایت چہارم از شیخ ابو عبداللہ محمد حسینی قدس اللہ سرہ السنی

کہا سید محمد وہ حق آگاہ	میں یکدن شیخ علی ہیتی کے ہمراہ
گیا در خدمت محبوب سبحان	ہمیں دیکھی در او پر اسکے اس آن
پڑا تھا ایک جوان ہو زار و مضطر	آتا نا ہو کے لیٹا تھا زمین پر
کیا وہ شیخ ہیتی سے گذارش	کہ سرور پاس کر میری سفارش
ہوئے جس وقت ہم حاضر بخدمت	کیا ہی شیخ علی اسکی شفاعت
کہا سرور تری خاطر میں بخشا	پھرا اسوقت شیخ ہیبت نکلا
بشارت عفو کی اسکو سنایا	وہ دروازے سے جلدی باہر آیا
ہوا پر اڑ چلا وہ باشرف تب	میں کرتا تھا نظر اسکی طرف تب
گئے دونوں پیچھیں پھر شاہ کے پاس	کہا میں غوث سے ای سید الناس

اٹھا کیا یہہ کہا میرے سرور کہ وہ جاتا اٹھا اڑتا ہوا پر
کہا آیا وہ جب بغداد اوپر نہیں ہی کوی مرد اس شہر اندر
ہوتا شیخ علی کرہ اسکا یاور نکرتا حال اسکا مین رد اسپر

روایت پنجم از ہمین راوی مقدس قدس اللہ سرہ الاقدس

یہی راوی کہا ہی اسطرح سے کہ مین درمیانے مغرب اور عشا کے
تھا دہوبکالے مین سطح مدرسے پر تھا میرے سامنے محبوب داور
مین دیکھا تب ہوا مین یک جوان خوب اٹھا سر پر اُسکے دستار مرغوب
تھا شملہ اسکا دو بازو کے میانے سفید اُسکے تھے کپڑے ای سیانے
چلا تھا تیز کر پرواز جون تیر جب آیا شہ کے سمت الراس کے دہیر
زمین پر جلد آیا وہ اتر کر عقاب آتا ہی جیسا صید اوپر
کیا سرور کتین اکر سلام او بھی بیٹھا اسکے آگے باادب ہو
کیا پرواز پھر وہ بامناقب نظر سے ہو گیا ہی میرے غایب
کہا مین کون تھا یہہ ای معلا کہا مجھکو تو آیا اسکو دیکھا

کہا آرے کہا یہہ مرد طیار ... تھا از جمع رجال الغیب سیار

روایت ششم از قدوهٔ عارفان سرہو شیخ بقا ابن بطو رضی اللہ عنہ

بقا بولا کہ نزد غوث والا ... سے آیا یک جوانکو ایک بوڈا

کہا تب یہہ جوان میرا ہی فرزند ... دعا کر اسکو تا ہووے برومند

تھا فرزند اسکا در حقیقت ... تھے دونون بدچلن اور زشت خصلت

غضب مین آ کہا محبوب باری ... کہ پہنچی یہان تلک نوبت تمہاری

کہ بولین جو تھے تم میرے سے اگر ... یہہ فرما کر سدہ بار اخلوت اندر

غضب سے سرور عالم کے ای یار ... لگی چارون طرف بغداد مین نار

بجھانے سے بہت ہوتا تھا بہڑکا ... پڑا تھا خلق کے سینے مین دھڑکا

بھی دیکھا مین بلایان ابر کے ناد ... اترتے ہین ز حد زاید بہ بغداد

گیا مین جلد نزد شاہ اکمل ... غضب مین اسکو دیکھا مثل اول

مین بیٹھا اسوقت اس سالک کے پاس ... کہا یا سیدی ارحم علی الناس

بلا کی مین ترے ہین خلق عالم ... ہو ساکن غضب سرور کا اس دم

اسی ساعت بلا وہ ٹل گئی سب	اور آتش جابجا کی بجھ گئی تب

روایت ہفتم از شیخ ابو اسحاق ابراہیم حولی و شیخ نور الدین محمد قزوینی قدس اللہ سرہما

کہے ہیں بو محمد ادبہ براہیم	کہ یکدن نزد شاہ عرش و ہیم
بقا اور بوسعید و شیخ ماجد	بھی شیخ ہیبت تھی ستہ اماجد
کہا خادم کو شاہ عرش پایا	بچھا سفرہ لئے اسکو بچھایا
لگے کہانیکو کہانا جب وہ اخیار	کہا خادم کہتین سالار ابرار
کہ تو بھی کہا کہا وہ مین ہون صایم	کہا کہا ہی تجھے اجر اسکا لازم
کہا صائم ہون پھر بولا ہو آکل	تجھے ہی اجر صوم ہفتہ حاصل
کہا روزہ ہون پھر بولا اسے شاہ	کہ کہا ہی تجھکو اجر صوم یکماہ
کہا صائم ہون پھر بولا بافضال	تو کہا ہی تجھکو اجر صوم یکسال
کہا صایم ہون پھر اسکو کیا امر	تو کہا پاویکا صوم دہر کا اجر
کہا اسوقت بھی وہ مین ہون صایم	غضب سے اس گھڑی شاہ عوالم

سجھایا اسطرف وہ گرہ تر انب — بھگا اسکا بدن سر تا بپا تب

لگا بہنے کو اس سے رحم و خون تب — کئے اسکی شفاعت حاضران سب

کئے ساکن غضب کو اسکے فی الحال — ہوا خوش اس سے از الطاف و افضال

ہوا وہ شخص خوب اول کے منوال — نہین تھا اس مین گویا کچھہ بھی جنجال

روایت ہشتم از شیخ ابو المظفر منصور المعروف بجرادہ قدس اللہ سرہ

کہا منصور وہ شاہ ولایت — اٹھا حجرے مین مشغول کتابت

چھری اسوقت مٹی اسکے اوپر — وہ جھٹکا پھر گری ہی بار دیگر

وہ جھٹکا پھر گری ہی پھر وہ جھٹکا — چہارم بار اوپر شاہ دیکھا

کھکرتا تھا چو ایک مکڑی اندر — کہا تب اسکو اتر جاؤ ترا سر

گرا فی الفور وہ دو ٹکرے ہو کر — لگا رونے کو تب محبوب داور

گئی ہم عرض رونے کا سبب کیا — کیا ارشاد ہمکو شاہ والا

مبادا کوئی شخص از بخت گمراہ — دکھاویگا مری خاطر کو ناگاہ

تو بیشک اسکو پہنچیگی مضرت — ہوئی اس موش کی جسطرح حالت

ترے محبوب کی خدمت مین یارب	تور کہہ جون چاہئے ہمکو سو ادب

جلوهٔ پنجم در کرامات محبوب ہا همین که بعطیات ظاهر و باطن تعلق دارد و درین جلوه چند روایت است روایت اول از الشیخ ابو الخیر بشیر بن محفوظ قدس الله سره

کہا ہی اس طرح بو الخیر ماجد	تہا مین اور بو سعود و ابن قاید
ابو القاسم عمر اور بو محمد	جمیل اکرم و بو حفص امجد
خلیل و عیسی و حضری اسعد	علی بو الفتوح دیگر محمد
ہمارے پیر کی خدمت مین حاضر	امام وقت سید عبد قادر
کرم سے یکبیک وہ فرد افراد	کیا تب اسطرح سبکو ارشاد
منگے ہر کوی تمسے ایک حاجت	مین وہ حاجت کرتا ہون عنایت
کیا ہی بو سعود اسدم گذارش	ہی ترک اختیار اب میری خواہش
کیا عرض ابن قاید میری حاجت	ہی قوت بر عبادات اور ریاضت
ابو القاسم کہا ہی خوف معبود	ہر ای سرور کونین مقصود
حسن بولا مجھے یک حال یارب	اتھا اب نین ہی چاہتا ہون اسے اب

جمیل اسدم کہا ای اکرم الناس ۔ مری خواہش ہی حفظ وقت و انفاس

عمر بولا مجھے ہی علم مطلوب ۔ خلیل صرصری بولا اسلوب

مری خواہش ہی یہہ نا جاؤں میں مر ۔ نہ ہوؤں جب تلک میں قطب اکبر

ابو البرکات بولا چاہتا ہوں ۔ کہ حق کے عشق میں اپنے کو کھوؤں

کہا تب ابن حصری ہووے آسان ۔ مجھے حفظ احادیث اور قرآن

کہا میں مجھکو ہو عرفان زاید ۔ کہ پہچانوں میں اس سے سب موارد

کیا ابن ہبیرہ عرض خدمت ۔ میں چہتا ہوں وزارت کی نیابت

کہا تب بو الفتوح یوں ہی بخاطر ۔ خلیفہ کی میں گھر کا ہوؤں ناظر

علی بولا تب ای عالی مناقب ۔ خلیفہ کے میں در کا ہوؤں حاجب

یہہ سب غرضوں کو سن وہ سر قدرت ۔ پڑا ہی یک کلام اللہ کی آیت

وہ ہی كُلًّا نُمِدُّ هٰؤُلَاءِ ۔ سن اب تفسیر تا خاطر میں آئی

کرینگے انکو اور انکو مدد ہم ۔ ز فیض و بخشش قیوم عالم

ترے مولا کا فضل و جود و احسان ۔ نہیں ہوتا ہی ہرگز بند یک آن

ابوالخیر اس طرح بولا کہ واللہ
وسب حاجات پاے اپنے دلخواہ

بترک اختیار احمد ہوا یون
کہ نین سننے مین آیا دوسرا یون

کہاہے یہ سے وہ چل سال سے مین
نہین خواہش کیا کوی چیز کیتین

جو کچھہ درکار ہوتے مجھکو اشیا
مجھے ملتے تھے از تحت مصلا

ریاضت مین ہوا یون ابن قاید
کہ جہد اسکا تھا اس مین حد سے زاید

دو چودہ سال وہ با استقامت
کیا نیچے زمین کے رہ ریاضت

کہا کیر سے یون وہ قرب آہنگ
کیا مین ہو کیتین ہوک سے دنگ

رکھاہون پیاس کیتین مین پیاسے
سلایا نیند کو مین کر اداسی

ڈرایا ڈر کیتین مین اور بلایان
میر لیسے بھاگتے ہین چھوڑ اوسان

ابوالقاسم کو حق کا خوف خشیت
ہوا فی الفور حاصل بے نہایت

کبھی خوف خدا سے اسکا ہیجا
ٹپکتا تہا پگل کر آب آسا

کیا تھا یک نظر بر بو محمد
وہ ہوبے تاب مجلس سے اٹھا تند

مین پوچھا روز دیگر اسکا احوال
کہا سر ودیکھا مجھکو مزاحال

بکہ مین اسکے تھی ایسی برکت ۔ کہ پایا حال کو مین بازیادت
جمیں اسطرح پایا پاس انفاس ۔ ہی یون رکھتا تھا وہ اوقات کو پاس
کہ نین پایا گیا کوی اس دستور ۔ سے تھے اوقات شب و روز اسکے معمور
وہ جب جاتا تھا پاخانے کے اندر ۔ لگاتا سیجہ اپنا میخ اوپر
تو منکے اسکے پھرتے آپ اپ پر ۔ مین دیکھا اسطرح سے اسکو کی بار
کہا سرور خلیل صرصری سے ۔ مرینگا تو جب لگ قطب ہووے
سنا مین شاہ سے کی باریہ بات ۔ کہ فرماتا تھا اصحاب کے سات
نہ ہوینگا صرصری نے قطب جب لگ ۔ نہ مرجاوینگا بے شبہہ وہ تب تلک
ہوا یون علم مین بوحفص نامی ۔ کہ نین تھا علم مین کوی دون کرامی
کتب جانے سے اپنے وہ نکو کار ۔ کیا تھا ہدیہ الف جلد یکبار
کئی لوکان ملامت اسکو اگر ۔ کہا مین وہ کتب سب جھکو ازبر
ہوے اس مجلس مین بوالبرکات اوپر ۔ کیا ہی یک نظر محبوب داور
کیا فی الفور اپنی ہوش وہ کم ۔ اٹھالے گئے لسے تا تون بیہردم

ہوا بغداد سے گم وہ معلا
گہرا تھا ایک ویرانے کے اندر
گیا بات اس سے مین پر وہ گیا مین
کہ سنگریزون پہ بصری کے پڑا تھا
کئی وہ بہون سے اس سے مین کیا بات
گیا ہون بیٹھکر مین یہ دعا تب
تو کردم ستار اسے اب ہوش کے سات
اٹھا تب ہو رگیا مجھکو سلام آ
کہا ای بہای میر اس نظر سے
محبت مین ہوا ہون اسطرح مین
وہ کہہ یہ بات بیخود ہو گیا تب
مجھے کوی بعد مدت آگہا ہے
ہوا ابن الحصر چھہ مہینے کے اندر

اسے دیکھا مین مدت بعد یکجا
نظر اپنی سیا تھا آسمان پر
بھی دیکھا اسکی تین بار دگر مین
مین جا کر اسکے خدمت مین کھڑا تھا
نہ دیکھا مجھہ طرف اور نین کیا بات
ترے محبوب کے صدقے سے یارب
کرے کبر سے تا اسوقت وہ بات
کہا مین کیا ہی یہ حال ای معلا
کہ ہو میرے پہ اس قدرت اثر سے
گیا بہول آپکو ہور غیر کیتین
مین آیا گہر کیتین روتا ہوا تب
کہ وہ اس حال اوپر مر گیا ہے
گیا قرآن کو آسانی سے از بر

تھا اسپر حفظ بہت مشکل
کیا سارے قرانون کو وہ حاصل

لکہا وہ بہت احادیث اور اخبار
ہوا تھا علم کا فیض اس سے بسیار

اور اس مجلس مین اپنا دست انور
رکہا محبوب کبیر کے صدر اوپر

مین پایا اس گھری یک نور در دل
سمجھتا تھا مین اس سے حق و باطل

ابھی لک وارداتِ حق کو از غیر
مین کرتا ہون تمیز اس سے ای باخبر

ہوا ہی ابن عون الدین نامی
وزارت کے نیابت سے گرامی

ہوا ہی بو الفتوح ای باسعادت
نشتابی ناظر دار الخلافت

ابو القاسم ہوا ہی جلد حاجت
رہے مدت لک انپر یہہ مناصب

کہا اسطرح شیخ وقت خبانہ
ابھی بو الشیخ دین عثمان یہہ راز

ہوا ہی بالیقین مرنے کے اول
خلیل صرصری قطب مکمل

رہا وہ قطبیت مین سات من لک
گیا ہی بعد اسکے مر وہ لک بہک

کہا ہی بو الحسن شیخ یمانی
سنا مرشد سے یہہ سر نہانی

ابو الغیث جمیل او قدوہ فرد
ہوا بغداد اندر قطب یک مرد

الہیں مرنے کے اول ہفت ایام ‌ ‌ ‌ خلیل صرصری اسکا اتھا نام

روایت دویم از مرشدزادۂ آفاق ابوصالح نصر بن شیخ تاج الدین عبدالرزاق از شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی رضی اللہ عنہم

کہا شہزادۂ ہر دو جہاں نصر ‌ ‌ ‌ سنا ہیں شیخ عارف سے ابو عمر
کہا میرے پیو یوں وہ باکرامت ‌ ‌ ‌ صریفین کے بلد ہیں در ہدایت
آتا ناہو کے لیٹا تھا میں یک شب ‌ ‌ ‌ بزیر آسمان دیکہا ہوں میں تب
کبوتر پانچ جاتے ہیں ہوا پر ‌ ‌ ‌ سنا میں ایک سے اسوقت اندر
فصاحت سے کہا وہ آدمی سار ‌ ‌ ‌ ہی پاکی اس خدا کو جو ہی غفار
ہیں اسکے پاس ہر شئے کے خزانے ‌ ‌ ‌ نہیں انکو بہیجتا وہ خلق میانے
مگر بر قدر و اندازۂ مقرر ‌ ‌ ‌ کہا ہی بعد ازاں دوسرا کبوتر
ہی پاکی اسکو جو از محض قدرت ‌ ‌ ‌ دیا ہر شئے کو پوری اسکی خلقت
پیچھے اسکو بتایا رہ باحسان ‌ ‌ ‌ سنا تیسرے کبوتر سے میں اس آن
جو ہی دنیا میں باطل ہی سراسر ‌ ‌ ‌ مگر جو واسطے حق کے ہی یکسر

بھی جو ہی اسکے پیغمبر کے خاطر — سنا جو تجھے کبوتر سے مین یہہ
ہی پاکی اسکو جو ہیجا رحمت — طرف مردم کے ہیونکو بجہت
دیا انہر محمد کو فضیلت — کہا تب پانچوان اہی اہل غفلت
اٹھو اور آؤ مولا کے طرف سب — کریم کارساز ایسا ہی وہ رب
کہ کرتا ہی وہ بیحد فضل و احسان — بخشتا ہی بہت وہ جرم و عصیان
ہوا بیہوش مین بس یہہ سمایا — نکل گئی دل سے میرے حب دنیا
کیا مین صبح کو یہہ عہد حق ساتھ — کہ سونپون آپکو اس شیخ کے ہاتھ
کہ دکہلاوے مجہے وہ راہ مولا — یہہ نیت کرکے گہر سے بہار نکلا
طلب مین مرشد کامل کے آسان — ولیکن تب اتہا مین بہت انجان
ملا رہ مین مجہے یک شیخ فاخر — تہی ہیبت ہو رو جاہت اسکی وافر
کہا وہ شیخ اقدس مجھکو آسان — سلام اوپر تیرے ای شیخ ذیشان
جواب اسکا مین دیکر یون کہا تب — نشیہ ہی تجہلو ہی تو کون بولا
پچہانا کیون تو میرے نام کیتین — نہین دیکہا کبہی ہرگز تجہے مین

کہا مین خضر ہون اسوقت اندر — انہا مین درجناب غوث اکبر

کہا وہ ای ابو العباس اس حین — ہوا ایک مرد مجذوب از صرلفین

ہی اسکا نام عثمان ہو رو ہے نیک — ہوا مقبول مولا کا یکایک

ندا سات آسمان پر یون ہوا ہی — اسے ای عہد میرے مرحبا ہی

کیا ہی عہد وہ مولا سے اسدم ما — کہ سونپے آپ کو اپس کے ہاتھہ

کہ دکھلاوے اسے وہ راہ داور — تو اسکے پاس جا اسوقت اندر

اسے تو بیگمان پاوینگا در راہ — بلا لا اسکو میرے پاس ہمراہ

کہا بعد اسکے میرے سے ای عثمان — تحقق اس زمان محبوب سبحان

ہی سید عارفان کا بے تردد — ہی قبلہ سالکان کا بے تردد

کر اپنے پر تو لازم خدمت اسکی — ادب سے بہت کر تو حرمت اسکی

ہوا ہی خضر کا پورا جب ارشاد — ہین دیکہا جلد سے اپنے کو بہ بغداد

ہوا غایب میرے سے خضر بے دیر — نہ آیا سات برسان لک نظر پھیر

گیا مین درجناب شاہ والا — کہا ہی مرحبا تجھکو کہ مولا

مجھے پہنچا ہی اب از منطق الطیر ۔۔۔ کیا ہی تیرے لئے وہ جمع سب خیر
کہا بعد اسکے وہ سالار مجھکو ۔۔۔ کہ ای عثمان حق دیویگا تجھکو
مرید با کرامت ایک ایسا ۔۔۔ کہ ہی عبد الغنی نام اسکا جیسا
بہت ولیوں پہ ہووینگا وہ فائق ۔۔۔ کرینگا با ملک فخر اس سے خالق
رکھا اسوقت محبوب مطہر ۔۔۔ کلاہ انور اپنی میرے سر پر
لگی جب سر کو میرے وہ بیکل ۔۔۔ رسی ہی خنکی میرے سر سے تا دل
کھلا میرے اوپر ملکوت اسدم ۔۔۔ سنا میں سر بسر تسبیح عالم
انھیں ذرات سب تسبیح اندر ۔۔۔ لغات مختلف سے ای برادر
انھی نزدیک یہہ بات ای مکرم ۔۔۔ کہ جاوے عقل میری بیشک اسدم
مجھے تب ڈر سے مارا ہی سر پر ۔۔۔ کہ تھے اسوقت اسکے ہات اندر
رکھا ہی عقل کو ثابت میرے حق ۔۔۔ دیا ہی مجھکو وہ تمکین مطلق
بٹھایا مجھکو خلوت بیچ یکماہ ۔۔۔ نہیں پایا میں وہاں کوی چیز ناگاہ
مگر مجھکو میرے کہنے کے اول ۔۔۔ خبر اس سے دیا محبوب اکمل

کیا مین ہین کوی شہر کے اندر
کھلا ہین کشف غیبی مجہہ پیر پر

مگر مجھکو کیا اس سے خبردار
ہیا انوار اسکے بولا مجہہ سے اسرار

کہا احکام کو اسکے مفصل
کیا ہی مشکلا انکو اسکے سب حل

کیا لیکر مجھے منزل بہ منزل
خدا کے علم کے بخشا حاصل

کیا ہی کشف مجہہ پر بہت اسرار
کیا کی امر سے مجھکو خبردار

موافق اسکے کہنے کے وہ اخبار
ہوئے واقع پس از سی سال ای یار

بھی شیخ عبدالغنی جون وہ کہا ہے
برس پچیس بعد از آن ملا ہے

اتہا وہ جون کیا تھا شاہ توصیف
کرون تفصیل کیونکر اسکی تعریف

روایت سیوم از شیخ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی قدس الله سره المحبوبی

کہا یون ابن ادریس ای برادر
مین جب داخل ہوا بغداد اندر

کسیکو مین وہان نین جانتا تھا
نہ ہرگز کوی مکان پہچانتا تھا

گیا مین مدرسے مین شیخ کے اس جہن
نتھا کوی مدرسے مین تب مرہن

کہا اندر سے کوی ای عبدرزاق
تو جا اب مدرسے کے بیچ ای طاق

تو دیکھہ اس مدرسے کے بیچ کون	وہ دیکھا اور کہا یا سرور کون
نہیں وہاں کوئی مگر طفل سوادے	کہا شان اسکی ہووینگی زیادے
پچھے اس حال کے محبوب ذوالمن	لے آیا آپ روٹی اور سالن
کہا تب ای علی بیٹھا تو یہاں اب	رکھا ہے وہ طعام لگے میرے تب
کہا سہ مرتبہ وہ شاہ والا	تیرے سیں نفع دیوے سب کو مولا
بھی فرمایا کہ آویگا زمان یک	کہ ہونگے سب تیرے محتاج ای نیک
تو اپنے ناؤں تیوں ہوینگا عالے	ہمیشہ بولتا وہ با معالے
کہ ہیں محبوب سبحان کا دعا ہون	عنایت سے وہ شیخ کے یوں ہوا ہون

روایت چہارم و پنجم از ہمین شیخ اقدس قدس اللہ سرہ الاقدس

بھی کہتا ہے وہ میرا پیر اقدس	ہے جسکا شیخ علی نام مقدس
مجھے لایا بہ نزد غوث آنام	کہا لڑکا میرا ہے یہہ علی نام
نکال اپنے بدن سے جبہ پاک	مجھے بخشنا وہ نور ارض و افلاک
بھی فرمایا مجھے وہ شاہ عالم	قمیص عافیت پہنا تو قدم

ہوئے پنیسست برس وہ پھیر مجھکو ہوا ہین کوئی الم یک بیر مجھکو
بھی بولا وہ کہ میرا پیر یکبار مجھے لایا بہ نزد غوث ابرار
کہا اسکے لئے کرتا ہون بات مین پہر لیبے خلعت باطن طلب مین
جھکایا اپنا سر وہ فیض گنجور تب اسکے صدر سے نکلا ہی یک نور
بلا پیر لیبے وہ جھلکار آکر کہلا قبرون کا سب احوال مجھپر
بھی دیکھا مین ملایک کو سراسر سنا تسبیح کیتین انکے یکسر
جبین پر جو ہین انسانون کی مکتوب پترا مین سکتین با خوب اسلوب
کہلے مجپر امور غیب بسیار کہ تفصیل اسکی ہی مقدور سے بہار
مجھے اسوقت فرمایا ہی سرور کہ لی قوت سے اسکو اور ہمت قرر
کیا مرشد میرا نے عرض شہ سے زوال عقل سے ڈرتا ہون اسکے
میرے سینے پہ مارا ہات سرور مین پایا اسدم اپنے باطن اندر
بہت مضبوط یک شے مثل سندان ہوا ہی دل میرے قوت آسان
سبب سے اسکے نین ڈرتا تھا مین کبھی کوئی واردات غیب کیتین

یہی اب لگ اس جھلکتے لپک شعل
سدا الملکوت میں کرتا ہوں جل جل

روایت ششم از الشیخ الشیوخ ابو حفص شہاب الدین عمر سہروردی رضی اللہ عنہ

شہاب الدین کہا میں در جوانی
تھا مشغول کلام از شوق جانی

مجھے اس علم کا تھا شوق بہتا د
کیا تھا کی کتابان اسکے میں یاد

چچا میرا مجھے کرتا تھا زجر
یہ پن میں باز آتا تھا ازین امر

گیا لیکر مجھے یکدن وہ فاخر
بہ نزد حضرت شیخ عبد قادر

کیا ارشاد مجھکو ای عمر حق
کیا قرآن میں یون علم مطلق

کہ ای سب مومنان جب دم مناجات
کرینگے تم رسول اللہ کے سات

تو اپنے بات کرینگے تم اول
کرو خیرات کچھ ای جمع کمل

ہمیں جاتے ہیں ایسے مرد کن اب
کرو اسکا خبر دیتا ہی از رب

تو رہ خدمتیں اسکے بہت ادب سات
کیو تا اسکے روپت کے تو برکات

جب اس پاس آکے بیٹھے ہم میرا عم
کہا یا سیدی یا غوث اعظم

کہ یہہ میرا بھتیجا ہے عمر نام
ہی مشغول کلام از خوشش تام

کیا مین منع اسکو مانتا نہین
نہ ہرگز چھوڑتا اس علم کیتئین

کیا سرور نے مجھے اسوقت ارشاد
کیا اس علم مین کیا کیا کتب یاد

کیا مین عرض ای سالار افراد
فلان نسخہ فلان نسخہ کیا یاد

پھر آیا اس گھڑی محبوب اقدس
میرے سینے اوپر دست مقدس

اٹھایا نہین تلک ہاتھ اپنا سرور
گیا بھول ان کتابون مین یکسر

رہا نہین ایک لفظ انکا مجھے یاد
مسایل ہو گئے سب انکے برباد

کیا مولا میرے سینے کو پر نور
ہوا علم لدنی سے وہ معمور

اٹھا مین روبرو سے شاہ کے جب
حقایق مین سخن کرنے لگا تب

کیا وہ بعد ازان یون مجھکو ارشاد
عراق اندر جو ہین مشہور افراد

تو بیشک ای عمر انکا ہی آخر
ہوا ہی بیگمان یہہ راز ظاہر

کہ بعد از اسکے ابتک ای گرامی
ہوا نہین کوی ولی اس تہار نامی

کہا شیخ الشیوخ ای باسعادت
اتھا محبوب سلطان طریقت

تھا در کل وجود اسکو تصرف
نہ پیدا و نہان ای باتعرف

کہا ہی شیخ صالح بو محمد — کیا ارشاد میرا پیر احمد
ابو مدین چراغ ملک مغرب — کہ ای صالح تو جا بغداد جانب
تو ہی محبوب سبحان پاس حاضر — سکھاوے تجکو تا وہ فقر کا سر
کیا جلدی ستی بغداد کیتین — ہوا حاضر جناب غوث مین مین
مین دیکھا اسکتین یون با نہایت — کہ نہین کوی شیخ مین پایا وہ ہیبت
تھا پایا تین چلے مجھکو سرور — پس آیا پاس میرے وہ مطہر
کہا دیکھہ اسطرف وہ باکرامت — کیا قبلہ کے سمت اوپر اشارت
مین دیکھا پھر کہا کیا دیکھتا ہون — کہا کعبہ کیتین مین دیکھتا ہون
کیا مغرب طرف تب وہ اشارت — کہا دیکھہ اس طرف ای باسعادت
مین دیکھا پھر کہا کیا دیکھتے ہین — کہا مین دیکھتا ہون پیر کیتین
کیا ارشاد جاتا ہی کدہر تون — ادہر چھتا ہی جانے یا ادہر تون
کہا جاؤنگا اپنے پیر کے پاس — کہا تب مجھکو یون وہ اکرم الناس
تو جاوینگا وہان اب یک قدم کے اندر — یا آیا جسطرح جاوینگا چل کر

کہا جاؤں گا میں آیا ہوں جس بد سبب
کہا یہہ بات ہی اعلیٰ و انسب

ہی فرمایا کہ چہیتا ہی اگر تون
ہوئی فقر حقیقی سا تہہ مقرون

تو پاوینگا اُسے ای نیک محضر
چڑینگا جب تو وحدت کے گگن پر

ہی اصل الاصل توحید ای نکوفال
مٹا تا چشم سر سے سبکو فی الحال

کہا چاہتا ہوں میں اس وصف اندر
مدد تیر لیسے ای محبوب داور

کیا پیر کے طرف سرور نظر تب
گئے میرے ارادے سبہہ لب پر تب

ہوئے ہیں جو اہشان سب تیں تیرا
پہٹتے جون دنکے آنے سے اندہیرا

ابہی لک شہ نظر ای صاحب دل
ہی زاد راہ میرے در منازل

روایت سیوم از دو مرشد زادہ آفاق سید سیف الدین عبد الوہاب و سید تاج الدین عبد الرزاق و شیخ عمر بزاز و شیخ عمر کیماتی و شیخ ابو محمد عبد اللہ لطایحی مریدان حضرت قادریہ محبوبیہ رضی اللہ عنہم

کہی سرور کے دو فرزند نامی
ہی تین انکے مریدان گرامی

کہ ایکدن بو المعالی نام تاجر
ہوا ہی شاہ کی مجلس میں حاضر

مین پوچھا اس نظر سے یہہ کہ وہ شاہ — ہوا باطن سے میرے خوب آگاہ

مین آیا جس سبب سے اسکو سمجھا — مصلے سے نکالا ایک دھاگا

پدر اسکے اتھے پانچ ای برادر — دیا یک طرف میرے ہاتھ اندر

لیا خود ہاتھ مین دوسرا طرف تب — دیا کھول یک پدر وہ باشرف تب

وہ کھلتے میرے وارد کے اشکال — کھلے ہین بہت میرے پہ فی الحال

وہ جب ہر پیچ اسکا کھولتا تھا — میرے احوال کو یا بولتا تھا

کھلے وہ ہر پدر کھلنے سے ہر بار — میرے وارد ستی کتیک اسرار

وہ رشتے کے کھلے پانچو پدر جب — میرے وارد کی مشکل کھل گئے سب

ہور اسکے ضمن مین ای نیک محضر — عیان دیکھیا ہون مین یک نور اکبر

ہوی پوری قوی میری بصیرت — ملا ہے اسکو یک نورانی قوت

حجابان ہو گئے میرے سب انوار — کھلے میرے پہ یکسر نادر اسرار

نگاہ مہر سے دیکھا مجھے تب — بھی فضل و لطف سے بولا مجھے تب

کرلے قوت ستی اسکو سراسر — ہور لینے قوم کو تو بول یکسر

که لیوین اسکے سب بروجه احسن — اتھا مین از حضور شاه ایمن
قسم حق کی که مین نزدیک سالار — نهین هرگز کیا یک حرف اظهار
نه اس سر سے هوے حضار اگاه — نه زیر انکی لیا اسوقت مین راه
مین تھا روبرو جب پیر کے آ — میں نے اظهار کے اول وه بولا
نه مین تجهکو کها تها یه که سرور — هی سارے عارفان کے سر کا افسر
هی سب اهل تصرف کا وه مالک — هین اسکے حکم مین سب سالک
نیے وارد کے احکام ای مجهه — نتها امکان که هوین تجهکو شاهد
ولیکن جب پڑے اسکی نظر وهان — شهود انکا هوا هی تجهکو آسان
وگرنه لیکے ادنی یه جبز اندر — فنا هو جاتے هین اعما یکسر
نه کهتا گر وه بحر علم مکنون — کهلی قوت سے اس اسرار کو نون
تو هوتی عقل تیری تجهسے مهجور — تو هوتا جمع مجذوبو مین محشور
هی تجهکو یه دیا مژده وه سرور — که هوینگا نقترا تو ای هنور

روایت دویم از شیخ عارف ابو محمد صالح مغربی دکالی قدس الله سره

روایت ہفتم از شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الفتح الہروی رضی اللہ عنہ

کہا ہی شیخ ربانی محمد ۔ کہا تھا مین بہ نزد غوث امجد
یکایک مجھکو آیا بہت بلغم ۔ مین تھوکا اسکو ہوا شرمندہ اسدم
کہا مین دلمین اپنے ہو پشیمان ۔ مین کیون تھوکا بہ نزد غوث دوران
گذرتے ہی یہہ خطرہ وہ ممجد ۔ کیا ارشاد مجھکو ای محمد
اسی صفا قانین کہ اسکے بعد ای مکرم ۔ نہ تھوک آویگا تیرے تین بہ بلغم
وہ کہتا ہی یہہ بولے بعد مرد ۔ نز استی سال گذرے ہین میر پر
نہ تھوک آیا مجھے ہرگز نہ بلغم ۔ مین نت با صفوت و فرحت ہون ہمدم
بھی کہتا تھا طویل وہ مجھکو اکثر ۔ کیا مین عرض با محبوب داور
تو فرماتا طویل ای شاہ مجھکو ۔ مین گدا ہون ہویدا ہی یہہ تجھکو
کہا ہوویگی تیری عمر اطول ۔ ہی ہوویگا سفر تیرا اطول
وہ یک سو تیس برسان لگ جیا ہی ۔ سفر اطراف عالم مین کیا ہی
گیا ہی بھی وہ کوہ قاف اندر ۔ عجایب خلق کے دیکھا ہی اکثر

کیا محبوب کی پہیلی وہ خدمت	خدا اسپہ ہووے رضوان و رحمت

جلوہ ششم در کرامات آن رسالۃ الاکابر علی جدہ و علیہ الصلوۃ والسلام کہ بحل مشکلات باطن و ظاہر تعلق دارد و درین جلوہ چند روایت است روایت اول از منبع اسرار حقی شیخ ابو الحسن جوسقی رضی اللہ تعالی عنہ

روایت یون کیا ہی شیخ جوسق	کہ ہی وہ منبع اسرار مطلق
جوانی مین ہوا ایک حال وارد	مرے پر تھا وہ مشکل حد سی زاید
گیا مین پیر پاس اپنے ہو حیران	ہمام اصفیا شیخ زریران
کہا پیش از بیان وہ با فراست	ترا وارد ہی از اسرار قدرت
نہ ہرگز قول سی ہووینگا مکشوف	حل اس مشکل کا فعل اوپر ہی موقوف
تو جا محبوب سبحان پاس اس آن	کہ ہی علمای عرفا وہ سلطان
ہی سب اہل تصرف کا وہ سرور	گیا تب پاس مین بغداد جاکر
اتھا تب مدرسے مین اپنے سالار	تھے اسکے روبرو کتنیک ابرار
مین بیٹھا سامنے اس شاہ کے جب	کیا میری طرف وہ یک نظر تب

ہوی تب اسکو یون غایت کی حاجت — کہ نہین سکتا اتہا کرنے وہ حرکت
تجہا پیاسہ طرف بہہ بہت مضطر — وہ ہوکر متشرف اسکے حال اوپر
شتابی پایۂ اول سے اترا — ہوا ایک شمر کان فی الفور پیدا
جب اترا پایۂ دویم سے سالار — ہوے دو پستانے ہوے سینہ نمودار
اترتا تہا وہ ہر درجے سے جس آن — وہان ہوتے تہے اور اعضا نمایان
جب اترا پایۂ پائین سے سرور — ہوی یک شکل پوری کرسی اوپر
تہی وہ صورت بعینہ شکل والا — تہا آواز اسکا جون صوت معلا
لگے کرنے سخن کرتا تہا جون شاہ — تہا اس مرتبے پر کوئی آگاہ
صفو نکو چیرتا آیا ہے سرور — گذرا جا بو المعالی کے سر اوپر
اترایا آستین کو اپنے اس دم — سر اوپر اسکے محبوب معظم
وہ مضطر آپ کو دیکہا ہی اس آن — بغیر شبہہ یک صحرا کے درمیان
اتہی یک نہر جاری اس مکان پر — اتہا یک جہاڑ نزدیک اسکے نزدیک
تہی اسکے آستین مین کیلیان تب — وہ انکو جہاڑ پر لٹکا دیا تب

کیا تب اپنے حاجت کو قضا و | وضو اس نہر جاری سے کیا وہ
پراہی جب وضو کی وہ تحیت | اٹھایا آستین شاہ ولایت
اتھے پانی ستی تر اسکے اعضا | وہ مجلس بیچ تھا پتھیگا بیٹھا
نہ باقی کچھ رہی تھی اسکی حاجت | تھا کرسی پر او وہ روح قدرت
کیا اترا تھا وہ اس سے اصلا | اتھا اسکا وہی ارشاد پھیلا
نہ بولا وہ کسی سے وہ سمایا | دہوندا تب کیلیان اپنے نہ پایا
گیا کئی دن کے بعد از وہ یگانہ | عجم کو کاروان اپنا روانہ
چلا ہی آپ بھی ہمرہ وہ آگاہ | کئے جب قطع چودہ روز کی راہ
وہ اترے جا کے یک جنگل کے اندر | اتھی وہاں یک ندی ای برادر
کنارے پر وہ ندی کے گیا وہ | کرے تا اپنی حاجت کو قضا و
کہا کیا ہی مشابہ تر یہہ صحرا | وہ صحرا اسے کہ مین اسمین گیا تھا
یہہ نہر اس نہر سے ہی بہت مانند | کیا اس حال کو یاد وہ خردمند
کیا بعد از تامل کے وہ تصدیق | کہ ہی یہہ نہر و صحرا اوہی تحقیق

وہ پایا کیلیان سے اپنے سراسر   رکھا تھا جسطرح اس جہاز اوپر
جب آیا اس سفر سے وہ بہ بغداد   گیا در خدمت سالار افراد
کہے یہہ ماجرا تا اسکو سارا   کیا نین لک وہ یہہ بھید آشکارا
یکر کان اسکا وہ سالار عالی   کیا ارشاد اسے ای بوالمعالی
یکر ظاہر کبھی ہرگز تو یہہ بات   مین جیتا ہون تلک کوئی شخص کے سات
گیا وہ شاہ کی خدمت کو لازم   موے لک سے اپنے تھا اسکا ملازم

روایت چہارم از شیخ ابو عمرو عثمان صیرفینی و شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی قدس اللہ سرہما

کہے ہین عبد حق ہور شیخ عثمان   کہ ہین محبوب کے خاصے مریدان
صفر کی تیسری اتوار کے دن   تھے ہم نزدیک محبوب جہمن
کھڑاوین پہن کر وہ باکرامت   وضو کر پڑا ہے تب دو رکعت
ہوا جب اس سے فارغ نعرہ مارا   ہوا مین یک کھڑاوان تب پہنکا
ہوا غایب نظر سے وہ کھڑاوان   بھی مارا ایک نعرہ شاہ دوران
کھڑاوان دوسرا بھرکا دیا ہے   ہمارے چشم سے وہ بھی چھپا ہے

پس آ بیٹھا گیا نین کوی جرات ‏— ہمارے ہے کہ پوچھے اس سے بہت

گذر گئے اس اپنے تیو بیس دن جب — عجم سے قافلہ آیا ہی یک تب

کہے لا ہیں نذر حضرت شیخ — کئے ہم عرض جا در خدمت شیخ

کہا لیو وو بیٹے وہ لاکے اسدم — طلا ہور خوب کپڑے ہور ریشم

ہور اس شئہ کے کھرا دین ابی ہادر — کہ پھینکا انکتین اس ہور سرور

کہے تب ان ستی اسطرح ہم سب — کہاں سے یہہ کھرادین پائے تم اب

کہے وہ ہم ہوسے یکبار سیار — صفر کی تیسری کو روز اتوار

یکایک آملاسے ہمکو رہزن — اُٹھے ان سب یہ دو سردار پر فن

لئے وہ سب ہمارا لوٹ کر مال — بھی مارے بعضے لوکونکو وہ فی الحال

ہم اترے جاکے وادی کے کنارے — ہور اسدم غوث اعظم کو پکارے

کئے ہم نذر اسکے کچھ نہ اموال — کرے گرد ور ہمسے وہ یہہ جنجال

ہوے جب نام سے ہم اسکے میسار — سنے فی الفور دو نعرونکا آواز

بھرا تھا سارے جنگل بیچ وہ شور — بہت گھبرائے ہیں اسوقت وہ چور

کئے ہم یہہ گمان شاید کہ ان پر ۔۔۔ کئے ہین تاخت ادنے دان دل پر
کوئی آئے ان ستی ہم پاس فی الحال ۔۔۔ کہ آؤ سب تمہارے لیو اموال
دیکھو تم کیا مصیبت آئی ہم پر ۔۔۔ وہ سرداران کنے گئے ہمکو لیکر
ہمین دیکھے کہ وہ دونو مرے ہین ۔۔۔ کھڑا وین سر کے پاس انکے دہرے ہین
اتھا ہر فرد نزدا یک معتبر ۔۔۔ تھے وہ دونو کھڑا وین آب سے تر

جلوہ ہفتم در کرامات تاج الانام علی جده وعلیه الصلوة والسلام که کشف قبور و اظهار امور مستور و مکنونات صدور تعلق دارد و درین جلوه چنید روایت است روایتی از قطب ربانی شیخ علی هیتی زریرانی رضی الله عنه

کہا شیخ زریران فرد کامل ۔۔۔ کہ محبوب معظم در اوایل
کیا معروف کرخی کی زیارت ۔۔۔ اتھا مین در رکاب باسعادت
کہا تب وہ امام اہل مکشوف ۔۔۔ سلام اوپر ترا ای شیخ معروف
تو یک درجہ ہمارے سی سابق ۔۔۔ گیا تد پیچھے وہان پھر وہ فایق
اتھا اسوقت مین بھی اسکے ہمراہ ۔۔۔ سلام اسپر کیا اول طرح شاہ

کہا بعد اسکے ای معروف اسدم — دو درجے تجھ سے آگے بڑ گئے ہم
کہا وہ قبر سے اسطرح فی الفور — سلام او پر تیرے ای سید دور
سنو ای بھای میرے غوث اکبر — ترقی مین اتھا ہر وقت اندر
ہوا جب اسقدر مدت کے بعد از — دو درجے آگے اس سے ای معزز
تمامی عمر لگ غوث الخلایق — کتنے درجے ہوا ہوویگا سابق

روایت دوم از شیخ اکمل ابوسعود احمد حریمی رضی اللہ تعالی عنہ

کہا احمد کہ شیخ ہیبت ای یار — ہمارے پیر پاس آیا ہی ایک بار
اتھا تب استراحت بیچ سالار — ہمین چاہیے کرین تا اسکو بیدار
کیا ہی منع ہمکو وہ حق آگاہ — کہا سہ مرتبہ تب تو نکہ واللہ
گواہی دیوونگا مین نزد داور — حواریا نمین نہین کوی اسکا ہمسر
کہا یون جب جگا وہ باکرامت — حواریون کو کیا میرے لیے نسبت
کہ ہین یون احمدی وہ عیسوی سب — کہا نسبے پاوینگے میرا وہ منصب
کیا بعد اسکے وہ غوث الخلایق — بیان یون در معارف ہو حقایق

کہ سن اسکو کہا شیخ معزز	نہ کوی بولیگا یون سرورکے بعد
روایت سیوم از علامہ تحریر شیخ ابو البقا عبد اللہ عکبری رضی اللہ عنہ	
کہا ہی بو البقا شیخ مجید	کہ علم و فضل مین تھا بحر بیحد
گیا مین جانب بغداد یکبار	انتھا وہان غلغلہ سرور کا بسیار
ندیکھا تھا کبھی اس شاہ کو مین	سنا مین تھا ہی سنکے بات کیتین
کہا مین چلمین جاؤن اسکدن اب	سنون اس اعجمی کا تا سخن اب
گیا یون دیکھے اسکے مجلس اندر	انتھا ارشاد مین اسیوقت سرور
سخن کر قطع فرمایا ای اعجمی	کریگا کیا کلام اس اعجمی کا
سن یہہ ارشاد بے طاقت ہوا مین	برہنہ سر ہو کرسی پر گیا مین
گیا خدمت مین اسکے عرض ہمدم	کہ خرقہ سے کرے مجکو مکرم
پنایا اپنا خرقہ مجھکو فی الفور	کیا ہی سکے بعد ارشاد اس طور
ای عبد اللہ اگر کرتا نہ غفار	نرے انجام سے مجکو خبردار
تو ہوتا تون ہلاک البتہ بیشک	بچایا خوب تجھے اب ای مبارک

روایت چہارم از شیخ زین الدین ابو الحسن علی انصاری دمشقی قدس اللہ

کہا ہی بو الحسن یکمرتبہ مین | ادا کر حج گیا بغداد کیتین

تھا میرا یک رفیق اسوقت ہمراہ | نتھا اس شہر مین مین کسی سے آگاہ

کہ مین ہرگز گیا نین تھا کبھی وہان | چہوری یک تھی ہمارے پاس اس آن

اسے ہم بیچ لے چاول پکاے | اسے کہانا ہوے خوش تا کہاے

گئے بعد اسکے ہم در بزم سرور | اتھا اسوقت وہ ارشاد اندر

سخن کر قطع فرمایا ہی سرور | کہ مسکینان عربان آے حج کر

تھا غیر از چہوری ان پا کچھ مال | خریدے چاول اسکو بیچ فی الحال

پکا کر سکتےین سے فی الفور کہاے | ہوے نین اس سے خوش اور نین کہاے

مین سنکر یہہ کلام از غوث اعظم | تعجب مین پڑا ہون بہت اسدم

ہوئی یہہ بات جب سرور کی پوری | کہا تب لا بچہاوین اب کندوری

کہا مین آپنے ہم سے پنہان | تو کیا چہتا ہی کہانے بول اس آن

کہا چہتا ہون مین کشک اور دراج | مین بولا دلمین چہتا ہون عسل آج

رہینگے قوتاں سب یک یک	یہہ سب باتاں ہووے واقع بلا شک

روایت دویم از قدوہ ابرار قدسی شیخ ابو الحسن فرنبی رضی اللہ عنہ

کہا ہی بو الحسن اس طرح ای ست	کہ تھا یکبار مین اور قدوہ ہست
بہ نزد حضرت محبوب حاضر	تب آیا ہی ابو غالب تاجر
کہا بولا ہی پیر احمد کرم	قبولے جو بلایا جاو جسمدم
مبارک سر جہکایا شاہ تا دیر	کہا بعد اسکے آتا ہون بلا دیر
سوار اسدم ہوا خچر کے اوپر	علی بکڑا رکاب راست آکر
رکاب چپ کیتین مین لیکے در ہات	کیا ہون دست آویز مباہات
سدہارا اسکے منزل بیچ سرور	تھے وہان بغداد کے اشیاخ اکثر
بھی تھے علما و اعیان اسکے سب تھان	بچھایا تھا وہ سفرہ بہت باشان
تھے اس سفرے اوپر الوان نعمت	ز قسم ترش و شیرین بکثرت
بتارا ایک تب وو شخص تھا کر	کنارے پر رکھے مجلس کے لاکر
ابو غالب کہا ہی الصلابت	تھا بیٹھا سر جہکا غوث الورا

نہ خود کھایا نہ فرمایا وہ بالکل
کہ کھانیکو کرین مردم تناول

پڑے سکتے تھے اہل مجلس سب بہ ہیبت
نہ کرسکتے تھے دہشت لیے حرکت

تب مجھے اور شیخ ہینی کو کہا تب
کہ لاؤ وہ پٹارا میرے پاس اب

ہمین لائے اسے جلدی اٹھاکر
اٹھا بھاری رکھے اسکے پاس لاکر

پس اسکو کھولے ہم از حکم والا
تھا اسمین یک ابو غالب کا بیٹا

تھا لنگڑا اور کوری اور لولا
ہوے تھے آنکہہ اسکے پھٹکو چولا

کہا وہ سر قدرت اسکتین تب
کہ اٹھ حکم خدا سے جلد تو اب

ہوے فی الفور انکھین اسکے پرنور
بھی آفات دیگر اس سے ہو دور

لگا پھرنے کو وہ بچہ بہر جا
ہوا مجلس مین شور حشر برپا

وہ غلبانک اندر آیا بہار سرور
نہ کچھ کہا یا وہان ای یار سرور

کہا راوی کہ مینے یہہ سمایا
جناب قبلوی کیتین سنایا

وہ یک آیت پڑا یہہ ہی ملخص
کہ سرور پیر بر الاکمہ والابرص

بھی مردون کو جلاتا ہی وہ سالار
باذن حضرت قیوم دادار

روایت سیوم ازہمین شیخ مقدس قدس اللہ سرہ الاقدس

یہی راوی کہا نزدیک سالار | روافض دو پٹارے لا یکبار
تھے دو نو سر بمہر او بہت محکم | کہے بول امین کیا ہی ای معظم
اتر کرسی ستی وہ کامل الذات | رکھا ہی یک پٹارے کے اپر ہات
کہا اسمین ہی لڑکا ایک لولا | پس اپنے ابن تاج الدین کو بولا
کہ کھول اسکو وہ کھولا ہی اسنے جب | تھا لولا ایک بچہ اسمنے تب
کہا سرور لسے اٹھ وہ اٹھا ہی | ہو چنگا دوڑنے کیتین لگا ہی
رکھا تب ہات اپنا دوسرے پر | کہا یک بچہ ہینگا اسکے اندر
کہ وہ چنگا بھلا ہی ہور تن ومند | کیا ارشاد با فرزند دلبند
کہ کھول اسکو وہ کھولا جب بیکایک | تھا اندر اسکے اچھا ایک کوڈک
بچکہ بال اسکے پیشانی کے سرور | کہا بیٹھ اسکو بیٹھا لنگ ہوکر
نہ سکتا اتھا ہرگز وہ ہل چل | روافض دیکھ یہہ ہوگے ہیں کل
بصدق جان وتن از دست سرور | کئے ہیں رفض سے توبہ وہ یکسر

روایت چہارم از سید تاج الدین عبد رزاق و شیخ عمر بزاز و شیخ عمر کیماتی و شیخ ابو سعود مدلل و شیخ ابو العباس احمد صرصری و شیخ ابو عبد اللہ محمد بن قایداوانی رضی اللہ عنہم

لکھے پچھے راویان فاخر اسد نام — کہ بودھی ایک لے بیتی کیتین سات
جناب غوث دوران پیچ آئی — ہو رہ اسکے لا کہتین یون سنائے
کہ یہہ بیٹا میرا ہی کامل الذات — محبت بہت رکھتا ہی تیرے سات
مین چہوڑی حق کو اپنے اسپے للہ — بھی تیرے واسطے ای مرشد راہ
کیا بیٹے کو اسکے شاہ مقبول — ریاضت مین کیا تب اسکو مشغول
پس آئی ایکدن مین اسکے نزدیک — دیکھے زرد اسکا منہہ ہو جسم باریک
وہان سے شاہکی خدمت مین آئی — اور اسکے روبرو یک طرف پائی
نشمن کے تھے اسمین ہار پیکر — کیا تھا نوش جان اسکو وہ اطہر
کہہ کہتا ہی تو یون مرغ بریان — مرے بیٹے نے کہا تا جو کہ نت نان
وہ ہارون پر رکھہ اپنا ہات سرور — کیا انکو خطاب اسوقت اندر

کہ اٹھے اب اس خدا کے اذن سے تین ۔ چلاتا ہی جو مارتے کہنہ کہیتین

یہہ کہتے ہی اٹھا وہ مرغ فی الفور ۔ کیا آواز جون ہے مرغ کا طور

کیا ارشاد اسنے ہی کو تب یون ۔ کہ تیرا یہہ پسر ہوئیگا جب یون

تو من مانگے سو کہاوے بیگمان تب ۔ بھی بولے اسطرح یہہ راویان سب

کہ ایکدن شاہ کی مجلس مین بیٹھے چیل ۔ کئی تہی شور و غوغا بہت یک چیل

اٹھا شدت سے بھی اسوقت بارا ۔ خفا سب کو کیا اسکا پکارا

کیا بارے کتین ارشاد سرور ۔ کہ لے ای باد جلد اس چیل کا سر

گری مجلس کے آگے اس گھڑی او ۔ سر اسکا یکطرف دہڑ یکطرف ہو

اتر آیا ہی تب کرسی سے سرور ۔ لیا ہی اسکو دست پاک اندر

پھر آیا اسکے اوپر ہاتھ دوسرا ۔ پڑا اسوقت بسم اللہ سارا

جیئی وہ چیل ہو اڑ گئی ہوا پر ۔ بتہاتے تہے لسے لوکان سر آہ

روایت پنجم از سید تاج الدین و شیخ عمر بزاز و شیخ عمر کیمیاتی و شیخ
ابو الخیر بشیر حی رضی اللہ عنہم

لکھے ہین بہت ابرار از صفاہان ۔ یکایک شخص نزد شاہ دوران

کیا وہ عرض اے عالم کے ادہار ۔ مری عورت کو مرگی کا ہے آزار

کیا ہین جو دوا کے تھے لوازم ۔ سبھی عاجز ہوگئے اہل عزایم

کہا شہ نے یہہ خانس نام یک جن ۔ ہے سنگلدیپ کا بیشک وہ ساکن

کرا وینگا تیری جب زن کو وہ پہیر ۔ تو اسکے کان مین یون بول بے دیر

کہا ہے تجھکو سید عبد قادر ۔ کہ ہے بغداد مین ساکن وہ فاخر

اے خانس یہان سے جا تو پہیر آمت ۔ اگر آوینگا دیکھینگا ہلاکت

وہ جا کر دس برس پیچھے پھر آیا ۔ ہمین پوچھے لسے کیا ہے سمایا

کہا مین جا کہا تھا حکم جس طور ۔ ہوا آسیب اسکا دور فی الفور

ہے اب لگ وہ نصیحت ہو سلامت ۔ سبھی بولے ہین یہ وسنای عزیمت

کہ جب لگ زندہ تھا سلطان اقواد ۔ نہین تھا جن کا صدمہ کچھہ بہ بغداد

کیا جب عالم باقی کو سانار ۔ ہوا آسیب انکا تب نمودار

جلوۂ دہم در بیان کرامات آن عالی درجات علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات

که بظهور برکات تعلق دارد و درین جلوه چند روایت است روایت
اول از شیخ ابو العباس احمد رکاب برادر آنجناب قدس الله سره

کہا ہی شیخ ابو العباس احمد — کہ ہی او خادم محبوب اوحد
ہوی بغداد مین جب قحط سالی — کیا ہی عرض در درگاہ عالی
گذرتا ہی مرے پر فاقہ ای شاہ — علایق ہین بہت سے میرے ہمراہ
دیا یک گونی گندم مجھکو سرور — کہا رکھہ اسکو تین کنکلے کے اندر
ہو اسکے پہلو اندر کرکے یک چھید — نکال اس سے اسے کر خرچ جاوید
نکر تغییر اسکو کوی منوال — ہم اس کنکلے سے کھاتا پانچ سال
پچھے کھولا ہی اسکو میری عورت — تھی گندم اسمین جو تکی نیون امانت
وہ گندم سر گئے ہفتے کے اندر — کیا مین عرض یہ سرور سے جاکر
کہا نا کھولتے اسکو اگر تم — مرے تک اس سے کھاتے سیر ہو تم

روایت دویم از شیخ ابو المظفر اسمعیل زریرانی قدس الله سره الربانی

کہا یون بو المظفر ای سخندان — مرا مرشد کہ تھا شیخ زریران

اگر ہوتا تھا اچھا تا وہ بیمار — تو میرے باغ مین آتا تھا ای یار

وہان رہتا تھا چنگا ہوے لگ — پس اسکے بعد جاتا گھر لولک بھک

ہوا بیمار یک دم وہ معظم — مرے اس باغ مین آیا ہی ہردم

عیادت خاطر اُسکے شاہ افراد — وہان تشریف لایا ہی زبغداد

اتھے خربعے کے دو جہاڑ اسکے اندر — گئے تھے چار برسان سے وہ سک کر

وضو یک جہاڑ کے نیچے کیا او — بھی دوسرکن نماز اگر پڑا او

ہوے فی الفور وہ سرسبز ای یار — بھی ہفتے مین ہوے ہین وہ ثمردار

ہین لایا باغ کا کچھ میوہ شہ پاس — دیا مجکو دعا وہ اکرم الناس

زمین مین تیرے برکت دیو داور — بھی تیرے باپ ہور درہم کے اندر

کہا میری زمین تب سے سراسر — سے چندان ہوگئی محصول اندر

خرچتا تھا اگر مین ایک درہم — تو آتے تھے مضاعف اسکے اسدم

بھی جب بے کہتا تھا سو نکلے مین گندم — ہور اسکا نصف دیتا تھا ہر دم

پھر اسکو باپ کر جب دیکھتا جب — تو تو رے سو لے سے پاتا تھا مین

ہوے یون جانور میرے بکثرت — کہ ہین انکے عدد لیتین نہایت
ہین اب لک اسطرح ہون بہ وسعت — ہی یہہ سبب اسکی دعوت کی برکت

روایت سیوم از شیخ ابو محمد شادر محلی قدس اللہ سرہ العلے

روایت یون کیا ہی بو محمد — کیا بغداد کو مین ای مجد
کرون تا اپنے مرشد کی زیارت — رہا مدت تلک مین وہان بخدمت
کیا خدمت سے اسکے فیض حاصل — کیا تب عزم گہر جانیکا در دل
کہ جاو نمین بہ تجرید و توکل — اکیلا ہو رنہ کچھہ لیو نمین بالکل
مین گرکر یہہ ارادہ دلمین محکم — کیا رخصت کو نزد غوث اعظم
وصیت تب کیا سرور میرے تین — کہ نا مانگو کسی سے کوئی شے مین
رکھہ اپنے انگلی میرے تب دہن مین — کیا ارشاد مجکو اس زمن مین
کہ چوسون اسکی تین مین اب اسکو چوسا — کہا اسوقت مجکو شاہ والا
کہ جاتون ہمرہ رشد و ہدایت — چلا مین اس گھری ہو اس سے رخصت
کیا بغداد سیتی مصر لک مین — نہ کہایا نا پیا کوی چیز کیتین

اتھا قوت مراتب روزافزون	مراتن من مسرت سے تھا مشحون

جلوۂ یازدہم دربیان کرامات آن امام ہمام علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام کہ محبوبیت کبری وخطیب عظمے تعلق دارد و درین جلوہ چند روایت است روایت اول اجمال العارفین شیخ ابومحمد ابن عبد ربہ البصری از اعظم افراد ابوالعباس حضر رضی اللہ عنہما

کہا ہی بو محمد شیخ ابرار	کہا مین حضر سے اسطرح یکبار
کہ کر مجھہ سے عجب کچھہ از حکایات	کہ کذرے ہونگے تجھکو اولیا سات
کہا بحر محیط اوپر مع الخیر	گیا کرتا ہوا مین ایکدن سیر
تھا وہان آدمی کوی ہو نہ حیوان	مین دیکھا ایک بیکس ساحل پہ آسان
کہا ہی خواب کتبل او یکمرد	کہا وہ لمین ولی اللہ ہی یہہ فرد
کہا مین یاد سے تب اسکو بیدار	اتھا وہ ہو کہا چاہتا ہی کیا کار
کہا مین بندگی کر حقکو مت بھول	کہا جا ہو تو اپنے سات مشغول
کہا مین نا اتھیگا لر تو اس آن	کرونگا یون ندا عالم کے درمیان

کہ یہہ حقکا ولی ہی وہ کہا تب — بجاویگا اگر تو یہان سیتی اب

کہونگا خلق کو مین یہہ خضر ہی — کہا مین تجہہ پہ ظاہر کیون سر ہی

کہا باری تو بول اب کون ہو تمین — کہا زاری سیتی مین قیوم کیتین

کہا یارب مین نقیب اولیا ہون — سمجھ مین اسکے یون حیران ہوا ہون

ندای غیب تب مجہکو ہوا ہی — توان ولیون کیتین پہچانتا ہی

کہ وہ رہتے ہین مجہکو دوست یکسیر — ولی اس طایفی سی ہی یہہ بہتر

کہ مین رکہتا ہون انکو دوست بسیار — کہا تب مجہہ سیتی وہ محبوب کردار

سنا تون ای ابوالعباس خوشذات — ہمارا راز ہی جسطرح خوش بات

مین بولا ہان تو کر مجہکو دعا اب — کہا تو کر دعا ای باصفا اب

کہا مین کر دعا بولا کہ قادر — کرے حصہ تیرا اپنے سے وافر

کہا مین کر زیادہ تب ہوا غیب — نہ ممکن کوی ولی کو تہا بلا ریب

کہ مجہہ سے اسطرح ہوی وہ پنہان — روانہ مین ہوا ہون وہان سیتی اس آن

کہا یکسا ریکسا کے تو دیپہ اسدم — بلندی مین تہا وہ گرد دان سیتی ہمدم

وہاں دیکھا ہوں تب یک نور کون
کہ کرتا تھا وہ خیرہ چشم کے تین
چڑھا اس ریگ کے تودے پہ میں تب
کہ دیکھوں ہی کہاں سے نور وہ سب
میں دیکھا اسکے اوپر تب کا یک
کہ کنبل اوڑکر سوتی ہی زن یک
تھی کنبل وہ کلیم مرد کے سار
میں چاہا پاس کرنے اسکو بیدار
سنا میں یک ندا اسوقت اسدمات
کہ رہ تو با ادب ای خضران سبات
کہ ہم رکھتے ہیں سات انکے محبت
میں بیٹھا منتظر ہو یک ساعت
ہوی بیدار وہ زن ہور کہی تب
ثنا ہور حمد اس مولا کی تیں اب
کہ بعد از موت وہ مجھکو جلایا
بھی الست اپنی ہی مرے من میں بھایا
دیا وحشت مجھے وہ از خلایق
کہے تب دیکھ کر مجھکو وہ فایق
کہ پیش از منع ای خضر مطہر
ادب کرنا اگر میرا تھا بہتر
کہا باللہ بول ای باکرامت
کہ آیا ہی تو اس کامل کے عورت
کہے آرے یہاں یک زن ابدال
اتھی ساکن گئی ہی مر وہ الحال
مجھے دفنانے بھیجا اسکو مولا
میں آئی اسلئے یہاں ای معلا

کہی مین اسکو جب تجہہ تک سفر
گئی فی الفور لاش اسکی گگن پر
کہا مین کر دعا مجہکو کہی اور
تو دے مجہکو دعا ای خضر حق جو
کہا مین کر دعا بولی کہ داور
کرے تیرے نصیب اپنے سے اوفر
کہا مین کر زیادہ تب وہ چوسار
کہی ہرگز نکر یون مجکو بیزار
وگرنہ ہووینگی مین تجہہ سے حجاب
یہہ کہکر غیب ہوی وہ بامناقب
کہا ہی بو محمد خضر سے تب
مین پوچہا ایسے محبوبان کو بول اب
ہی آیا کوی سرور تا وہ سارے
کرین اس سے رجوع بولا کہ آرے
کہا مین کون ہی اسوقت اندر
کہا وہ حضرت محبوب اکبر
کہا مین تجہہ بیان کر اسکے اوصاف
کہ تجہہ سا نین ہی کوی ولیونکا وصاف
کہا بے ریب سے وہ فرد احباب
ہو اپنے عصر کا ہی قطب اقطاب
دیا نین کوی ولی کو حق تعالے
مقام خاص قربت بیچ اعلا
مگر اسکو دیا ہی اس سے بڑتر
علو اسکا بیان مین آوے کیونکر
نہ کوی محبوب کیتین رب علام
محبت کا پلایا اپنے جام

مگر بخشا ہی اسکو اس سے بہتر | کہ ہین کوی اولیا مین اسکا ہمسر
کیا نہین کوی مقرب کو خداوند | مقام حال و فاخر سے برومند
مگر محبوب سبحان غوث اعظم | ہی بے شک اس مقرب پر مقدم
رکھا ہی اسمین یکسر اپنا خالق | ہوا وہ اس سے سب ولیون پہ فایق
ہین جتنے حق کے یکسر اولیا اب | بھی جتنے ہووینگے محشر تلک سب
بجالاوینگے اسکا ادب سب | مطیع اسکے رہینگے خوب ہی سب

روایت دویم از قدوه عارفان ربانی شیخ علی ہیتی زیرانی رضی اللہ تعالی عنہ

کہا ہی شیخ علی محبوب اکمل | کہا تھا آپنے یاران سے اول
کہ مجھکو حق دیا ملک عراق اب | ہوا میرے تصرف بیچ وہ سب
کہا پھر بعد مدت انکو سرور | کہ بخشا اب مجھے قیوم داور
زمین اور اہل گیتین اسکے یکسر | زمشرق تا بہ مغرب بحر تا بر
کیا ہی مجھکو بیشک قطب عالم | نہین باقی رہا کوئی فرد اسدم
مگر اسکو کیا اکرہ وہ مجرا | مبارک باد قطبیت کی بولا

روایت سیوم از شیخ ابو الرضا محمد بن احمد بغدادی قدس سره

کہا ہی یون محمد شیخ اکرم — کہ مین چاہتا اتھا بہت ای مکرم

سنون تا کچھہ صفات قطب گیتین — کیا با شیخ احمد ایکدن مین

بسوے مسجد خاص رصافہ — کہ وہان آتے تھے بہت اہل خلافہ

ملا وہان مین دو فرد معنوی سے — امام ہیبت و شیخ قیلوی سے

کہا مین قیلوی سے ای مقرب — بیان کر کچھہ صفات قطب کو اب

کہا ہی یہہ بیان بہ قطب موقوف — کرینگا اسکے وصفونکو وہ مکشوف

کہا مین کون ہی وہ بول اس آن — کہا وہ حضرت محبوب سبحان

اتھا مضطر ہو مین نا دیر کر چل — ہو آئے سات تیرے سب وہ کمل

گئے شہ پاس ہم سب ہو کے یکتھا — سبھی چہتے تھے سننے وصف اُنکا

اتھا تب وعظ مین محبوب داور — ہمین بیٹھے ہین جا مجلس کے اندر

سخن کر قطع اپنا غوث اعظم — کیا آغاز وصف قطب اسدم

کہا اسطرح اوصاف اسکے سرور — کہ حیرت مین ترے حضا یکسر

عبارت ہی وہ سب جان بلاغت ۔ فصاحت کو نہین اسکے نہایت
اشارات اسکے ہین افہام سے بہار ۔ دقایق اسکے عقلون پر ہین دشوار
کیا بعد اسکے وہ سالار افراد ۔ قصیدہ فی البدایہ یک انشاد
شروح اسکے لکھے بہت اہل تقدیس ۔ کئے ہین بہت اہل اسکی تخمیس
ہین اسکا ترجمہ اب بولتا ہون ۔ اگرچہ منہہ نہین میرا کہ بولون

ترجمہ قصیدہ بائیہ قطبیہ محبوبیہ کہ در منتہاے بلاغت علیہ است

مَا فِي الصَّبَابَةِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ ۔ إِلَّا وَلِي فِيهِ الأَلَذُّ الأَطْيَبُ
نہین ہی عشق مین کوی چشمہ صاف ۔ حلاوت سے ہین جسکے قاصر اوصاف
مگر اسمین ہی میرا حصہ اوفر ۔ نہایت بامزہ اور بہت خوشتر
أَوْ فِي الوِصَالِ مَكَانَةٌ مَخْصُوصَةٌ ۔ إِلَّا وَمَنْزِلَتِي أَعَزُّ وَأَقْرَبُ
نہین ہی وصل مین کوی رتبہ والا ۔ خصوصیت ہی جسکے بہت بالا
مگر ہی میرا پایہ اسکے اندر ۔ بعزت اور قربت بہت برتر
وَهَبَتْ لِيَ الأَيَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا ۔ فَحَلَا مَنَاهِلُهَا وَطَابَ المَشْرَبُ

مجھے بخشتے ہیں صفوت اپنے ایام
دئے یعنے تجلیات سرمد
پس اسکے چشمے شیرین ہو گئے سب
ہوے یعنے تجلیات ذاتے
کہ مین ہون وارث یکتای خاتم
مقام خاص اوادنی ہی میرا
وَعُدُوْ تُحْظُوْا بِكُلِّ كَمِيَّةٍ
ہوا مین ان خطاؤن سے گرامے
کہ مین پایا ہی کوی انکے طرف راہ
اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُہُمْ
مین ہون ایسے جوامردون سے بیشک
جو انکے ہمنشینی سے ہی فایز
نہ دیکھینگا کبھی وہ ایسی مشکل

بھی رونق سبز اپنا باتمام
مجھے اسرار و انوار اپنے بیحد
بہی ہو گئے صاف و طیب اسکی شرب
مصفا از تجلی صفاتی
ہون اسکے ذات کا مرات اعظم
نت اس مین سے کمنا ہی میرا
لَا یَهْتَدِیْ فِیْهَا اللَّبِیْبُ وَیَخْطُبُ
ہو ر ایسے خاص القابون سے نامے
ہوا ہین کوی بلکہ انسے آگاہ
رَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یُرْهَبُ
بلا ان مردونکا ہون مین تاج تارک
نہ ڈرتا آفت دوران سے ہرگز
کہ جس سے خوف ہوے اسکو دردل

قَوْمٌ لَهُمْ فِي كُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ	عُلْوِيَّةٌ وَلِكُلِّ جَيْشٍ مَوْكِبٌ
ہین سب ایسے وہ قوم ذو المناقب	شرف ہین جنکو ہین علوی مناصب
ہین ہر لشکر مین وہ جون قلب نامی	ہین رتبے انکے عالی ہور گرامی
أَنَا بُلْبُلُ الْأَفْرَاحِ أَمْلَأُ دَوْحَهَا	طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ أَشْهَبُ
مین ہون اس گلشن قدسی کا بلبل	کہ میرے صوتکا ہی ہر طرف غل
ہین جو ناسوت مین باغان لاویز	میرے آواز سے ہین سب طرب خیز
مین ہون ملکوت کا وہ باز اشہب	کہ نہین ہی طیر عرشی مین مراتب
أَضْحَتْ جُيُوشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيئَتِي	طَوْعًا وَمَهْمَا رُمْتُهُ لَا يَعْزُبُ
محبان اور محبوبان کے افواج	ہوی خواہش سے میرے حکم تل آج
طلب کرتا ہون ان فوجون کو مین جب	تو آتے ہین بلا تاخیر وہ سب
أَصْبَحْتُ لَا أَمَلًا وَلَا أُمْنِيَّةً	أَرْجُو وَلَا مَوْعُودَةً أَتَرَقَّبُ
ہون ایسے وصف کا اب مین لاقی	کہ نہین کوی آرزو امید باقی
نہ کوی وعدہ کا ہی کچھہ انتظار اب	ہوا ہون ایسے چیزون سے مین پاک اب

تمہین ہی قبلہ میرے دلکا ہو ذات
اٹھایا ہون مین اسکے غیر سے ہات

مَا زِلْتُ اَرْتَعُ فِیْ مِہَادِ بِنِ الرِّضَا
حَتّٰی وُهِبْتُ مَکَانَةً لَا تُوْهَبُ

مین کرتا ہون ہمیشہ سیر ہر آن
بمیدان رضا سے رب رحمان

مجھے یک مرتبہ بخشا وہ ایسا
کہ نہین پایا کسے کوی فرد والا

مرے سب بخششان ایسے ہین نامی
کہ نہین پایے انکو اقطاب گرامی

اَضْحَی الزَّمَانُ کَحُلَّةٍ مَرْقُوْمَةٍ
تَزْهُوْ وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ

ہوا غرب و ولایت سے زمان اب
مثال خلعت فاخر عیان اب

رنگ آمیزی تھے اسکے گرچہ بسیار
ہوے ہم اس اپر نقش طلا کار

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

تھے جتنے قرب مین عالی خطابان
غروب انکے ہوے سب آفتابان

ہمارا آفتاب نور افشان
ہمیشہ اوج رفعت پر ہی رخشان

ہمارا فیض ہی تا حشر جاری
جہان افروز چون صبح بہاری

یہہ سب ابیات ہو رکتیک اشعار
کہ آگے مین کیا ہون انسے اشعار

سوا اسکے ہی دو چار ابیات	ہین اس سرور سے بے شک یاد رکھہ بات
سقانی الحب ہی دیگر قصاید	ہی شہرت یون کہ ہین از غوث امجد
غلط ہی انکی نسبت غوث کے سات	نہین حضرت سے بے شبہہ یہہ ابیات
کلام اسکا ہی در اعلا بلاغت	ہی ان بیتون کو کیا سات اسکی نسبت
مین از فضل خدا لکھتا ہون کچھہ اب	سراہے ہین اسے جو اولیا سب
ولیکن ہی یہہ بات ایسی مطول	کہ دفتر ہووے گر بولون مین مجمل
لہذا مختصر تر بولتا ہون	گرہ طالع کی اپنے کھولتا ہون

وصل دہم در بیان توصیف کردن اکابر اولیاے متقدمین و متاخرین جناب سید المحبوبین را و تعظیم الیشان آنحضرت را علی جدہ و علیہم الصلوۃ والسلام

ودرین وصل دو جلوہ ہست جلوہ اول در توصیف تکریم اصفیای کرام کہ معاصر آن رفیع المقام بودند

کہے ہین یون بہت ابرار امجاد	کہ تھے اس عہد مین جو کمل افراد
جیسا ہی شیخ علی و ابن بطو	ہی شیخ قیلوی سالار حق جو

جب آتے مدرسے کو غوث کے سب
پھرک تے اب وہاں وہ با کرامت
جب آتے سرور عالم کنے او
وہ کرتے عرض تب ہمکو امان ہی
حضور اسکے وہ سارے بیٹھتے تب
اٹھاتے نہیں پوشش اسکا وہ بردوش
وہ سرور منع کرتا انکو اسے دم
خدا کے پاس کرتے ہیں تقرب
بھی دیکھے بہت ہم یہہ قدوۃ الناس
تو دیتی آستان کو انکے بوسے
کئے اسباب میں اعیان بغداد
خصوصاً شیخ علی وہ قدوہ بیت
سکھے ہیں بہت خلفا اسکے ایسے

تو جاروب اسکلتیں دیتے اٹھے تب
نجاستے اندر اسکے بے اجازت
تو فرماتا اتھا انکو کہ بیٹھو
وہ فرماتا امان سرو عیان ہی
ہی ہوتا تہا سوار او مقتدا جب
بہی جاتے سکے قدم ایصاحب ہوش
وہ کہتے تھے کہ ایسے کام سے ہم
ہی فخر دو جہان تیرا ادب
جب آتے خانقاہ و مدرسے پاس
مودب ہوکے اپنے چشم و رو سے
بہت ابیات وجد انگیز انشاد
اتہا محبوب سبحان کا تربیت
کہ جب کرتا وہ قصدہ غوث ابرار

ہوتے ساتھہ اسکے سب خلفا امجاد
پہنچتے جب وہ نزد شہر بغداد

تو کرتا غسل کا حکم انکو یکسر
اپے بھی غسل کرتا تھا وہ اکثر

پس انکو حکم کرتا تھا سراسر
کرو اپنے دلون کو ہم مطہر

کرو خطرات کو حفظ اپنے اس آن
کہ ہم جاتے ہین اب نزدیک سلطان

وہ جب ہوتا تھا داخل شہر اندر
تو آتے وہان کے لوک اس پاس اکثر

تب انکو بولتا تھا یہان بیٹا آوو
جناب غوث اعظم پاس جاوو

پہنچتا مدرسے کو شاہ کے جب
تو کرتا دور نعلین اپنے تب

کھڑے رہتا بمودب ہوکے اسدم
ندا کرتا تھا اسکو غوث اعظم

کہ آ ای بھائی میرے تون میرے پاس
وہ جا کر بیٹھتا نزدیک پاس

پس اسکو شاہ کہتا ای برادر
تجھے کس واسطے ہی اسقدر ڈر

کہ ہی ملک عراق کا تو حاکم
وہ کہتا تو ہی سلطان عوالم

مجھے ہیبت سے اپنے تو امان دے
کہ تب جاوینگے یہہ دہشت میرے سے

اسے کہتا تھا نہین ہی کچہہ تجھے ڈر
حکایات اسکے ہین یا شاہ اکثر

گیا جب کشور باقی کو سرور — ہوا وہ قطب عالم ای برادر

ہوئے اس عہد مبارک کے سب ابرار — ہو یکسر متفق کہتے تھے ای یار

کہ وہ ہو ز بو سعید و ابن لطو — شیوخ البرہ ہین ای طالب ہو

توجہ انکا یعنے ای معلا — کرے مان بیٹ کے اندھے کو بینا

نفس انکا کرے مردون کو تحشو — کرے کوڑھے سے اسکے کوڑ کو دور

کہا ہی سید احمد یون ہر دم — کہ جب بغداد کو جاوینگے سب تم

کرو ست کوی زیارت کو تو اسدم — زیارت پر وہ سرور کے مقدم

اگر ہو زندہ وہ سالار یا نہین — کہ حق اس سے کیا اس عہد کیتاین

اگر آوے وہان کوی صاحب حال — زیارت نا کرے اسکی یہہ منوال

تو اسکا حال ہووے سلب بالکل — نہین اس حرف مین ہرگز تامل

سمجھ ای بھای میرے شہہ کے اول — اتھے دنیا مین جو افراد کمل

دئے ہین سب سرور سے بشارات — لکھے ہین اسکے احوال و مقامات

تھی یکسر کمل افراد و اکابر — کہ تھے محبوب سبحان کے معاصر

سبھی انکی ثنا مین تر زبان تھے — ثنا اسکے وصف مین گوہر فشان تھے

ثنا اسکی کئے ہین سب بکرات — بانواع عبارات و اشارات

لکھا ہین کچھہ اُسے در وصل اول — بھی وصل ہفتم اندر بہت مجمل

سوائے انکے جو ہین افراد مجمل — ثنا کو انکے لکھتا ہون ہین مجمل

ابو یعزا امام ملک مغرب — ابو مدین کا پیر ذو المناقب

کہا بغداد کے عازم کو یکبار — تو جا البتہ نزد غوث ابرار

بہت عالی نسب ہیگا وہ فاخر — ہی اسکا نام سید عبد قادر

سلام اسکو تو پہنچا مجھہ طرف سے — دعا منگ تجہ لئے اس باشرف سے

بھی بول اسکو کہ ای مولا کے مقبول — ابو یعزا کو اپنے دل سے مت بھول

قسم جو کی عجم کے ملک اندر — نہین ظاہر ہوا کوی اس برابر

ہی نہین ملک عراق اندر کوی اس سا — عجب عظمت دیا ہی اسکو مولا

بتحقیق اس سے ملک شرق یکسر — ہوا مغرب سیتی بے ریب بہتر

نسب بور علم اسکا ہی سرفراز — کیا ہی اولیا مین اسکو ممتاز

یہہ دو نو استین بر کل ابرار   دسئے تفصیل واضح اور بسیار

کہا ہی شیخ ابو مدین کہ یکبار   ہین پوچہا خضر سے از غوث ابرار

کہا وہ عارفان کا مقتدا ہیے   ہی صدیقان کا بیشک پیشوا ہیے

ہی روح و معرفت وہ قطب فاخر   ہی سب افراد ہین شان اسکی نادر

ہین اسکے حکم سے ای باتعرف   سبہی ولیون مین کرتا ہون تصرف

تہا یہہ تعریف کرنا اسکا اطول   ولیکن مین کہا ہون اسکو مجمل

کہا وہ قطب مغرب ہین خضر سے   نہین وصفان سنایون دوسرونکے

کہا بر از اکثر شاہ والا   عدی ابن مسافر کو سراتا

ہین مانگا ایک دن حضرت سے رخصت   کرون تا اس مقدس کی زیارت

دیا مجکو اجازت مین کیا تب   ہو رہا اس شیخ معظم سے ملا تب

مجہے وہ دیکہتے ہی یون سنایا   کہ دریا چہوڑ تون دریرے کو آیا

بلا شک حضرت محبوب والا   ہی مالک سب رقاب اولیا کا

ہی سب اہل محبت کا وہ سرور   نہین اس عصر مین کوئی اسکا ہمسر

جب آیا شیخ موسی ابن ماہین — وہ اوج قرب قدوسی کا شاہین
بہ نزد حضرت محبوب اوحد — ادب اسکا بجا لایا ہی بیحد
پوچھے لوگ اس سے کیون اتنا کیا پاس — کہا ہی غوث اعظم اشرف الناس
ہی سلطان اولیا ہور عارفان کا — کرون کیون نا ادب اس شاہ جہان کا
کہ ہین جتنے ملایک بر سموات — ادب کرتے ہین اسکا بہت خوشذات
کہا ہی فرد اوحد شیخ حران — ہی سید اولیا کا غوث دوران
ہین جتنے اس زمانے مین مقرب — ہی سرور انکا محبوب خدا رب
کہا ہی شیخ رسلان دمشقی — کلید گنج علمی اور عشقی
کہ ہی محبوب سبحان فرد افراد — قریب و دور سب اسکے ہین منقاد
ہی صدر بارگاہ حضرت حق — رسول اللہ کا نایب ہی مطلق
کہا یون شیخ عثمان ہین مرزوق — سخن جسکا ہی اہل قرب کا قوت
کہ بے ریب و گمان محبوب داور — ہی خیر اہل ارض اسوقت یکسر
کہا ہی یون قضیب البان موصل — کہ ہی وہ قرب مین کامل مکمل

ہی محبت عارفانکا غوث اعظم — بھی ہی احباب کا رہبر وہ اکرم
ہی صدیقان کے اسکتین امانت — ہی اسکو ہر مقرب پر صدارت
کہا شیخ الشیوخ اسطرح ایکبار — گیا مین ساتھہ اپنے عم کے یکبار
بہ نزد حضرت محبوب اعظم — کیا بحد ادب اسکا مراعم
بیٹھا ہی روبرو اسکے وہ ہوکان — جب آیا گھر کہتین پوچھا مین آن
کہا تا ہون کیون مین وہان ہو دب — ہی اسکے حکم مین کل وجود اب
تصرف اسکا ہی بر جملہ ناسوت — سبا ہات اس سے کرتے ہین ملکوت
یگانہ ہی وہ اب عالم کے اندر — نہین ہی خلق مین کوئی اسکا ہمسر
کیا دل پر میرے حاکم اسنے حق — ہی سارے اولیا کے دل پہ مطلق
ہی سب احوال پر انکے وہ قاہر — ہی چھین لینے پہ ہور دینے پہ قادر
کہا ہی قطب حق یو عمر و عثمان — ہمارا مقتدا ہی غوث دوران
بھی ہین جو اصفیا ہی نام آور — ہی انکا پیشوا محبوب داور
نہین ہی کوئی ولی اس عصر اندر — مگر ہی فیض لیے از غوث اکبر

ہوا اسکے تختستان پیدا و پنہان
رسول اللہ کے ہیں ہات سے جان

نہیں ہے اسپہ ہرگز کسکی منت
بجز حق ہور بجز ختم رسالت

ہے سب ولیون کے بہیدون پر وہ ناظر
مقامات انکے ہیں اس پاس حاضر

جو ہیں اسکے مقامات اور اسرار
نہیں ولیون کی شرکت امنین ای یار

شریک اسکے ہیں امنیں انبیا جان
بھی ہے یون قطب حق ماجد سے بتیان

کہا ہے مالقی وہ شیخ ذی شان
کہ ہے اقلیم عرفان کا سلیمان

کہ محبوب خدا غوث یگانہ
ہے بیشک سید اہل زمانہ

کہا ہے شیخ ابو عبد اللہ قرشی
کہ ہے رفعت مین اسکے عرش و فرشی

ہے محبوب خدا ولیون مین اعلا
ہے سب علما بین ازہدا اور اتقی

ہے سب عرفان بین اعلم اور اکمل
ہے سب شیاخ بین اولی و افضل

کہا ہے شیخ ابو البرکات نامی
کہ ہے قرب و کرامت مین گرامی

کہ بیشک غوث ارضین و سموات
لیا تھا ہر ولی سے عہد سید ہات

کہ بن لینے اجازت کے وہ کوئی آن
تصرف نا کرے پیدا و پنہان

بہت راہ سخن بھی اسکو ہر دم / بدرگاہ خداوند دو عالم
تصرف اسکا ہی جاری باگون / حیات و موت بعد از اسکے یکسان
بھی بولا بوالحسن شیخ یگانہ / بین دیکھا بالیقین غوث زمانہ
تصرف قبر مین کرتا ہی بسیار / حیات اندر وہ جون کرتا تھا ای یار
کہا ہی شیخ ابراہیم اعزب / کہ ہی ولیون مین وہ نامی مقرب
کہ ہی محبوب حق سرور ہمارا / ہی حجت عارفان کا آشکارا
ہی وہ ہر صاحب تحقیق کا پیر / بھی ہر صدیق کا ہی سید و میر
دلیل سالکان ہی وہ بہر دم / بسوے درگہ قیوم عالم
سراج اہل عرفان شیخ جوسق / کہ تھا گنجینۂ اسرار مطلق
کہا پھوٹین میرے آنکھہ ای برادر / اگر دیکھا ہون مثل غوث اکبر
بھی بہرے ہوین میرے کان ای یار / سنا ہون مین اگر مانند سالار
کہا ہی ابن صباغ صفا خیز / کہ رنگ صبغۃ اللہ کا ہی رنگریز
کہ محبوب خدا کو ای معلا / خصوصیت ہی یک از حق تعالی

که صد نقصان نهین پاتے هین اسکو　　گمانمین اپنے تین لاے هین اسکو

علی ابن وهب وه شیخ مسنجار　　که تها گنجینه اسرار وانوار

همیشه بولتا تها غوث اعظم　　هی فرد اولیا هو قطب عالم

هی تحفه وه وجود خلق کا سب　　هی هدیه وه ترا از جانب رب

خوشی هوی سکو جو اسکن هی حاضر　　خوشی اسکی جو هی سکے بخاطر

کها هی شیخ رجبی فرد اکمل　　که تها تاج شیوخ وفخر کمل

اتها محبوب سبحان فرد عالی　　تهے اندازسے بهار اسکے معالی

تهی اسکو سب معارف پر ریاست　　تهی اسکو سب حقایق پر حکومت

تهے اوج معرفت کے جتنے شهباز　　اتها سردار انکا وه سرفراز

اتها وه پیشوا سب واصلان کا　　اتها وه مقتدا سب عارفان کا

طریقت نور سے تهی اسکی روشن　　ولان سب فیض سے اسکے تهے گلشن

طفیل اس شاه کے قیوم اکبر　　کیا هی رحمت اسکے دوستان پر

مریدان کو کیا اسکے سرفراز　　کیا فیضون سے اپنے انکو ممتاز

اچھے اکثر یہہ تعریفان بطول	ولے انکو کہا مین بہت مجمل

جلوۂ دویم در بیان ستودن اصفیای عظام کہ بعد غوث انام بودہ اند آنجناب ہمام را صلی اللہ علیہ و علی جدہ وسلم و رضی عنہم

کہا ہی شیخ اکبر در فتوحات	جہان لکہتا ہی کیونکے وہ طبقات
ہی ان ولیونمین در ہر یک زمانہ	بغیر شبہ یک قطب یگانہ
ہی اس وحدکی آیت وہ ہو قاہر	سوای حق کے ہر شی پہ قادر
دلیری مین ہی وہ سب پر مقدم	بڑا ہی اسکا دعوی بلکہ اعظم
بحق ہی اسکا یہہ دعوی ہی فی الحق	نہی حقکے واسطے ہی نت وہ مطلق
جو کہتا ہی وہ سب ہے راست ہو حق	جو کچہہ کرتا ہی وہ ہی عدل مطلق
تہا ابدال مین مقام خاص و فاخر	ہمارا شیخ سید عبد قادر
بحق تہا غلبہ اسکوا و صولت	تہا ہی خلق پر اوی باسعادت
کبیر الشان تہا وہ غوث اکبر	مناقب سبہی ہیں مشہور و اکثر
نہیں دیکہا ہون آن سالکیں مین	جو ہی اسوقت دیکہا ہون ایسے مین

ولیکن بہت چیزوں ہیں وہ سرور — اتھا اس قطب سے اعلا و بہتر
وفات اسدم کیا او بھی معزز — ہیں یہیں جانا ہوا کوں اسکے بعد از
بھی وہ اس بات ہیں در ذکرا فراد — کیا ہی اسطرح ارشاد رکھہ یاد
کہ تھا از جمع افراد ابن فاید — مرید خاص سالار اماجد
امام وقت و سالار عوالم — طریق اولیا کا ہے جو حاکم
سخن جس شاہ کا اس راہ اندر — ہی مرجع اولیاء اللہ کا یکسر
کہا افراد سے ہے ابن فاید — بھی ہی درگاہ مولا کا معتمد
غرض در اکثر ابواب فتوحات — کیا ہی شاہکی توصیف خوشدہات
کہا ہی صاحب انسان کامل — کہ ہی وجدان و عرفانمیں مکمل
امام وقت سید عبد قادر — تھا مظہر اسم قادر کا بیہج سر
پوچھا کوی از فرید الحق والدین — کہ ای سر حلقہ ارباب تمکین
کہا ہی حضرت محبوب والا — ہی سب ولیوں کے گردن پہ میرا پا
کہا اس عہد میں ہوتا اگر میں — تو لیتا اسکو اپنے چشم پر میں

کہ میرے پیر کا پیر ای مکرم
معین الحق والدین فرد عالم

ریاضت مین اتھا تب کوہ اندر
رکھا اسکے قدم تل اپنا سر

وحید الوقت قطب الدین ذی شان
کہ ہی وہ بدر واج کشف و عرفان

کیا ہی نظم یک دلکش مناجات
جناب غوث مین بہت التجاسات

کہا ہی غوث کو اسمین اس اسلوب
غلامی سے تیرے در کے ہون منسوب

کہا کوی با نصیر الدین محمود
کہ ای ثانی ترا عرفان مین مفقود

کہا ہی حضرت محبوب داور
ہی میرا پاون سارے اولیا پر

تو کیا کہتا ہی اس مین ای مکمل
جواب اسکو دیا وہ فخر کمل

میرے سب مرشدان کامل الذات
کہ حد سے بہا ہین انکے مقامات

کہے ہین اسکا پای تو پیکر
ہی البتہ ہمارے چشم و سر پر

سنا ہون شیخ سے اپنے مین یکبار
کہ سلطان المشایخ ہی وہ سالار

کہا ہی غوث کا پاے مبارک
بغیر شبہ میرا تاج تارک

ہی لایق حال کے میرے کہون کر
ہی میرے چشم چشم چشم دل پر

یہہ دلکش حرف کو وہ قرب پیوند ۔ کہا یہاں تک کہ اسکا دم ہوا بند
کہا ہی اسطرح بھی سید اکرم ۔ کہ ہی وہ مشتہر از شاہ عالم
زبان کو جری سے وہ معلا ۔ کہا ہی بہت وصف غوث والا
جب آتا ذکر خیر شاہ ابرار ۔ تو وہ اس بیت کا کرتا تھا تکرار
صد چشم وام خواہم تا در تو بنگرم ۔ این وام از کہ خواہم دین بہرہ خود کرم
کہا سید جلال الدین نامے ۔ کہ تھا قرب ولایت مین گرامی
نجات اوپر اسکی مین ہون جازم ۔ کہ فرمایا ہی سالار عوالم
خوشی ہو بچو اسے جو مجھکو دیکھا ۔ کہا یون چار درجے تک وہ والا
بیرے مین اور اس سرور مین اے یار ۔ وسایط چار ہین بے ریب و تکرار
انتھا محبوب سبحان پر فدا او ۔ ہوا تھا عشق مین اسکے فنا او
لگی ہی آگ گھر پاس اسکے یکبار ۔ لیا تھی مٹی پر نام سالار
دیا مسک اس کیتین اس آگ اوپر ۔ بجھی فی الفور وہ آتش سراسر
طرف حرمین کے وہ جب گیا ہی ۔ امام یافعی سے وہاں ملا ہے

طریق فیض بخش قادریہ | لیا ہی اسنے وہ کامل رویہ

کیا ہی تکملہ اسکو وہ اکمل | کہ ذکر غوث ہی اسمین مفصل

وہ اپنے پاس اسے دہرتا ہمیشہ | توسل اس سے تھی کرتا ہمیشہ

کہا ہی یک مرید اپنے کو وہ تب | کہ بولے فارسی مین اسکتین سب

وہ نسخے کو کیا ہی فارسی او | لکہا ہی صاف جون آرسی او

کہا ہی یون بدیع الحق والدین | مدار عارفان قرب تمکین

کہ سب اقطاب اور افراد اندر | ہوا نین کوی مثل غوث اکبر

ولایت مین ہی اسکو شان اعظم | ہی وہ اسمین ترقی بیچ ہردم

نہین پایا اسے کوی فرد دیگر | نہی نا پاویگا اسکو تا محشر

مقام خاص تحت اسکا ورا ہے | نہین کوی مقام اس سے ورا ہی

ہی بیشک وہ مقام سر وحدت | وہی تھی ختم مرسل کی ولایت

نہ چودا سلسلے مین کوی کامل | مگر اس سے کیا ہی فیض حاصل

ہین تھی اس شاہ دین کا توشہ چین ہون | دراویر اسکے تحت سر زمین ہون

ہوتا گر نبوت ختم ای یار — تو ہوتا بیگمان مرسل یہہ سالار
کیا ہی یہہ ثنا وہ بہت اطول — لکہا ہو نمین اسے کر بہت مجمل
کہا کوی بابہاء الدین محمد — کہ ہی وہ نقشبند علم سرمد
کہا محبوب سبحان یہہ مرا پاون — ہی سب ولیون کے گردن پر بہراہاون
ہی آیا عام یہہ قول منور — تمامی اولین واخرین پر
کہا ہان عام ہی سب پر سراسر — ہی میرا قدم ولی کے چشم اوپر
بہی شیخ نقشبند ای یار حسبدم — اتہا مشغول اسم ذات اعظم
تہرنا نہین اتہا یہہ اسم اسے خوب — وہ دیکہا واقعے مین روے محبوب
دیکہایا اسکو اپنا پنجہ پاک — کیا یہہ شغل وہ تب خوب اوراک
بجہاتا تہا جدہر وہ قرب منصب — ادہر یہہ نقش آتا تہا نظر تب
بہی فرمایا اُسے تون نقشبند ہے — وہ تب سے اس لقب سے ارجمند ہے
کہا ہی شیخ خاتم ابن احمد — کہ تہا قرب ولایت بیچ اوحد
ہی محبوب معظم قطب اقطاب — بلاتکرار ہی وہ فرد احباب

پناہ متقین وہ شیخ ثقلین — ہی صاحب اسم اعظم وہ بلا بین
ہی حاکم خلق پر از اذن مطلق — ہی قاہر علوی و سفلی بہ بالحق
سبھونکا پیر علی الاطلاق ہی او — بہار انفس و آفاق ہی او
کہا ہی یہہ ثنا وہ شیخ الفخر — بہت لینے کہا ہین مختصر تر
لکئے تعریف یون اسکے سب برار — ہی درکار اسکتین لکھنے کو طومار
تو پڑھ ہر خانوادیکے کتابان — عیان تا ہووے ترے پر یہہ باتان
وہ باتان سب ہر وہ بار گیانی — لکھے گے ہین بہ محبوب المعانی
اگر تفصیل کا اسکے ہی شایق — تو کر پیدا اسے ای یار صادق

وصل یازدہم در بیان وفات آن امام و ذکر اولاد امجاد آن ہمام و درین وصل دو جلوہ ہست جلوہ اول در ذکر وفات آن والا مقام علی جدہ و علیہ الصلوۃ والسلام

کہا ہی قطب امجد عبد وہاب — ہی دیگر راویا اسطرح در باب
سنی ہم از زبان غوث ابرار — کہ فرماتا تھا کرسی پہ کی بار

ہیں ایسے بندگان خاص رحمان | کہ آتا ہی انو کے پاس رمضان
جب اس مہینے میں وہ ہوتے ہیں بیمار | یا انکو پہنچتا کچھہ رنج و آزار
وہ انکی معذرت کرتا ہی بسیار | منا تا ہی بہت ہو انکا غمخوار
کہے ایکدن بیٹھے ہم شہ پاس حاضر | بھی تھے اسوقت حاضر یہہ اکابر
علی و بو نجیب و شیخ جو سبق | ابو یعلی امام ملت حق
ہوا ایک شخص تب شہ پاس حاضر | وقار و تمکنت تہی اسمیں ظاہر
کہا تجپر سلام ای قطب رحمان | بھی بولا میں ہوں ای شہ شہر رمضان
میں آیا معذرت کرتا ہوا اب | تیری خدمت میں ای غوث مقرب
وہ حیران سے کہ میرے بیچ داور | کیا ہی انکے ہونیکو مقرر
میں کرتا ہوں تجھے ای شہ وداع اب | ہی آخر تجھہ سے میرا اجتماع اب
گیا وہ ہور ربیع الآخر اندر | سدا ر یا جنت الما وا کو سرور
نہیں وہ دوسرے رمضان کو پایا | وفات شاہ کا سن اب سنا یا
ہوا بیمار جب محبوب قادر | ہوا ہی جس مرض سے وہ مسافر

کیا یوں عرض سید عبد وہاب ۔ کروں کیا تیرے بعد ای قطب اقطاب

کہا تقوی کو لازم کر اپس پر ۔ بجز مولا کے ہرگز مت کسے در

نکہہ امید ہرگز کس سے اس بن ۔ بہی سونپ اپنے حوائج بر مہیمن

سب اپنے حاجتاں اس سے طلب کر ۔ نکر تکیہ بجز حق کے کسی پر

تو رہ توحید پر دن رات قایم ۔ کہا سہ بار اسے شاہ عوالم

کہ اس توحید پر اجماع کل ہی ۔ ملاذ اولیا اور کل رسل ہی

بہی فرمایا کہ جب دل اپنے رب سات ۔ درستی سے لگا رہنے سب اوقات

تو کوئی چیز اس سے نین ہوئی ہی خارج ۔ ہمیشہ اسکو ہین عالی معارج

بھی بولا یو وتجھہ سے دور نکیر ۔ تمہارے سات ہوں میں ظاہر اندر

رہوں باطن میں تمہارے غیر کے سات ۔ و ظاہر اب بھی تجھہ پاس خوشند ہات

حکا چھوڑو انو کے واسطے اب ۔ بہی ہووے سات انکے تم مودب

کرو مت انکے اوپر جا بکو شک ۔ بھی دیتا تھا وہ شاہ قرب آہنگ

سلاماں کے جواباں بہت اسدم ۔ بھی فرمایا تھا یوں محبوب اعظم

مجھے اور ہمکو بخشنے رب رحمان
رجوع ہمپر کرے از فضل و احسان

بنام حق وداع ہووے تمہین اب
وہ فرماتا تھا یون یکروز یکشب

کہا بعد اسکے وہ سالار والا
زمین کوی چیز کا رکھتا ہون پروا

نہ ملک الموت کا پروا کرو تمین
بھی نا دیگر ملایک سے ڈرو تمین

ابی عزرائیل ست ہو یہان سباب سیر
ہی والی میرے قبض روح کا غیر

پتر العزہ کیا اسطرح کہہ کر
کیا یہہ حرف سرور اس دن اندر

کہ اسکے شام کو وہ شاہ ابرار
ہوا ہی عالم بالا کا سیار

کہے ہین عبد رزاق اور کسو سے
کہ ہین سرور کے فرزندان والا

اٹھا ہاتھ اپنے دیتا تھا وہ اکرم
سلامان کے جوابان بہت اسدم

بھی کہتا توبہ کر داخل ہو وہ سب
صف اول مین ہو نرمی کرواب

ہی اقرب تمسے قیوم سبب ساز
ہوے سکرات موت اسوقت اغاز

بھی فرمایا ہی تب وہ قطب حق یون
ہی میرے اور تمہارے مین فرق یون

تفاوت جون ہی ارض و آسمان مین
سماتا نین ہو تمین سر و عیان مین

کرو تب تم قیاس اب مجھکو کس پر | بھی مت سمجھو کسیکو تجھہ برابر

پوچھے عبدالعزیز اس شہکا فرزند | مرض سے اسکے پوچھا ای خردمند

کہا میرا مرض کوئی جانتا نین | بجز حق اسکو نین پہچانتا کوئی

نہ جن نا انس اسکو جانے ہرگز | ملک بھی اسکو نا پہچانے ہرگز

نہ تنشا علم رب از حکم رب جان | نولا اسباب اوپر دل سے ایمان

ہی اسکے حکم مین تغیر و تحویل | نہیں ہی علم مین کچھ اسکے تبدیل

حکم کے بیچ اسکے نسخ آوے | ولیکن علم مین نا راہ پاوے

جو چہتا ہی مٹاتا ہی وہ یکسر | جسے چہتا ہی رکھتا ہی برابر

کہ ہی ام الکتاب اس پاس بیشک | نہ ہرگز بوجھ سکتا اسکو کوئی یک

کیا اسطرح یا اسطرح کیون کر | وہ چاہے جسکو پوچھے یہہ سراسر

پوچھا بعد اسکے فرزند اسکا ای یار | ہی جسکا نام ناجی عبد جبار

مبارک تن سے تیرے ای معظم | تجھے کیا چیز دیتی رنج اسدم

کہا سب عضو دیتے مجھکو آزار | مگر ہی دل میرا سب رنج ستی تہار

نہین کچھہ ہیچ ہرگز اسکے دربیان ۔ صحیح ہی وہ خدا کے سات ہر آن
بس آئی اسکلتین سکرات اسدم ۔ کہا اسوقت سالار معظم
مدد چاہتا ہو مین اس سے ہردم ۔ کہ نین ہی کوی اس بن رب عالم
ہی ایسا زندہ جاوید وہ پاک ۔ کہ نین ہرگز اسے کچھہ فوت کا باک
عزیز ایسا ہی وہ قیوم قادر ۔ ہوا ہی موت سے بندون پہ ظاہر
تراتب کلمہ طیب کو سرور ۔ فصاحت سے کہا اسکو سراسر
کہا موسی کی سالار معزز ۔ کہا ہی جس گھڑی لفظ تعزز
ہوا یہہ لفظ اس سرور پہ دشوار ۔ لگا کرنے کیتین تب اسکو تکرار
صحیح اسکو پڑا پہر وہ سرفراز ۔ کھچا پڑھنے مین اسکے اپنا آواز
پچھے اس حال کے اللہ اللہ ۔ کہا سہ مرتبہ محبوب درگاہ
ہوا بعد اسکے یہ مخفی اسکا آواز ۔ کیا جان اسکا فوق عرش پرواز
وفات اسکا ہوا ہی ای سخندان ۔ بسال پانصد و یکصت یقین جان
ربیع آخرن کی گیارہ وین روز ۔ کہا تاریخ اسکی کوی فیروز

وفات شن دان ز معشوق الٰہے | ہی اس تاریخ مین جو دت کماحا
اتہی نو دپہ یکسال اسکی سن تب | کہا تاریخ کامل کوی خوشتر سب
گیا پرواز جب وہ روح پر نور | ہوا ملکوت یکسر بیت معمور
لتھے جتنے مجامع وہان بجلی | ہوے ہین مشرقستان تجلی
بغیر شبہہ علیین اعلا | لئے ہین طور کا نور انجلا
ہوا وہان نور کا جلوہ گہنیرا | یہان عالم کیتین گہیر اندہیرا
ہوا ہی سر بسر ناسوت تاری | بدل ہوی رات سے صبح بہاری
ہوے پنہان تجلیات سارے | ہوے عرفا و علما سب کہیارے
تمام افراد ہور ابدال و اوتاد | پڑے غرقاب غم مین ہوکے ناشاد
ہوے برکات سب مفقود و معدوم | غرض حسرت چہاے حشر کے دہوم
ولی اس شاہ کی اولاد امجاد | کہ تھے وہ ظاہر و باطن مین افراد
ہور اس سرور کے خلفای سرفراز | کہ یکسر اصفیا مین تھے وہ ممتاز
سر نو سے کئے عالم کو آباد | دکہائے سبکو راہ رشد و ارشاد

دکھا انوار کا پھر اسکے اشراق ۔۔۔ کیے پر نور انفس اور آفاق ۱
کر اسکے فیض سے پھر آبیاری ۔۔۔ دکھاے جلوۂ صبح بہارے
بھرے اسرار سے اسکی جہان کو ۔۔۔ کیے روشن زمین و آسمان کو
حقیقت مین وہ سالار معظم ۔۔۔ حیات جاودانی سے ہی ہمدم
وہان بھی ہی تصرف اُسکا پورا ۔۔۔ ہی نت اسکے تصرف کا ظہورا

جلوۂ دوم در ذکر اولاد امجاد حضرت غوث الانام علی جدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کہا تاریخ مین یون ابن نجار ۔۔۔ کہ ہی سرحلقۂ حفاظ اخبار
کیا ہی اسنے تاج الدین یہہ ارشاد ۔۔۔ ہوے محبوب کو انچاس اولاد
از انجملہ تھے ستاویس فرزند ۔۔۔ تھے باویس انہین دختر ای خردمند
ہوا یکبار وہ سالار بیمار ۔۔۔ بہت شدت سے تہا اسکو وہ آزار
ہوی بہت اسپہ بیہوشی کی شدت ۔۔۔ ہمین سمجھے کرینگا شاہ رحلت
ہمین سب گرد اسکے بیٹھہ یکسر ۔۔۔ ہوے تھے گریہ وزاری ہمسر
یکایک ہوش مین آ شاہ افراد ۔۔۔ کہا تب اسطرح ہم سبکو ارشاد

نہی رہے ہو کیون یون چہوڑ طاقت
ابھی ہرگز نہ ہوگا نامین حلت

ہی تیرے صلب مین ایک ابن والا
ہی یحیی نام ہوینگا وہ پیدا

کیئے ہم سب گمان اسوقت اسد تھے
ہی شنایا مرض کے غلبے سے یہہ بات

ہوی بعد اسکے اس سرور کو صحت
حرم یکا اسکی تھی ای باسعادت

ہوا اس سے ابو ذکریا یحیے
اتہا وہ خاتم اولاد والا

ہین ان اولاد سے مرگئے ہین بسیار
رہے ہی زندہ انسے بہت اطہار

لکھے ہین انکے اسما اور اخبار
عربی فارسی مین بہت اخبار

وسے اس شیخ کے دس فرزند نامی
کہ تھے علم و ولایت سے گرامی

لکھا ہی بہجۃ الاسرار اندر
مقامات و کمالات انکے یکسر

ذکر سید سیف الدین ابو عبد اللہ عبد الوہاب رضی اللہ عنہ وارضاہ

اول فرزند قطب جملہ اقطاب
ابو عبد اللہ سید عبد وہاب

یہہ شہزادہ یکا سیف الدین لقب ہی
ولایت مین انسے شان عجب ہی

اتہا وہ مقتدا علماے دین کا
تہا سید زمرۂ اہل یقین کا

بحکم سرور ارباب تکمیل　　کیا جا کر عجم مین علم تحصیل
کیا ہی والد ماجد سے حاصل　　بہت علمون کو وہ فرد مکمل
سنا اس سے احادیث اور اخبار　　لیا اس سے حقایق اور اسرار
کیا جب شہ نے علیین اعلا　　وہ اسکے مدرسے کے بیچ بیٹھا
لگا کرنے وہان تدریس و تعلیم　　ملے وہان طالبان ہفت اقلیم
کیا تلقین معارف اور اسرار　　لئے ہین بہرہ اس سے بہت ابرار
ہوے بہت اسکے شاگردان مکمل　　مرید اسکے ہوے افراد اکمل
ہین بیحد اسکے احوال و مقامات　　ہین بیحد اسکے اوصاف و کرامات
تولد اسکا ہی در ماہ شعبان　　سن پانسو باویس اندر جہان
وفات اسکا ہوا ہی ای برادر　　سن پانسو بیا نود کے اندر
مہ شوال سے چھبیسوین رات　　خدا سے اسپہ رضوان و تحیات

ذکر سید تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق رضی اللہ عنہ و ارضاہ

دوم فرزند قطب النفس آفاق　　ہی تاج الدین ابو بکر عبد رزاق

تھا فخر اسلام کا اور حافظان کا ۔ تھا سرور عالمان اور عارفان کا

کیا ہی بہت علمان سے وہ تحصیل ۔ اور اپنے والد ماجد سے بتفصیل

وہ ہو کر علم و عرفان بیچ پورا ۔ کیا ہی خوب دو نو کا ظہورا

ہوے بہت اولیا صحبت سے اسکے ۔ ہوے علما بہت خدمت سے اسکے

پنہچا یا نہین کبھی وہ فاخر الحال ۔ حیا سے آسمان پر تا ببیسی سال

ہین بحد و عد اسکے مقامات ۔ بیان سے بہا ہین اسکے کرامات

تولد اسکا ہی ذو القعد اندر ۔ جہتی تاریخ کو سن ای برادر

تھے اتہا وبیس پانسو سال اسدم ۔ ز سال ہجرت مختار عالم

وفات اسکا ہوا بغداد اندر ۔ بسال ششصد وسہ ای برادر

بتاریخ ششم از ماہ شوال ۔ ہی باب حرب کن مدفون ذو الحال

خدا سے بہت تحیات اور رضوان ۔ مبارک قبر پہ ہوے اسکے ہر آن

ذکر سید شرف الدین ابو محمد عیسی رضی اللہ عنہ وارضاہ

سیوم فرزند خاص غوث امجد ۔ ہی شرف الدین عیسی بو محمد

انہا وہ پیشواِ اعلام دین کا / انہا وہ مقتدا اہل یقین کا

لقب اس فرد کا ہی ذوالِلسانین / بھی کہتے تھے اسے ذوالبیانین

بہت اعلام امت سے پڑا او / ہوا تھا علم مین ماہر بڑا او

ہور اپنے والد ماجد سے ای یار / لیا ہی بہت علمان اور اسرار

گیا وہ مصر کو تشریف لیکر / ہوا اس ملک اندر فیض گستر

کیا اسمین علوم دینکی تدریس / ہوے بہت اس سے علما اہل تقدیس

کیا تلقین اسرار و حقایق / بنے ہین اس ستی کے شیخ فایق

حقایق ہور معارف مین وہ فاخر / لکہا یک نسخہ نام اسکا جواہر

جواہر اسمین ہین اسرار کے بہت / لطایف اسمین ہین انوار کے بہت

سن پانسو تہتر اندر ای یار / موا ہی مصر مین وہ تاج ابرار

قرافی مین ہی اسکے قبر پرنور / رہے رضوان حق سے نت وہ معمور

ذکر سید جمال الدین ابو محمد عبد الجبار رضی اللہ عنہ وارضاہ

جمال الحق والدین عبد جبار / خلف چوتہا ہی اس سرور کا ای یار

کیا تحصیل وہ از چند ابرار	بھی اپنے والد ماجد سے بسیار
کیا تلقین و وعظ و درس افتا	دکھایا راہ پنہان اور پیدا
نہین تھا علم کو کچھہ اسکی غایت	نہ باطن کے کمالون کو نہایت
ہی اس سے بہت عالی اخبار	ہوے اس سے بہت عرفاے ابرار
سن پانسو تہتر ہیہ ای جان	بروز نوزدہم از ماہ شعبان
سدہارا ہی یہہ شہزادہ جنت	خدا سے اس اپر رضوان و رحمت

ذکر شیخ شمس الدین ابوبکر عبد العزیز رضی اللہ عنہ وارضاہ

پسر شیخم ہی سرور کا وہ باکام	جو ہی عبد العزیز اس فرد کا نام
ابوبکر اسکی کنیت ہی مبارک	ہی شمس الدین لقب اسکا بلا شک
جمال اسلام کا تھا وہ بلا مین	عراق اس سے تھا با صد زینت و زین
کیا وہ بہت علما پاس تحصیل	پڑا تھا سب علوم و نیکوے قیل
پڑا ہی والد ماجد سے بسیار	کیا ہی اخذ اس سے علم و اسرار
پس از محبوب حق وہ با کرامت	کیا سنجار مین جا کر اقامت

وہان تدریس و تلقین وہ کیا ہی	فیوض ظاہر و باطن دیا ہی
ہوے ہین تربیت سے اسکے نامی	بہت علما و عرفا ہی گرامی
بہت ہین اسکے احوال و مقامات	بہت ہین اسکے اسرار و کرامات

ذکر سید ابو اسحاق ابراہیم رضی اللہ عنہ

ابو اسحاق ابراہیم والا	چہتا بیتا ہی محبوب خدا کا
اتھا حفاظ و فقہا کا وہ سرتاج	تھا ملک علم و عرفان مین اسے راج
کیا ہی بہت علما سے وہ تحصیل	ہوا اپنے والد امجد سے بہ تکمیل
لے اس سے ظاہر و باطن کا وہ فیض	کیا ہی بارز و کامن کا وہ فیض
ہوے ہین اس ستی کے نام آور	کمالات اسکے ہین لکہنے سے برتر
سن چھے سو مین وہ مہر دل افروز	گئے ذو القعدہ کے پچیس شب روز
کیا بغداد مین جنت کے اندر	خدا سے سینہ ہوے رضوان اکبر

ذکر سید ابو عبد الرحمان عبد اللہ رضی اللہ عنہ و ارضاہ

ہی عبد اللہ تاج جمع ابرار	وہ شہ کا ساتوان فرزند ای یار

کیا تحصیل وہ از چند اعیان ۔۔ بھی اپنے حضرت والد سے جان
کیا ہو ظاہر و باطن مین پورا ۔۔ یہہ دونون فیض کا پورا ظہورا
ہوے ہین فیض سے بہت اسکے مکمل ۔۔ کہ تھے در ظاہر و باطن مین مکمل
سن پانسو ستاسی مین وہ فیروز ۔۔ صفر کے مہ سے ستاویسوین روز
مگر باندھا ہی راہ خلد او پر ۔۔ ہوا پیدا وہ پانسوات اندر

ذکر سید ابو الفضل محمد رضے اللہ عنہ وارضاہ

ہی شہکا اتوان فرزند امجد ۔۔ مبارک نام ہی جسکا محمد
کیا تحصیل او از چند علما ۔۔ پڑا ہی از جناب غوث والا
بہت علما و عرفا ای سخندان ۔۔ لئے فیض اس سے در پیدا و پنہان
وفات اسکا سن چھے سو مین ہے جان ۔۔ خدا راضی اچہو نت اس سے ہر آن

ذکر سید ضیاء الدین ابو نصر موسی رضی اللہ عنہ وارضاہ

ضیاء الدین موسی بوجہیو تم ۔۔ ہی اس سالار کا فرزند ہم
پڑا ہی بہت اکابر سے وہ سالار ۔۔ سنا ہی بہت احادیث و اخبار

بھی اپنے والد اشرف سے ای یار | لیا ہی علم ظاہر اور اسرار
یہہ دونوں مین ہوا ہی مقتدا وہ | تہا سید اہل علم وکشف کا وہ
گیا وہ مصر کو تشریف لیکر | لئے فیض اس سے وہان کے لوک یکسر
وہان سے کوچ کر وہ باکرامت | دمشق اندر کیا اپنی اقامت
وہان کر فیض کو دن رات جاری | کیا ہی شام کو صبح بہاری
ہوے شاگرد اسکے بہت علما | مرید اسکے ہوے ہین بہت عرفا
سن چہہ سو سولا ہین وہ فیروز | جمادی الاخرہ کے اول روز
سدہارا ہی بعلیین اعلا | اچہونت اس سے راضی حق تعالے
تولد اسکا ہیگا ای برادر | سن پانسو انتالیس اندر
تمام اولاد سے سرور کے حسن سیر | وفات اس شہزادہ دیکہا ہی آخر

ذکر سید ابوزکریا یحیے رضی اللہ عنہ وارضاہ

ابوزکریا یحیی ای سخندان | ہی اس سالار کا فرزند سوان
یہہ مرشد زادہ آفاق ای یار | صغر مین کچہہ ترا از غوث ابرار

اور اس سے فیض باطن بھی لیا ہی
کچھہ تحصیل دوسرون سے کیا ہی

ہوا ہی ظاہر و باطن مین کامل
ہوا ہی بہت شخصون کا مکمل

سن پانسو پچاس اندر وہ مسعود
بتاریخ ششتم از ماہ مولود

ہوا ہی بالیقین مولود ای یار
بھی ہی او اصغر اولاد سالار

سن چھے سو مین دلیل البرات او
کیا بغداد کے اندر وفات او

ہوا ہی نزد سیف الدین وہ مدفون
اچھو رضوان سے قبر اسکی مشحون

مناقب انکے ہین تعداد سے بہار
ہی لکھنے انکو کے طومار درکار

بھی پوتی ہور پر ولی شہ کی ای یار
بھی اسکے کے نواسے ای نکوکار

اتھے بحر محیط علم و عرفان
اتھے گنج عظیم کشف و وجدان

اتھے چرخ ولایت کے وہ انجم
اتھے چشم کرامت کے وہ مردم

تھا معمور انسے باطن او ظاہر
لئے ہین فیض انسے بہت اکابر

لکھا ہی چہ مین کچھہ ذکر انکا مجمل
لکھے دیگر کتابون مین مفصل

ہور اس سرور کے خلفا او مریدان
اتھے آئینہ دار قرب رحمان

اتھے صدیقیت کے چشم کے نور
تھے کشف و معرفت کے بحر کے پور

اتھے فردانیت کے گگن کے تارے
تھے باغ اصطفا کے کل ہزارے

ہوئی قطبیت کے تھے وہ شہباز
اتھے سب اصفیا کے بیچ ممتاز

نہین ہے انکی کثرت کو نہایت
مناقب کو نہین ہے انکے غایت

بیان اکثر کا لکھے شیخ اکبر
لکھا ہے در فتوحات ای برادر

لکھے بہت اولیا ہے انکا احوال
کوی تفصیل سے کوی باجمال

ہور انمین ایسے تھے علمای علام
کہ ہین وہ فخر شرع و قطب اسلام

بھی تھے اسطرح کے حفاظ امجاد
کہ بے ریب و گمان ہین وہ جگ استاد

کوی انمین امیر المومنین ہے
کوی انمین امام المسندین ہے

تصانیف انکے ہین تعداد بہار
توالیف انکے ہین بے حصر ای یار

لکھا ہی بہجۃ الاسرار اندر
فقط انکے اسامی ای برادر

ہوے ہین دس ورق تو روایت یار
کہا بعد اسکے یون وہ صاحب اسرار

کہ یان تہوڑے اسامی کو لکھا ہون
تمام ان سبکو لکھنے نین سکا ہون

مجھے تفصیل کی نہین اسکی طاقت	کہ ہی تعداد سے بہا اسکے کثرت

در بیان اختتام این رسالہ فرخ فرجام و عرض احوال خود بجناب غوث الانام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

بحمد اللہ کہ یہہ گلدستۂ نور — کہ ایک گلریز ہی از شعلۂ طور
بحمد اللہ کہ یہہ نفحۂ یمن کا — ہی جس سے خون بدل نافۂ ختن کا
بحمد اللہ یہہ دلکش نسخۂ خوب — کہ ہی آینہ دار حسن محبوب
کرم سے اسکے پایا اختتام اب — تھا ماہ نو ہوا بدر تمام اب
تھا ششم سال بارا سو اور رجب — بفال خوش ہوا ہی یہہ مرتب
تمام ابیات اسکے ای مساعد — ہوے چار الف و ترسٹ بے قصاید
جھلک محبوب کی ملتی ہی اس سے — جھلک معشوق کی دستی ہی جس سے
جسے محبوب حق سے ہی محبت — رکھے وہ اس رسالے ساتہہ الفت
رہے معنے پہ اسکے دل سے بلہار — کرے لفظون کو اسکے اپنا گلہار
پڑھے شام و سحر جون ورد اسکو — کرے اپنے زبان کا ورد اسکو

خصوصا در ربیع الآخر ای یار　　پڑھو اسکو گیارہوین دن لک بتکرار

پڑھ اسکو شوق دل سے روز و شب تو　　بجوش عشق کر وجد و طرب تو

اگر مقدور ہی تو کچھ پکا کر　　کھلا صلحا و فقرا کو بلا کر

سنا انکو لسے ای باسعادت　　کہ دیوینگا خدا تجھکو برکت

ہی برکات اسکے اندازیسے باہر　　بیان اسکے فضایل مین ہی قاصر

پڑھ اسکو ہوینگا مسرور تو جب　　دعا کر با فقیران کیتین تب

کہ شاید تجھہ دعا سے ای برادر　　معاصی اسکے بخشے جاوین یکسر

سلے جمعیت دل اسکو جیران　　ہو اسکا خاتمہ ہووے بایمان

مین لکھتا ہون یہان ایک قصیدہ　　نہایت بے تکلف اور سبیدہ

لکھا ہی مثنوی مین جو کرامات　　یہان لکھتا ان کچھہ تلمیحات

اور اسمین حال اپنا بولتا ہون　　گرہ طالع کی اپنی کھولتا ہون

پس اسکے بعد لکھہ دوسرا قصیدہ　　بپایان میرسانم این جریدہ

ہی یہہ دوسرا قصیدہ شاعرانہ

ہی مانند ردیف سے اپنے یگانہ

قصیدہ مفرح القلوب و مفرج الکروب در مناقب حضرت محبوب علی علی جدہ و علیہ الصلوۃ والسلام

پڑا ہون ورطۂ اندوہ محنت مین بحیرانی
میری اب دستگیری کر تو ای محبوب سبحانی

لیا ہی گھیر حیرت کا اندھیرا یون میرے دلکو
کہ میرا روز روشن ہوگیا دیجور ظلمانی

میری تاریک شب ہونگی نجم کے چاند سے تابان
دکھا وینگا اگر یک جلوہ تیرا چہر نورانی

ہوا ہی سینہ میرا چاہ آسا تیرہ و تاریک
دکھا جہلکار اپنا یک وہان ای ماہ کنعانی

پڑا ہون ایسی بیماری مین ای جان بخش عالم کے
کہ حیرت مین پڑے دیکھہ اسکو افلاطون یونانی

ہوی عاجز دوا میری دعا ہی نارسانی سے
تیرے دار الشفا سے دے دوای عیسی ثانی

بتنگ آیا ہون مین دنیا سے اور ابنای دنیا سے
تو ان دونون سے دے مجھکو نجات ای غوث صمدانی

ہوا ہی ہرزہ جولانی سے آوارہ دل میرا
توجہ سے کر اپنی محو اسکی سب پریشانی

کہا ہی ایسے جالون مین کہ جل سکتا نہیں ہرگز
بجز تیرے کشش کے بن ہی اس مشکل کو آسانی

بہت بیزار ہون اس ہستی موہوم سے اپنے
کیا طاقت کو تیرے طاق یہہ بار گران جانی

رہون جنگل بہٹکتا کب تلک اس بخت گمراہ سے
توکہینچ اپنے طرف اب تکہہ ازجذب پنہانی

دکہا کریک کرشمہ اس جمال لایزالی کا
تجلی مین تیرے رخسار کے کردے مجہے فانی

ہواہی غرق میرے صبر کا تاپو تو اب اسکو
کنارے پر لگا ای خضر تجہہ کشتی کا سکانی

پڑاہون آستانے پر ترے کب سے زراسی ہو
کرم کر اس زرا دہاری پہ کردور اسکی نگرانی

اداسی سب طرف سے ہوکے پکڑا ہون ترا دامن
نکر ایسی اداسی سے تو ہرگز دامن افشانی

نہیت عاجز ہوا ہون ضعف کو میرے نہین حد ہے
تو قوت دے مجہے ای تجہکو قدرت ہین سلیمانی

میرے وحشت کی وادی کا کنارا نہین نظر آتا
ہوی برباد میری جملہ اسباب تن آسانی

تو میرے دلکو انست اپنے دے ای مالک لہا
تو میرے جان کو وصلت اپنے دے ای مرشد جانی

تو ایسے مشکلان آسان کیا ہی اور کرتا ہے
ولے مجہکو نصیب ایسے کہان ای قطب ربانی

اگر بدبخت ہون مین تو مرے طالع اچہا کر
کہ ہی بختون پہ تیرا حکم عین حکم یزدانی

تو ایسا لاتہ لاقیوم قادر کا سارا ہی
کہ احکام قضا پہیرا تو ای معشوق ربانی

پہر اگر بوالمظفر کے مقدر کو تو از رحمت
کیا ہی مرحمت اسکو امان مالی و جانی

تو جو چاہا سو بخشا ہو جو چاہیگا سو بخشیگا
ترے ممنون احسان ہین ملک او انسی جانی

محمد کے اوپر کریک نظر اپنے عنایت کی
کیا کیا کیا مقامات معلی اسکو ارزانی

دیا ہی عبد رحمان کو تو خلعت ایسی قربت کی
کہ جسکو قل ہو اللہ سے اٹھا نقش زر افشانی

کرم سے تیرے پایا چور نے رتبہ ولایت کا
ہوا ایک پلمین تیرے لطف سے ابدال نصرانی

شہاب الدین کا دامن ہو گیا لبریز گوہر سے
پڑا جب اسپہ تیرے فیض کا باران نیسانی

عجب کیا ہی تصرف یہہ ترا ای مظہر قدرت
کہ صراف قدر کرتا ہی تیری بیر سامانی

ازل سے تا ابد احوال ذرات جہان یکسر
عیاں ہے تجھپہ ای گنجور اسرار خدادانی

تو فرمایا محمد ابن ازہر کو کہ در عالم
ہی حنفی یکے لی اسوقت ای محبوب حقانی

ترے محفل میں جب آیا بدیع الدین ابو القا
کیا تو کشف اسپر اسکے مرکوزات پنہانی

ردا اما ہی سہ گانہ سے تو بیشک تاج پیران ہی
مشہور آتے ہیں حجر یکو تیری لے شکل جسمانی

تجھے وہ شاہ عالی ہی کہ تیرا کمترین خادم
ہمیشہ ہمسری کرتا ہی با اقطاب ربانی

نقیب اولیا اور اولیا سب عصر کے تیرے
اگرچہ تھے سلاطین پیر کیئے تجھہ در کی دربانی

رجال الغیب کو وہ تا قو کے افراد نام آور
موبد نہیں تیرے محفل میں جون طفل دبستانی

رکھا نہیں پا رکاب اندر ادب سے تیرے طفلو نے
تو اول اس سے تا ہو سوار ای قطب جیلانی

تیرے ذکر مناقب سے کیا جب منع یک بے باک — غضب سے سید احمد اسکو ایکدم مین کیا فانی
رکھا مین سرکشی سے تجہ قدم تل اپنی گردن جب — ولایت کہو کے پایا ہی سزا پیر صفاہانی
رکھا ابریق تیرے پہیر کر قبلہ سے جب خادم — یہہ گستاخی کی پاتا ہی سزا وہ ہست نادانی
مکارم جب کیا ہی کشف اور معراج کی خواہش — تصرف سے تیرے پہر مین کیا خواہش وہ یہہ گیانی
بجالا حکم تیرا شاہ جن دختر کو تاجر کے — کیا ہی مستمرد از دست آن غول بیابانی
بلانا دور کرنا خلق کا تجہ پاس آسان ہی — کہ انکے جان و دل سب حکم کے تیرے ہین زندانی
گئے ہین سلسلے مین تیرے شیران جہان سارے — محبان اور محبوبان اپر ہی تجہکو سلطانی
شیاطین انس و جن کے کانپتے تیرے مرید اسے — عمر کو جلسہ کہلایا ہی شیطان چہور شیطانی
کرم سے اپنے جب محشر تلک تو انکا ضامن ہے — تیرے سایہ مین امن ہین وہ از آفات دورانی
نہین محتاج ہین ہرگز کسیکے اعانت کی — کہ بس ہی دین و دنیا مین تیری انکو نگہبانی
ہی کیا جرأت کہ مین تیرے مرید انکا کرون دعوی — کہ طالب تیرے کہلاتے ہین سب اقطاب حقانی
مگر تون وسعت رحمت سے اپنے مجہکو فرماوے — کہ ہی میرے غلامان مین تو ای بخشندہ جانی
کہان سے ہی لیاقت ایسی مجہہ سے گنہگار و نادان کو — کرون تا رفعت و عظمت کے تیری انکی ثناخوانی

فصیحان عرب اور فرس کے یکسر سخن سنجان | تیری توصیف میں عاجز ہوئے ہیں از سخن رانی
ہیں کیا شعرا کے یکسر کمل افراد عالم کے | تماہین ہیرے کرتے ہیں قیامت لک رقمشانے
کھڑا ہی کوئی لیے انوار ناظر تیری درگہ میں | ہی جسکے رشک سے جون اشک مروارید سیلانی
کھڑا ہی معدن الانوار لیے کوئی تیری خدمت میں | کہ جسکے رشک سے ہی خون ہیں یاقوت رمانی
ہی ایسے بارگہ میں وقع کیا ہندی چیالا انکو | میں اس خجلت سے گلگر ہو گیا ہون سر بسر پانی
اگر پاوینگے تیرے چہرے سے رنگ قبولیت | بہت آنسو میرے ہو جاوینگے سب لعل بدخشانی

قصیدۂ ذو المطلعین در مناقب حضرت غوث الثقلین علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیون حسن کا دکھاوے ہی کروفر آفتاب | تک دور کر نقاب کہ ہو شپرہ آفتاب
کرتا ہی لعل سنگ سیہ کو گر آفتاب | تو جام مے کو لعل سے اپنے کر آفتاب
نکلا ہی جب تجھے دیکھو تو ہو دہوپ چاندنی | موج عرق سے شرم کے ہو کر تر آفتاب
بے پردہ جب کہ سے تو شب تار میں خرام | تحفہ ہو جو طرف کہ ہی تیرے پر آفتاب
ہی بہت غلط کہ روشن نہیں سے کسوف ہے | ہو وے گرفتہ زلف سے تیرے پر آفتاب
جب چہرے کی کرن کے بال سے ہیں لٹو سے یان | لو بچا ہی تیرے رشک سے از بس سپر آفتاب

دیکھے اگر موج آغوش کو تیرے
بیجا و طرح پارے کی ہو مضطر آفتاب

پرتو سے تیرے حسن تلون کی کیا عجب
ہووے کل عجائب اگر دیگر آفتاب

مانند عکس آئینہ رخسار مین تیرے
بے تاب ہو کے لرزتے ہی ہشت پہر آفتاب

ہی موج آنسو لنیسے لباب نہین کرن
دیکھا ہی تیرے ماتمین جب سلخ آفتاب

گر ہندو نمین کو تجے کی اسکی پیچ ہوم
تو وہ صنم ہی جسکو کہے ہر سر آفتاب

ہر چار فصل حسن سے تیرے ہی جب بہار
برج حمل مین آکے ہو ششدر آفتاب

دیکھا ہی جب سے تیرے ادا کو نقاب مین
اوترا ہی شرم سے شفق چادر آفتاب

از دیدہ دیکھنے کی لطافت تیری بیا
داغ الم سے جسکے ہوا اخگر آفتاب

رنگ مسی و پان لب و دندان تیرے پہ دیکھ
ٹپکے ہی کنگرے پہ شفق کی سر آفتاب

یہہ مرتبہ کہ ذکر مین تیرے ہوسے شریک
پایا ہی تجھی دین کی غلامی کر آفتاب

وہ شاہ دین کے واسطے جسکی ہر صباح
جاتا ہی اشتیاق سے جسکے گہر آفتاب

دشمن اسکے جاہ کے رشک سے نہ فلک
تنہا نہ ڈر سے کانپے ہی جون [illegible] آفتاب

یک شمہ اسکے فیض کا ٹپکے اگر تو ہوسے
داغ جگر سے پلکے امان کوثر آفتاب

گر شعلۂ دل اسکا کرے جلوہ ظہور — ہووے برنگ ذرہ وہان لاغر آفتاب

کہف الوری کہ جسکے مریدان کا ادب — ہیبت سے یوم تطلع تزاور آفتاب

پہچانے اسکا عالم ملکوت کو پیام — اسکے قاصدونمین ہوا نوکر آفتاب

دیکھے اسکے علو یونمین جلالت بشوق دل — داغ عبودیت کا ہوا مظہر آفتاب

محراب قدسیونمین ہے اسکے وضو لئے — جہتا ہے آفتابہ و طشت زر آفتاب

طیرا مین جس ہوا کہ وہ باز سفید ہے — پہنچے وہان کہان سے جہٹک کر پر آفتاب

پرتو وہان ضمیر کا اسکے پڑے اگر — تحت الثری مین جلوہ کرے یکسر آفتاب

مغرب کی جا شعیب سے بولا وہ کا مین — ہون اسکے بندگون سے مین یک کمتر آفتاب

ای شاہ دین کیا ہی تو با دین جان و دل — وہ فیض جو کیا ہی بہ بحر و بر آفتاب

پھرتا ہے تیرے جلوۂ رفعت کو دیکھنے — لے قیروان سے تا بحد خاور آفتاب

مشرق نے تیرے جناب سے کیا پایا کیا کہون — برہان قاطع اسکا ہی یک خنجر آفتاب

سرحد دار ملک سے تیرے ہوا جو دور — یرقان مین مبتلا ہو ہوا اصفر آفتاب

پر کیا ہان ہین تیرے کے تیرے نہین کرن — باقی رہے ہین بہر علامت در آفتاب

تالاب کبریا کا تہہ ہے بہ اوج موج | جس کے حباب انجم و نیلوفر آفتاب
ملک و ملک کا کھوج لے آخر بانفعال | فردانیت کو تیری گیا باور آفتاب
دہشت سے کوہ تیرے کے تراستان کر | بولے تجھے نیاز سے یاد آور آفتاب
یوں شعشعہ میں تیرے دبے نور ہر ولی | ذرات جس طرح سے ہوں نکلے پر آفتاب
لکھتا ہوں تیری مدح میں یک مطلع بلند | ہو جاوے جس کے رشک سے ویگر آفتاب

مطلع ثانی

دیکھے کبھو ترا ید بیضا کر آفتاب | تو زرد رو ہو پھر نہ نکالے سر آفتاب
ایک آن میں شہاب کو بخشا تو گنجہا | دیتا ہی قرنہا میں اگر گوہر آفتاب
ہیہات تیرے جود سے نسبت کیا اسے | بخشے ہے وہ زر و گہر اور تو ہر آفتاب
آتا ہی کر جو عید سے تیرے وصال کے | قربان لے ساتھ ثور و حمل تجہ در آفتاب
کہتے ہیں نجمیاں فلک کے رقص میں | بہر خدا ہمیں بھی تصدق کر آفتاب
ام الکتاب نور سے تجہ دل کے اب تلک | کرتا ہی درس سورۂ نور از بر آفتاب
قصر جلال کی تری رفعت کو کیا کہوں | مانند شمسہ ہووے جہاں مضمر آفتاب

روشن جو لونکی بزم مین ہونیکو ہو بلند
لیکر ترا غبار کرے افسر آفتاب

اعجاز لطف و قہر سے تیرے ہے کیا عجب
ہووے کبھو کر آب و کبھو آذر آفتاب

موج اذا البحار سے کشتی ہو اسکے پار
لیوے اگر پناہ کا تیرے لنگر آفتاب

رفعت کو تیرے شان کے پہنچے ہی کیون بیان
ذرے سے تیرے جیسے ہوا ہمسر آفتاب

مرغ سخن ثنا مین ترے اڑسکے کہان
ڈالا ہی تیرے اوج مین جب شہپر آفتاب

جب سے میری زبان کو تو بخشتا ہی چاشنی
کچکول لے گدائی کرے تس پہ آفتاب

جب سے دیا جلا تو یہ شمشیر کو ترے
نقش گہر ن سے اسکو دیا جوہر آفتاب

ظاہر مین مثل ذرہ اگر ہون تو کیا ہوا
باطن مین تیرے فیض سے ہی در بر آفتاب

مقطع مین اب یہ عاشیہ کرتا ہی یون ظہور
مطلع سے جون فلک کے نکالے سر آفتاب

جب لک خط کرن سے باوراق آسمان
تفسیر والضحی کا لکھے دفتر آفتاب

آیات تیرے نسخہ آفاق مین رقم
یون پاوین جسکا ہووے رقم اصغر آفتاب

صحت نامہ محبوب القلوب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۱۰	عیاں	عیان
۸	۱۰	لک بک	لک بھک
۹	۱۳	اسل	اہل
۲	۱	یاہر	باہر
۲۳	۳	دلی	ملے
۳	۷	ہرجیند	ہرجیند
[illegible]	۹	تہی	میں
۳	۱۱	جوقی	جومیں
۳	۸	کبل کلان	کیوکیلان
۳	۹	بیڑلا	جنداللہ
۳	۱۰	ولا	مولا
۳	۷	کھا ہو	بھاگا
۴	۸	کیئے توبہ	کہے توبہ
۴	۱۱	ہوی	ہوی
۴	۱۱	شیر شکر	شیر و شکر
۴	۷	صوف	صوف کا
۴	۱۲	تمامان	نمایان
۴	۱۱	سل	شل
۵	۲	اند	دوپر
۵	۱۰	سل سے	اوسل سے
۶۰	۲	بون	یون
۶۰	۲	عون	باعون
۶۷		طفر	ظفر
۶۷	۸	خلالق	علایق
۷۳	۶	ستم	لحم
۸۲	۳	اکی برادر	ای برادر
۸۲	۴	عزت	غوث
۸۳	۱	النا	الناس
۸۳	۵	بردہی	بودھے
۸۴	۲	۱۵۵	۱۵۹
۸۸	۱۱	اسل	اہل
۱۰۶	۱۰	طوة	بوة
۱۱۲	۷	کوک	لاگ
۱۱۵	۱۰	چرلتا	چرپتا
۱۱۷	۳	شتاق	شتابی
۱۱۸	۱	اند	اندر
۱۱۹	۲	دور	د
۱۲۱	۷	سمن	سخن
۱۲۱	۹	مرلا	مولا
۲۴۱	۶	حطا	خطا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۲	۱۰	ترسن	بری سنی
۱۲۳	۲	ھو	ہوہو
۱۳۴	۳	جہالت	جہالت
۱۳۵	۵	سہراین	سہروردی
۱۳۵	۶	آیا	آباد
۱۳۷	۵	برستا	پرا بستانا
۱۳۷	۸	بکری	بکڑی
۱۵۰	۲	عیب	غیب
۱۵۲	۱	غیب	عیب
۱۶۱	۹	ی قول	ہی قول
۱۸۱	۵	اسوت	اسوقت
۱۹۵	۱۳	ماد	یاد
۱۹۹	۶	مدی	تیری
۱۹۹	۲	ایان	گران
۲۰۱	۱	اروم	گروہم
۲۰۱	۹	تودنا	توڑنا
۲۰۳	۵	بی	بیتی
۲۰۳	۹	مریدن	مریدان
۲۰۵	۱۲	سوبکا	ہوبکا
۲۰۸	۶	موی	ہوی
۲۰۹	۶	او٥	افت
۲۰۹	۱۳	[illegible]	جو سید ارتند
۲۲۵	۲	خرعہ	خرقہ
۲۳۷	۳	داکار	دیاگات
۲۳۹	۲	بعداد	بغداد
۲۴۰	۱۰	من درست	بیزادوست
۲۴۱	۱۲	اند	اندر
۲۴۷	۶	دہوبکا	دہوپکالے
۲۵۰	۹	مگری	مگرین
۲۵۲	۴	چالسا	چاہیئا
۲۵۲	۸	نخاطر	بخاطر
۲۵۸	۳	سیح	شیخ
۲۷۹	۶	سحن	سخن
۲۹۰	۱۰	عسان	غریبان
۳۰۰	۱	کہا	کیا
۳۰۱	۳	اتہا	اتھا
۳۱۸	۳	چرک	چھرک
۳۱۸	۱۲	حاریک	چابک
۳۳۳	۱۰	ای بار	ای یار